بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسلمانو! وہابیوں اور مرزائیوں سے بچو

سنہ ۱۳۵۴ھ

انوار آفتاب صداقت

سنہ ۱۹۳۵ء

مصنفہ

قاضی فضل احمد صاحب عفا اللہ تعالیٰ عنہ سنی حنفی نقشبندی صادقی

کورٹ انسپکٹر پولیس پنشنر لودھیانہ

کتب خانہ سمنانی اندرکوٹ

میرٹھ نے شائع کیا

کے پنجہ ضلالت سے نجات پائیں۔ سو الحمد للہ کہ یہ کام ازل میں مکرم جناب قاضی صاحب موصوف کے نام تحریر ہو چکا تھا۔ اس لئے قاضی صاحب نے نہایت عرق ریزی سے ان مسائل کو بدلائل عقل و نقل کما حقہ ثابت کر دکھلایا۔ اور فرقہ دیوبندیہ وہابیہ کی برسوں کی خفیہ خباثت کو ایسا ظاہر کیا۔ کہ مزید برآں ممکن ہی نہیں۔ جزاہ اللہ خیر الجزاء فی الدارین۔ آمین

فقیر (ابو الفرید) خوشی محمد عفی عنہ حنفی نقشبندی خطیب مسجد کیمپ جالندھر

جو ہے خوشی خدا کی وہ ہے خوشی محمد ذیقعدہ سنہ ۱۳۳۸ھ ہجری

(۴۳) تقریظ حضرت مولٰنا مولوی مفتی سید محمد حنیف صاحب حنفی چشتی سجادہ نشین درگاہ حضرت شاہ امانت علی قدس سرہ نکودر ضلع جالندھر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

انوارِ آفتاب صداقت ہوئی طلوع اب مُردنی سی چہرۂ دشمن پہ چھا گئی

کہتے ہیں اہل حق یہ مخالف کو دیکھ کر لے نجدیان ہند قیامت ہے آ گئی

یہ کتاب جو آفتاب انوار صداقت کے نام سے ظلمت کدۂ عالم پر آفتاب بن کر ضو۔ افگن ہونے کو ہے اور جس کے مضامین کی بلند پردازی مصنف کے زور تخیل کی رہین منت ہے اس قابل ہے کہ اس کو اختلافی مسائل میں حکم دے کر عمل پیرا ہوں۔ اس نیاز مند نے مختلف مقامات سے اس کو دیکھا اور موافق عقائد و عمل اہل حق پایا۔ یہ اس کا مخصوص فضل ہے۔ جس نے عالی جناب قاضی صاحب کو اس سعادت عظمٰی کے لئے منتخب فرمایا۔ فضل احمد نے لکھی فضل محمد سے کتاب ؏ کیسے باریک مضامین ہیں اللہ اللہ۔ حررہ فقیر سید محمد حنیف چشتی سجادہ نشین درگاہ حضرت شاہ امانت علی رضی قدس سرہٗ خطیب جامع مسجد و مفتی نکودر۔ ۱۲ اگست سنہ ۱۹۲۰ء

تقاریظ علماء کرام ہندوستان

(۴۴) تقریظ اعلیحضرت عظیم البرکت رفیع الدرجت مجدد مأتہ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ حضور پر نور حافظ قاری حاجی مولٰنا ذو العلم و الفضل مولٰنا مولوی قاری شاہ احمد رضا خان صاحب بریلوی قادری دام ظلہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ الذی فضل احمد علی العالمین جمیعا و اقام القیمۃ للمؤمنین شفیعا و

بعثہ رحمۃ للعلمین فکان فضل احمد ملاذ اللائذین ومعاذ العائذین فی الدنیا ویوم الدین فمن لاذ بہ فقد لاذ بجلاد کریم ومن عاذ بہ فقد عاذ بمعاذ عظیم ومن حاد عنہ فقد باد وعاد الی نار جحیم ویلیس المعاد وصلی اللہ تعالٰی وسلم علیہ وعلی الحبیب المصطفٰی والشفیع المرتجٰی المرجی وعلی آلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ دائما ابدا الی یوم الدین وسرمدا ابد الدھر الداھرین ولعن الکفرۃ الفجرۃ الوہابیۃ خصوصا النجدیۃ الوہابیۃ لا سیما الشیطانیۃ الکذابیۃ فانھم لعداءھم وسمعنا اعداء اللہ ورسولہ فقد بلغ فیھم حیث ان اللہ والرسول یقولون فی انفسھم لولا یعذبنا اللہ بما نقول حسبھم جہنم یصلونھا فبئس المصیر لا یغرنک تقلبھم واللہ بما یعملون بصیر۔ فقیر غفر المولٰی لہ تقریر نے مولٰینا المکرم ذی اللطف والکرم حامی سنت ماحی بدعت راشد ارشد مولوی قاضی فضل احمد دام اللہ بفضل احمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وکرم ومجد کی یہ کتاب انوار آفتاب صداقت خود مصنف کی زبان سے بالاستیعاب سنی اللہ کے ثبات علی الیقین۔ وصلابت فی الدین واعانت مہتدین واہانت معتدین پر حمد الٰہی بجا لایا وحمد اللہ فی الاولٰی والآخرۃ ھو اھل التقوٰی واھل المغفرۃ جعل اللہ سعیہ مشکورا وذنبہ مغفورا ومدد کہ فی الدین منصورا ولقی السنۃ نضرۃ وسرورا ونضرھم فی الدارین فضلا وجزاء وجعل الوہابیۃ وما یدبرون حیلا وکائدھم ھباء منثورا۔ یہ کتاب اکثر مسائل متنازع فیہا کی جامع اور اصول وفروع وہابیت کی قامع ہے کادت علی الوہابیۃ سقر لا تبقی ولا تذر جمع فاوعی واستقصی فما ابقی من غث ولا سمین ولا رخیص ولا ثمین۔ انصاف خیر الاوصاف ہے۔ اگر وہ پیش نظر ہو تو راہ صاف ہے۔ مردود پر سو رد کئے جائیں۔ اور ایک ہی لاجواب ہے تو اسی قدر کافی اعتراض حرف دو کے سو جواب دیئے جائیں۔ اور ایک ہی قاطع ہو تو اتنا ہی وافی نہ کہ جہاں قواطع وافر لوامع متکاثر۔ اصح الکتب بعد کتاب اللہ صحیح امام بخاری علیہ رحمۃ الباری ہے۔ اس کے بھی شواہد ومتابعات میں التزام اصول نہ تراجم وتعلیقات میں مراعات شرط موصول تو سخت بے انصافی ہوگی اگر کہیں کہیں سے کچھ زوائد یا نوازل نے کر ان پر الٹے سیدھے اعتراض کریں۔ اور اس کا نام جواب رکھیں۔ بلکہ کل کلام سے گلوکشاں ہوں تو عہدہ برآ ہوں وانی لھم ذلک واللہ لا یھدی الوہابیۃ الی طریق الصلاح۔ فقیر اپنے تمام اخوان اہلسنت اور بالخصوص برادران طریقت سے اس کتاب کی سفارش خیر کرتا ہے ومن یشفع شفاعۃ حسنۃ یکن لہ نصیب منہا۔ نفعنا اللہ بشفاعۃ المصطفٰی فی الاولٰی والآخرۃ یوم القرار صلی اللہ تعالٰی وسلم علیہ وآلہ وصحبہ احسن رضا آمین۔ والحمد للہ رب العلمین۔ قالہ بفمہ ومر برقمہ العبد الفقیر احمد رضا القادری البریلوی۔

میرے مکان سے دور ہے۔ باجماعت نماز پڑھ لیتا ہوں۔ لیکن آپ کہئے کہ بحالت امیدواری اضطراری اور بے قراری مدرسہ سرکاری میں ایک وقت کی جماعت بھی نصیب ہی نہیں۔ بلکہ سرے سے نمازیں ہی چھٹ ہیں۔ پھر وہی آیت شریف یقولون بافواھھم ما لیس فی قلوبھم آپ پر وارد ہے۔

سوال (۱۶) قاضی صاحب نے عدالت میں شاہ اسحٰق صاحب دہلوی نواسہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی علیہ الرحمۃ اور تمام علمائے دیوبند مثل مولانا قاسم علی و محمود حسن و رشید احمد و خلیل احمد و محمد اشرف علی صاحبان (جو ہمیشہ رہیں برکتیں انکی) کو کافر اور سنت جماعت سے خارج بتا ہوں لکھایا ہے۔ کیا آپ اس بیان کیساتھ متفق ہیں۔ اگر نہیں تو پھر قاضی صاحب کے حق میں شرعاً کیا حکم صادر فرماتے ہیں؟

جواب (۱۶) میں نے جو کچھ کچہری میں لکھوایا ہے وہ صحیح ہے۔ ہاں کچہری میں تو میں نے لکھوایا تھا۔ کہ دیوبندیوں کو میں اہلسنت و جماعت سے خارج سمجھتا ہوں لیکن انکی تکفیر میں فتاوے حرمین شریفین سے ہو چکے ہیں وہ صحیح ہیں۔ اور اب جو میں نے اپنی کتاب میں تحقیقات کی ہے۔ اس سے اور بھی صاف ہو گیا ہے کہ واقعی وہ جن کے عقائد فہرست مشتہرہ اور میری اس کتاب میں درج ہیں۔ واقعی کافر ہیں۔ اور جو شخص ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ اور یہی فتاوٰی عرب و عجم کے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو تو آپ اور آپکے مولوی گالیاں دیں۔ توہین کریں عیب لگائیں تب تو آپ لوگوں کی خوشی ہو۔ اور جب ان کے کفر و ارتداد کو ان کی تحریروں۔ اور کتابوں اور فتووں سے ظاہر کیا جائے۔ تو آپ کے گھر میں ماتم ہو جائے۔ اور نوحہ کرنے لگ جائیں۔ آپ ان کے مسلمان بنانے کی فکر کریں۔ یا خدا توفیق دے تو خود مسلمان بن جاؤ۔ ورنہ روز حشر آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے روبرو جہنم میں دھتکارے جاؤ گے۔

سوال (۱۷) جو شخص باوجود نقشبندی اور حنفی ہونے کے قیام میلاد کو ضروری جانے اور تارک قیام پر ملامت کرے اسکے پیچھے نماز ناجائز سمجھے۔ اور ہر مجلس میلاد میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو حاضر و ناظر جانے اور آپکے عالم الغیب ہونیکا اعتقاد رکھے۔ ایسے شخص کیلئے شرعاً کیا حکم ہے؟

جواب (۱۷) تمام سنی حنفی نقشبندی قادری چشتی سہروردی اور مالکی شافعی حنبلی میلاد شریف اور قیام کو مستحسن اور فرض کفایہ جانتے ہیں۔ اور بعض نے سنت اور واجب اور فرض کفایہ لکھا ہے جو اپنی جگہ بحث میلاد شریف میں درج ہو چکا ہے۔ ایسا عقیدہ رکھنے والا پکا مسلمان اور پکا باایمان و ایقان سنی حنفی اور محب رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم ہے۔ یہی شرعاً اس کیلئے حکم ہے۔

ILM E GAIB, HAZIR O NAZIR, MUKHTAR-E-KUL WAGAIRA KA AQEEDA SHAIO ME MAUJOOD HAI RAZAKHANI MOLVI KI GAWAHI.

کیا واقعی دیوبندی شرک و بدعت سے متنفر ہیں

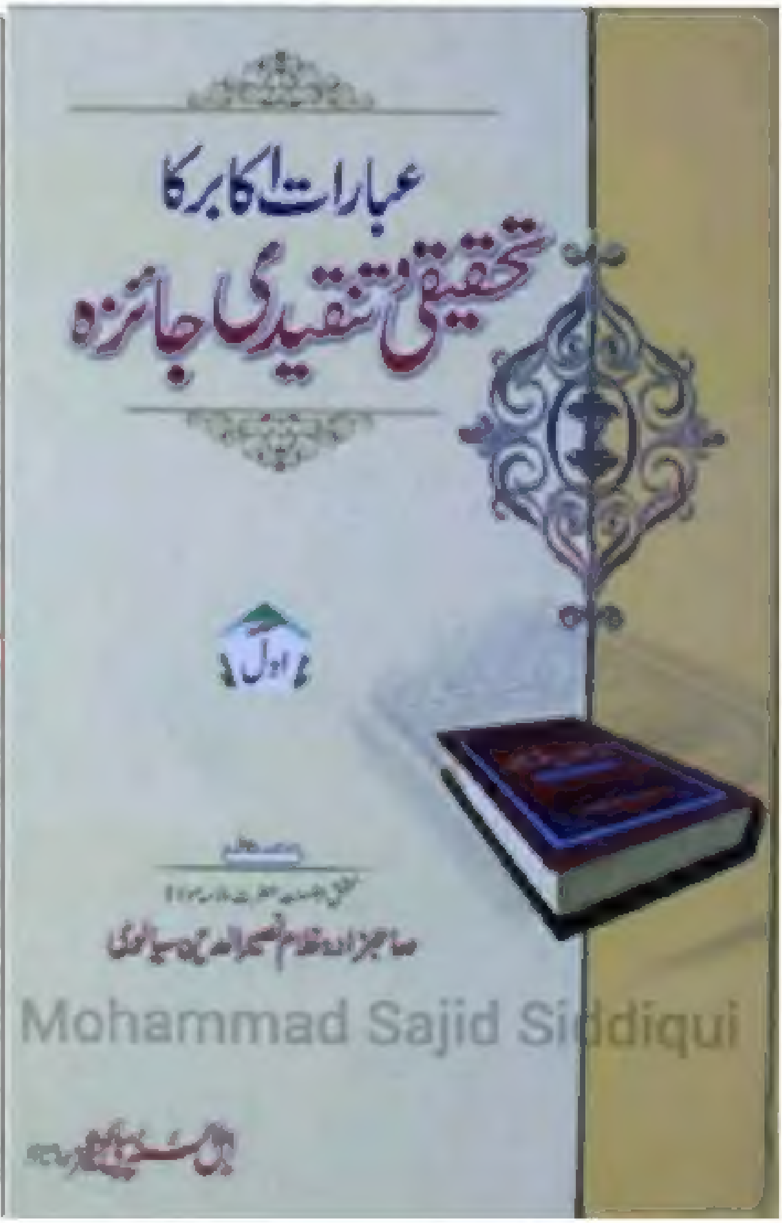

Mohammad Sajid Siddiqui

Scanned by CamScanner

الحمد لولیہ والصلوٰۃ علی نبیہ کہ کتاب ہدایت مآب

الموضوعات الکبیر مشہور بہ

موضوعات کبیر

از تصنیف

ملا علی قاری

سنہ ۱۳۱۴ھ

حنفی

مترجم اردو

باہتمام شیخ محی الدین تاجر کتب مطبع مفید عام لاہور مطبوع گردید

اسید بن الحضیر ما هی باول برکتکم یا آل ابی
بکر قالت فبعثنا البعیر الذی کنت علیه فوجدنا
العقد تحته قال ومن هذا ای ومن هذا القبیل
حدیث تلقیح الثمر وقال ما اری لو ترکتموه لا یضر
شیئا فترکوه فجاء شیصا فقال انتم اعلم بدنیاکم
رواه مسلم عن عائشة وقد قال الله تعالی (قل لا اقول
لکم عندی خزائن الله ولا اعلم الغیب **فقال**
ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر) ولما
جری لام المؤمنین عائشة ما جری ورماها اهل الافک
لم یکن یعلم حقیقة الامر حتی جاءه الوحی من الله
ببرائتها وعند هؤلاء الغلاة انه علیه السلام کان
یعلم الحال وانه غیرها بلا ریب فی استشارة الناس
فی فراقها ودعا بریرة فسألها فهو یعلم الحال و
قال لها ان کنت المممت بذنب فاستغفری الله وهو
یعلم علما یقینا انها لم تذنب ولا ریب ان الحامل
لهؤلاء علی هذا الغلو اعتقادهم انه یکفر عنهم
سیئاتهم ویدخلهم الجنة وکلما غلوا کانوا اقرب الیه
واخص به فهم اعصی الناس لامره واشدهم مخالفة
لسنته وهؤلاء فیهم شبه ظاهر من النصاری غلوا
فی المسیح اعظم الغلو وخالفوا شرعه ودینه اعظم
المخالفة والمقصود ان هؤلاء یصدقون بالاحادیث
المکذوبة الصریحة ویحرفون الاحادیث الصحیحة و
الله ولی دینه فیقیم من یقوم له بحق النصیحة

فصل ویشبه هذا ما وقع فیه الغلط من
حدیث ابی هریرة خلق الله التربة یوم السبت

اسید بن الحضیر نے کہا اے آل ابی بکر کی یہ تمہاری کچھ پہلی برکت نہیں ہے
کہا عائشہ نے ہم نے اس اونٹ کو اوٹھایا جس پر میں تھی تو ہار اوسکے نیچے سے
نکلا کہا اور اسی قبیل سے ہے یہ حدیث کھجوروں کی جفتی کرانیکے فرمایا آنحضرت
نے میں نہیں جانتا اگر تم اسکو چھوڑ دو تو کچھ ضرر ہو پھر لوگوں نے چھوڑ دیا
اور حال ابتر ہوا فرمایا تم دنیا کی کاموں کو مجھسے زیادہ جانتے ہو مسلم
نے عائشہ سے روایت کی ہے اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ میں تمہارے
لئے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کی خزانے ہیں اور میں غیب نہیں جانتا)
اور فرمایا (اگر میں غیب جانتا تو میں خیر بہت جمع کرتا) اور جب ام المومنین
عائشہ سے واردات گذری اور اہل افک نے انکی حق میں طرح طرح کی تشنیع کی آن
حضرت حقیقت امر کی نہ جانتے تھے تا کہ وحی اوسکی برات کا اللہ تعالی سے
نازل ہوا اور ان غالیوں کے نزدیک آنحضرت حال جانتے تھے اور اسکو
تغیر کر دیا اور آدمیوں سے اونکے فراق کی بابت مشورہ لیا اور اونکی
(لونڈی) بریرہ کو بلا کر پوچھا حالانکہ خود جانتے تھے اور کہا اگر تو نے
گناہ کیا ہے تو اللہ تعالی سے بخشش طلب کر اور خود یقینا جانتے تھے
کہ اسنے گناہ نہیں کیا اور شک نہیں ہے کہ ان لوگوں کا اعتقاد
باوجود اس غلو کے یہ ہے کہ ہماری برائیاں دور ہوتی ہیں اور جنت
میں داخل ہونگے اور جسقدر ہم غلو کرینگے اسیقدر قریب اور
مخصوص ہونگے حالانکہ وہ اس امر میں سب آدمیوں سے زیادہ نافرمان
ہیں اور سنت کی بہت مخالف ہیں اور انمیں نصاری کا شبہ ظاہر ہے
اسلئے کہ انہوں نے عیسی علیہ السلام پر بہت غلو کیا ہے اور اوسکی شریعت اور
دین کے بہت مخالف ہو گئے مقصود یہ ہے کہ یہ لوگ اپنی تباہی جھوٹوں کی تصدیق
کر لیتے ہیں اور احادیث صحیحہ کی تحریف کرتے ہیں اللہ اپنے دین کا والی
ہے قائم رکھیگا اوسکو جو حق نصیحت کرنیکے لئے کھڑا ہوا ہے

فصل اسکے مشابہ ہے وہ جس میں غلطی واقع ہوئی ہے جیسے حدیث
ابوہریرہ کی کہ اللہ تعالی نے شنبہ کی دن خاک کو پیدا کیا ہے

لہٰذا حضور علیہ السلام کو علم غیب ماننا شرک ہے۔

جواب: غیب جاننا بھی خدا کی صفت ہے حاضر چیز (ن) کا جاننا بھی خدا کی صفت ہے۔ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ اسی طرح سننا دیکھنا زندہ ہونا سب خدا کی صفات ہیں۔ تو اگر کسی کو حاضر چیز کا علم ماننا یا کسی کو سمیع یا بصیر یا حی ماننا ہر طرح شرک ہوا۔ فرق یہ ہی کیا جاتا ہے کہ ہمارا سننا دیکھنا زندہ رہنا خدا کے دینے سے ہے اور حادث ہے۔ خدا کی یہ صفات ذاتی اور قدیم پھر شرک کیسا؟ اسی طرح علم غیب نبی عطائی اور حادث اور متناہی ہے۔ رب کا علم ذاتی قدیم اور کل معلومات غیر متناہیہ کا ہے نیز یہ شرک تو تم پر بھی لازم ہے۔ کیونکہ تم حضور علیہ السلام کے لیے علم غیب مانتے ہو بعض ہی کا سہی۔ اور خدا کی صفت میں کلاً و بعضاً ہر طرح شریک کرنا شرک ہے۔ نیز مولوی حسین علی صاحب واں بھچراں والے جو مولوی رشید احمد صاحب کے خاص شاگرد ہیں۔ اپنی کتاب بلغۃ الحیران زیر آیت يَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا كُلٌّ فِي كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ میں لکھتے ہیں کہ خدا کو ہر وقت مخلوقات کے اعمال کا علم نہیں ہوتا۔ بلکہ بندے جب اعمال کر لیتے ہیں۔ تب علم ہوتا ہے۔ اب تو علم غیب خدا کی صفت رہی ہی نہیں۔ پھر کسی کو علم غیب ماننا شرک کیوں ہوگا۔

اعتراض (۳) حضور علیہ السلام کو علم غیب کب حاصل ہوا۔ تم کبھی تو کہتے ہو کہ شب معراج منہ میں قطرہ ٹپکایا گیا اس سے علم غیب ملا اور کبھی کہتے ہو کہ خواب میں رب کو دیکھا کہ اس نے اپنا دست قدرت حضور علیہ السلام کے شانہ پر رکھا۔ جس سے تمام علوم حاصل ہوئے۔ کبھی کہتے ہو کہ قرآن تمام چیزوں کا بیان ہے۔ اس کے نزول ختم ہونے سے علم غیب ملا۔ اس میں کونسی بات درست ہے۔ اگر نزول قرآن سے پہلے علم مل چکا تھا تو قرآن سے کیا ملا۔ تحصیل حاصل محال ہے۔

جواب: حضور علیہ السلام کو نفس علم غیب تو ولادت سے پہلے ہی عطا ہو چکا تھا کیونکہ آپ ولادت سے قبل عالم ارواح میں نبی تھے۔ كُنْتُ نَبِيًّا وَّاٰدَمُ بَيْنَ الطِّيْنِ وَالْمَاءِ اور نبی کہتے ہی اس کو ہیں جو غیب کی خبر رکھے مگر ماکان و مایکون کی تکمیل شب معراج میں ہوئی۔ لیکن یہ تمام علوم شہودی تھے کہ تمام اشیاء کو نظر سے مشاہدہ فرمایا۔ پھر قرآن نے ان ہی دیکھی ہوئی چیزوں کا بیان فرمایا اسی لیے قرآن میں ہے۔ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ ہر چیز کا بیان، اور معراج میں ہوا فَتَجَلّٰى لِيْ كُلُّ شَيْءٍ وَّعَرَفْتُ دیکھنا اور ہے بیان کچھ اور۔ جیسے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرما کر ان کو تمام چیزیں دکھا دیں۔ بعد میں

Marfat.com

۳۴۲۵

۱

الحمدللہ

مسئلہ علم غیب میں اعلیٰحضرت مجدد دین وملت جناب مولانا مولوی احمد رضا خاں صاحب

نور اللہ مرقدہ کا ایک مبارک ارشاد مسمّٰی بنام تاریخی

خالص الاعتقاد ۱۳۲۸

جسمیں ایک سو بیس ۱۲۰ عبارات ائمہ دین و علمائے معتمدین سے ان امور کا روشن ثبوت دیا کہ (۱) انبیاء و اولیاء علیہم الصلاۃ والثنا کو علوم غیب عطا ہوئے (۲) عرش تا فرش شرق تا غرب روز اول تا روز آخر کے کائنات انپر روشن کیے گئے (۳) آیات نفی سے کیا مراد (۴) تکفیر فقہا کا مفاد (۵) وہابی افتراء و تجاہل (۶) منکران علم غیب قرآن عظیم نے فتوائے کفر دیا (۷) اسکے جواب میں اسمٰعیلی بوری خدایان گنگوہی حکام وہابیہ نے علماء و اولیاء و ائمہ اہل بیت و صحابہ و انبیاء و خود سید الانبیاء یہانتک کہ خود حضرت کبریا کو کافر و مشرک کہہ دیا اسکی تمہید مسمّٰی بنام تاریخی

رماح القہار علی کفر الکفار ۱۳۲۸

جسمیں بارہ غایۃ المامول وہابیہ کے مکر اور سیف المصطفیٰ کی رجیائی کا ذکر ہے جس سے کسی قائل کے نزدیک وہابیہ کو قابل خطاب نہ رکھا

مطبع اہلسنت وجماعت بریلی میں طبع ہوا

بار سوم ۵۰۰ جلد

قیمت فی نسخہ ۳

تاویل کا مسئلہ اہلسنت کا خلافیہ ہو متاخرین نے تاویل اختیار کی پھر ان میں دو گروہ ہوئے ایک وہ کہ اجرا علی الظاہر
بمعنی مذکور کرتے ہیں جنکا حاصل صرف اتنا کہ آمنا بہ کل من عند ربنا بعینہٖ یہی حال مسئلہ علم غیب
کی ہے اسمیں بھی تینوں قسم کے مسائل موجود ہیں (۱) اللہ عزوجل ہی عالم بالذات ہے بے اسکے بتائے
ایک حرف کوئی نہیں جان سکتا (۲) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور دیگر انبیائے کرام علیہم الصلاۃ
والسلام کو اللہ عزوجل نے اپنے بعض غیوب کا علم دیا (۳) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم اوروں
سے زائد ہے ابلیس کا علم معاذ اللہ علم اقدس سے ہرگز وسیع تر نہیں (۴) جو علم اللہ عزوجل کی صفت خاص
ہے جسمیں اسکے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شریک کرنا بھی شرک ہو وہ ہرگز ابلیس کے لیے
نہیں ہو سکتا جو ایسا مانے قطعاً مشرک کافر ملعون بندۂ ابلیس ہے (۵) زید و عمرو ہر بچے پاگل چوپائے
کو علم غیب میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مماثل کہنا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی صریح توہین اور کھلا کفر ہے یہ سب مسائل ضروریات دین سے ہیں اور انکا منکر انمیں ادنےٰ شک لانیوالا
قطعاً کافر یہ **قسم اول** ہوئی (۶) اولیائے کرام نفعنا اللہ تعالیٰ ببرکاتہم فی الدارین کو بھی کچھ علوم غیب
ملتے ہیں مگر بوساطت رسل علیہم الصلاۃ والسلام معتزلہ خذلہم اللہ تعالیٰ کہ صرف رسولوں کے لیے
اطلاع غیب مانتے اور اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا علوم غیب میں اصلاً حصہ نہیں جانتے گمراہ
و بدمذہب ہیں (۷) اللہ عزوجل نے اپنے محبوبوں خصوصاً سید المحبوبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غیوب
خمسہ سے بہت جزئیات کا علم عطا جو یہ کہے کہ خمس میں سے کسی فرد کا علم کسی کو نہ دیا گیا ہزارہا احادیث متواتر
المعنی کا منکر اور بدمذہب خاسر ہے یہ **قسم دوم** ہوئی (۸) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تعیین وقت
قیامت کا بھی علم ملا (۹) حضور کو بلا استثنا جمیع جزئیات خمس کا علم ہے (۱۰) جملہ مکنونات قلم و مکتوبات لوح
بالجملہ روز اول سے روز آخر تک تمام ماکان و مایکون مندرجہ لوح محفوظ اور اس سے بہت زائد کا علم ہے جس
ماورائے قیامت تو جملہ افراد خمس داخل اور دربارۂ قیامت اگر ثابت ہو کہ اسکی تعیین وقت بھی درج لوح
ہوئی تو اسے بھی شامل ورنہ دونوں احتمال حاصل (۱۱) حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حقیقت روح
کا بھی علم ہے (۱۲) جملہ متشابہات قرآنیہ کا بھی علم ہے یہ پانچوں مسائل **قسم سوم** سے ہیں کہ انمیں خود علمائے کرام

سنت مختلف رہے [illegible] تقریب [illegible] صحیح ہوگا نہ ثبت [illegible]
ضلال و شقاق کا بھی حکم نہیں [illegible] کا انکار اس کی غرض
قلب کی بنا پر موجود ہو [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے پہنچے [illegible] تک بے تقلید [illegible]
[illegible] محمد [illegible] اب وہابیہ کی [illegible] دیکھیے اور [illegible] معلوم ہو [illegible]
[illegible] قسم سوم میں خلاف [illegible] اجماعاً خلاف تو مسائل قسم
[illegible] و روایات [illegible] حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم کے خود
[illegible] مفتیان کرام [illegible] کے روشن فتووں سے [illegible] مستحق [illegible]
چکے تھے جب سے بلکہ قسم سوم میں خلاف [illegible] ایک [illegible] اہلسنت
کا مذہب ہو تو ادھر بھی عبارات [illegible] کے ساتھ [illegible] گنجائش نہ ہوگی دوسرا
سے [illegible] مفتی صاحب [illegible] کوئی [illegible] حسام الحرمین کو
[illegible] اور [illegible] غیب [illegible]
[illegible] اصول مسائل [illegible]
[illegible] مسائل [illegible] سے بات [illegible] خود [illegible] سنت [illegible]
[illegible] کسی [illegible] کوئی ملعون معاذ اللہ [illegible]
[illegible] گزشتہ [illegible] اور جب اہل اسلام کی
تکفیر [illegible] تاویل [illegible] بحث کی [illegible] جایا کرتی
[illegible] تعالیٰ [illegible]
[illegible] اہلسنت [illegible] مسلمان [illegible]
[illegible]
[illegible] تعالیٰ [illegible]

ازاحۃ الغیب بسیف الغیب

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ

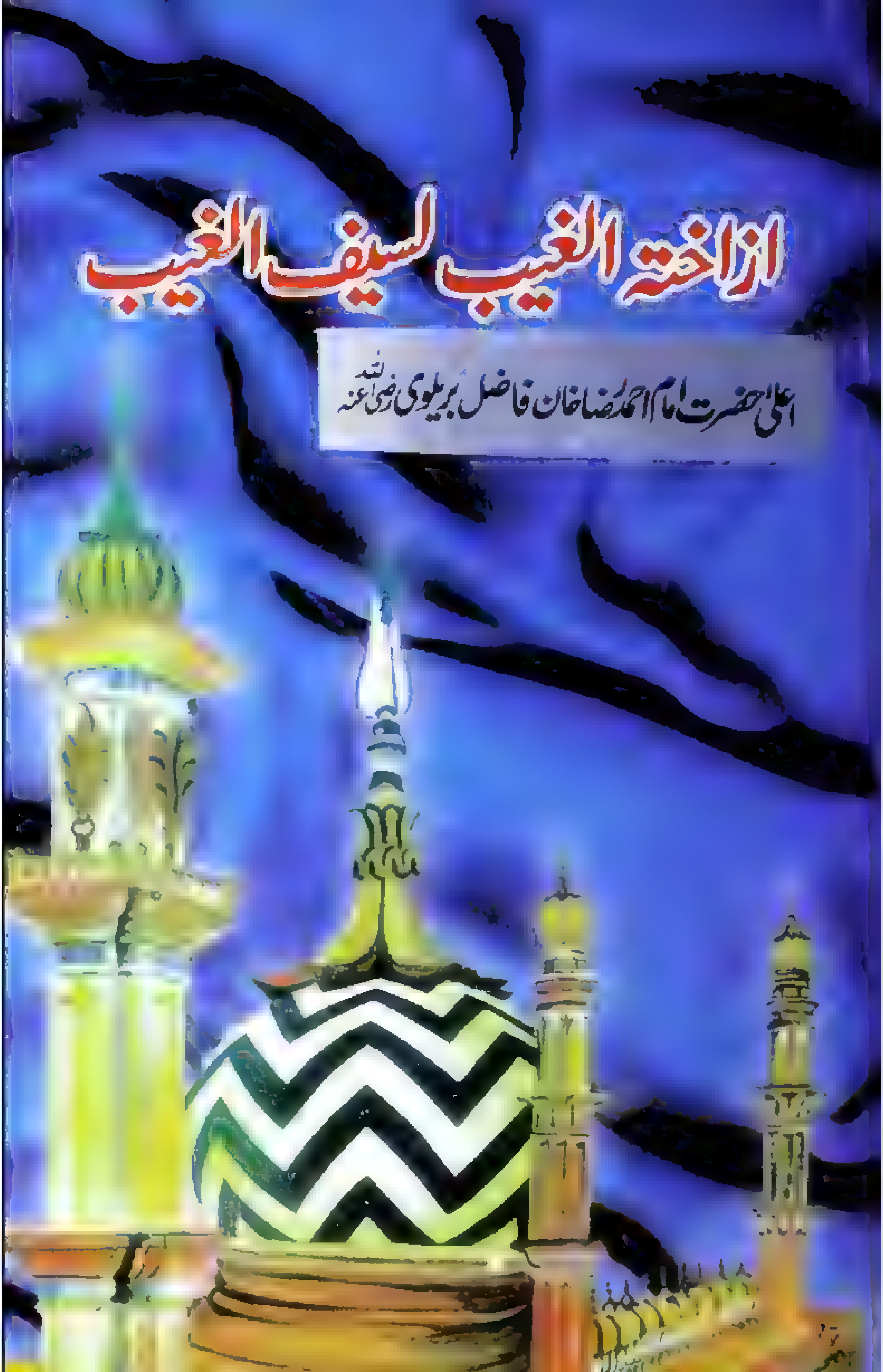

اللہ اکبر معاذ اللہ من شرو۔

الجواب

اللہ عزوجل گمراہی و جہالت سے پناہ دے، فقیر نے اپنا ساتھ مصطفی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے مختصر جملوں میں ان شبہات اور ان جیسے ہزاروں ہوں تو سب کا جواب شافی دے دیا مگر وہابیہ اپنی خرافات سے باز نہیں آتے، الدولۃ المکیہ میں بیان ابین ہے، میں پھر تذکیر کر دوں کہ ان شاء اللہ العزیز بار بار سوال کی حاجت نہ ہو اور ذی فہم سنی ایسے لاکھ شبہے ہوں تو سب کا جواب خود دے لے، فقیر نے قرآن عظیم کی آیات قطعیہ سے ثابت کیا کہ قرآن عظیم نے ۲۳ برس

Marfat.com

بتدریج نزول اجلال فرما کر اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کو جمیع ماکان وما یکون یعنی روز اول سے آخر تک کی ہر شے ہر بات کا علم عطا فرمایا اور اصول میں مبرہن ہو چکا کہ آیات قطعیہ کے خلاف کوئی حدیث احاد بھی مسلم نہیں ہو سکتی اگرچہ سنداً صحیح ہو تو مخالف قرآن عظیم کے خلاف پر جو دلیل پیش کرے اس پر چار باتوں کا لحاظ لازم:۔

اول: وہ آیت قطعی الدلالۃ یا ایسی ہی حدیث متواتر ہو۔

دوم: واقعہ تمامی نزول قرآن کے بعد کا ہو۔

سوم: اس دلیل سے راساً عدم حصول علم ثابت ہو کہ مخالفت مستقل ہے اور محل ذہول میں اس پر جزم محال اور وہ منافی حصول علم نہیں بلکہ اس کا مثبت و مقتضی ہے

چہارم: صراحۃً نفی علم کرے ورنہ بہت علوم کا اظہار مصلحت نہیں ہوتا اور اللہ اعلم یا خدا ہی جانے یا اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا ایسی جگہ قطع طمع جواب کے لئے بھی آتا ہے اور نفی حقیقت ذاتیہ نفی حقیقت عطائیہ کو مستلزم نہیں، اللہ عزوجل روز قیامت رسولوں کو جمع کر کے فرمائے گا ماذا اجبتم تم کو امتوں کے پاس ہدایت دے کر گئے انھوں نے تم کو کیا جواب دیا؟ سب عرض کریں گے لا علم لنا ہمیں کچھ علم نہیں۔

ان شبہات اور ان کے امثال کے رد کو یہی چار جملے بس ہیں اور یہاں امر پنجم اور ہے کہ وہ واقعہ روز اول سے قیام قیامت تک یعنی ان حوادث سے جو لوح محفوظ میں ثبت ہیں کہ انہیں کے احاطہ کا دعوی ہے۔ امور متعلقہ ذات و صفات و ابد وغیرہ نامتناہیات سے ہو تو بحث سے خروج اور دائرۂ جنون و سفاہت میں صریح ولوج ہے، ان جملوں کے لحاظ کے بعد وہابیہ کے تمام شبہات برباد ہو جاتے ہیں: كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ۔

اب یہیں ملاحظہ کیجئے اولاً چاروں شبہے امر اول سے مردود ہیں ان میں کوئی آیت یا حدیث متواتر قطعی الدلالۃ ہے، ثانیاً دوسرا اور چوتھا شبہ امر دوم سے

تفسیر مظہری

تالیف

حضرت مولانا قاضی محمد ثناء اللہ عثمانی مجددی پانی پتی

[illegible]

مولانا سید عبدالدائم الجلالی

دارالاشاعت [illegible]

وقت ابتدائی دور تھا آپ کی نزولی حالت کا آغاز تھا بظاہر آپ کو اپنی حالت انقطاعی محسوس ہوئی آپ نے خیال کیا کہ کیا میں اللہ سے بالکل کٹ گیا اور مخلوق کی طرف میرا رخ ہو گیا اس خیال کی مزید تائید اس بات سے بھی ہوئی کہ وحی کے عارضی رک جانے کا یہی زمانہ تھا اس لئے آپ کو سخت ترین رنج تھا یہاں تک کہ صحیح بخاری میں آیا ہے کہ آپ ﷺ کئی بار اس ارادے سے نکلے کہ پہاڑوں کی چوٹیوں سے اپنے آپ ﷺ کو گرا دیں لیکن جب بھی نیچے گرنے کے ارادہ سے پہاڑ کی چوٹی پر پہنچے جبرئیلؑ نے ندا دی محمد ﷺ آپ یقیناً اللہ کے رسول ہیں۔

حضرت خدیجہؓ نے آپ ﷺ کی بے چینی کو دیکھ کر ہی کہا تھا کہ آپ ﷺ کا رب آپ ﷺ سے خفا ہو گیا ہے رسول اللہ ﷺ اس حالت کے زائل ہو جانے کے خواستگار تھے جس میں خالق سے انقطاع اور مخلوق کی طرف میلان ہو گیا تھا اور جس کو حضور ﷺ نے اللہ کی طرف سے بالکل ترک اور خفگی سمجھ لیا تھا اور اسی کا آپ کو رنج تھا اور دل سے خواہش مند تھے کہ اللہ سے دوامی تعلق اور بلا حجاب وصل قائم رہے۔

اس تفصیل کی روشنی میں آیت مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى کا مطلب یہ ہو گا کہ یہ فراقی حالت جو تم کو پیش ہے ترک تعلق اور ناراضگی نہیں کہ آپ ﷺ رنجیدہ ہوں بلکہ یہ کمال عروج و وصل ہے اگرچہ ظاہر میں نزول و فراق ہے تمہاری ہر دوسری حالت پہلی حالت سے بہتر ہی ہو گی تمہارے احوال میں ضعف اور سستی نہیں آئے گی بالآخر دوسری زندگی میں تم کو غیر منقطع وصل اور دیدار حاصل ہو جائے گا وہاں نہ تبلیغ کا حکم ہو گا نہ خلق کی طرف تمہاری توجہ نہ فراق کی تکلیف اور دنیا و آخرت میں اللہ تم کو تمہاری پسندیدہ اور محبوب چیز عنایت فرمائے گا۔

وَوَجَدَكَ اور اللہ نے تم کو پایا (یا جان لیا) اس کا عطف اَلَمْ يَجِدْكَ کے معنی پر ہے کیونکہ اَلَمْ يَجِدْكَ (لفظاً منفی اور معنیً مثبت ہے اور اس) کا معنی بھی وجدک ہے پس عطف خبر پر ہو گیا انشاء پر نہیں ہوا۔

ضَآلًّا علامات نبوت اور احکام شریعت سے بے خبر اور ان تمام علوم سے لاعلم جن کو جاننے کا ذریعہ سوا نقل کے (کسی طور پر عقل) نہیں اسی مفہوم کی حامل آیت وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ اور آیت مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ کا مفہوم ہے۔ حسنؒ، ضحاکؒ اور ابن کیسانؒ نے یہی تفسیر کی ہے ابوالضحیٰ کی روایت سے حضرت ابن عباسؓ کا قول آیا ہے کہ (آیت کا مطلب اس طرح ہے) تم بچے تھے چھوٹے تھے خوبصورت تھے مکہ کے نوجوانوں میں ناقابل ذکر تھے حلیمہ نے تم کو دودھ پلایا تھا پھر دودھ چھڑا کر تمہارے دادا عبدالمطلب کے پاس تم کو واپس دینے لائی تھی۔

سعید بن المسیبؓ نے بیان کیا کہ حضرت خدیجہؓ کے غلام میسرہ کے قافلہ میں ابوطالب کے ساتھ رسول اللہ ﷺ بھی موجود تھے۔ ایک تاریک رات میں جبکہ آپ اونٹنی پر سوار جا رہے تھے اچانک آپ کی اونٹنی کی مہار ابلیس نے پکڑ کر راستے سے اس کا رخ موڑ دیا فوراً حضرت جبرئیلؑ نے آ کر ابلیس پر پھونک ماری کہ وہ حبش میں جا گرا۔ اور رسول اللہ ﷺ کو قافلہ کی طرف لوٹا دیا۔

بعض نے کہا وَجَدَكَ ضَآلًّا کا یہ معنی ہے کہ تم اپنے نفس سے بھی واقف نہ تھے۔ بعض صوفیہ نے اس طرح تشریح کی کہ اللہ نے تم کو عاشق محب پایا تمہارا عشق حد سے آگے بڑھ چکا تھا جذب کی حالت کو ضلال بطور کنایہ کہا جا سکتا ہے کیونکہ مجذوب اکثر غلط راستہ پر پڑ جاتا ہے (گویا ضَآلًّا سے مراد ہے مجذوب) حدیث میں آیا ہے کسی چیز کی محبت تم کو اندھا بہرا کر دیتی ہے پس آیت میں مسبب (ضلال) سے سبب (جذب) مراد ہے جیسا کہ آیت میں آیا ہے اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ اللہ نے آسمان سے رزق اتارا یعنی بارش (رزق مسبب ہے بارش سبب) حضرت یوسفؑ کے بھائیوں نے اپنے باپ (حضرت یعقوبؑ) کے متعلق کہا تھا اِنَّ اَبَانَا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ اور اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ (یعنی عشق یوسف کی کھلی ہوئی اور پرانی وابستگی)

مصر کی عورتوں نے عزیز مصر کی بیوی کے متعلق کہا تھا تُرَاوِدُ فَتٰهَا عَنْ نَّفْسِهٖ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا اِنَّا لَنَرٰىهَا فِيْ

کراماتِ اعلیٰ حضرت

3:

افضلیت کی دلیل [illegible]

[illegible] حضرت جبرئیل امین علیہ السلام [illegible]

عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَىٰ (پ۲۷ النجم ۵) انہیں سکھایا سخت قوتوں والے طاقتور نے

[illegible]

علوم کی دو اقسام

[illegible]

پہلی قسم [illegible]

[illegible]

دوسری قسم [illegible]

[illegible]

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ کہہ دیجئے کیا علم والے اور بے علم برابر ہیں

[illegible]

سوال: [illegible]

فضلِ قدیر

ترجمہ

جلد ۲

تفسیرِ کبیر

تصنیف

امام فخر الدین محمد بن عمر رازی

مترجم

مفتی محمد خان قادری

مرکز تحقیقات اسلامیہ

[illegible]

کیا عطائی علم غیب کا تعلق کمالات نبوت سے ہے؟؟؟ اگر ہے تو بےشرم انسان شرم سے ڈوب مرو جو کہتے ہیں کہ شیطان کو بھی علم غیب حاصل ہے ، دیکھ تیرے رضا خانی کیسی کیسی گستاخی کر بیٹھے

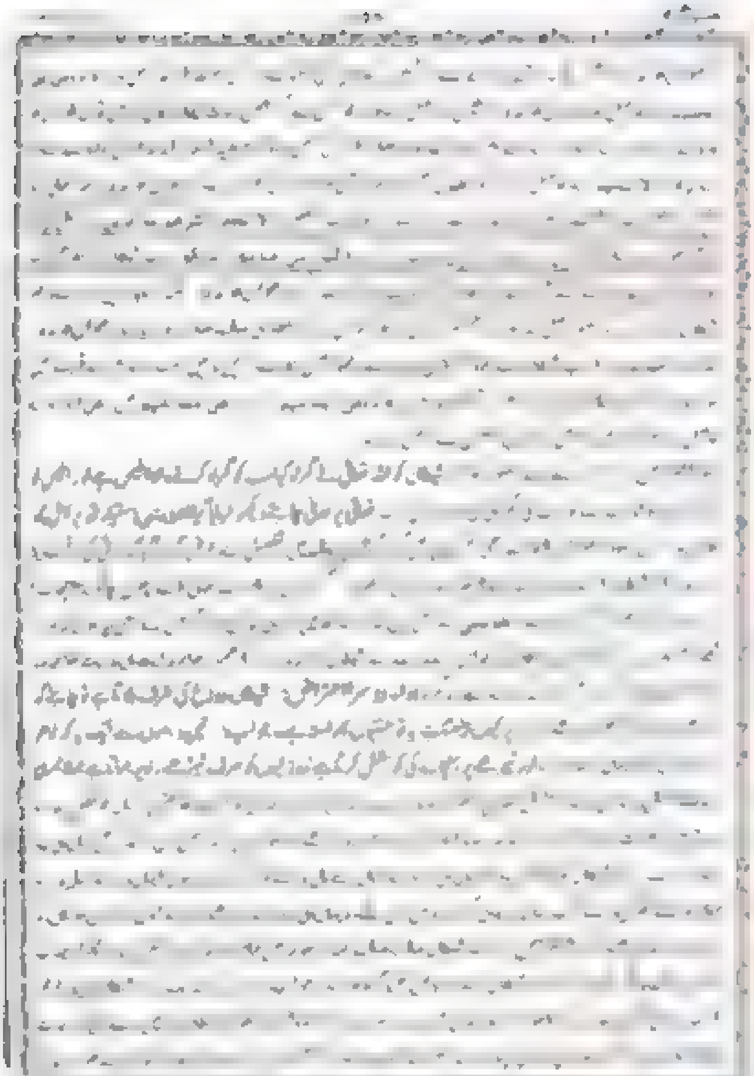

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ

اور ہم نے آپ پر اس کتاب کو نازل کیا جو ہر چیز کا روشن بیان ہے (النحل: ۸۹)

تفسیر تبیان القرآن

جلد چہارم

الاعراف ۰ الانفال

علامہ غلام رسول سعیدی

شیخ الحدیث دار العلوم نعیمیہ کراچی-۳۸

ناشر

فرید بک سٹال، ۳۸- اردو بازار لاہور-۲

علم غیب عطا ہونا اور لفظ عالم الغیب کا اطلاق اور بعض اجلہ اکابر کے کلام میں اگرچہ بندہ مومن کی نسبت صریح لفظ علم الغیب وارد ہے کمافی مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح للملا علی القاری بلکہ خود حدیث سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں سیدنا خضر علیہ الصلاۃ والسلام کی نسبت ارشاد ہے کان یعلم علم الغیب مگر فاری تحقیق میں لفظ عالم الغیب کا اطلاق حضرت عزت عزجلالہ کے ساتھ خاص ہے کہ اس سے عرفاً علم بالذات متبادر ہے۔ کشاف میں ہے المراد به الخفی الذی لاینفذ فیه ابتداء الا علم اللطیف الخبیر ولهذا لا یجوزان یطلق فیقال فلان یعلم الغیب (غیب سے مراد وہ پوشیدہ چیز ہے جس میں ابتداً صرف اللہ تعالیٰ کا علم نافذ ہوتا ہے۔ اس لیے مطلقاً یہ کہنا جائز نہیں ہے کہ فلاں شخص غیب کو جانتا ہے)

اور اس سے انکار معنی لازم نہیں آتا حضور اقدس ﷺ قطعاً بے شمار غیوب وماکان ومایکون کے عالم ہیں مگر عالم الغیب صرف اللہ عزوجل کو کہا جائے گا' جس طرح حضور اقدس ﷺ قطعاً عزت وجلالت والے ہیں تمام عالم میں ان کے برابر کوئی عزیز وجلیل نہ ہے نہ ہو سکتا ہے مگر محمد عزوجل کہنا جائز نہیں بلکہ اللہ عزوجل ومحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ غرض صدق وصورت معنی کو جواز اطلاق لفظ لازم نہیں نہ منع اطلاق لفظ کو نفی صحت معنی' امام ابن المنیر اسکندری کتاب الانتصاف میں فرماتے ہیں کم من معتقد لایطلق القول به خشیة ایهام غیره مما لایجوز اعتقاده فلا ربط بین الاعتقاد و الاطلاق (کتنے عقائد ایسے ہیں جن کا مطلقاً قول نہیں کیا جاتا۔ مبادا ان کے غیر کا وہم کیا جائے جن کا اعتقاد جائز نہیں ہے' اس لیے کسی چیز کا اعتقاد رکھنے اور اس کا اطلاق کرنے میں کوئی تلازم نہیں ہے) یہ سب اس صورت میں ہے کہ مقید بقید اطلاق اطلاق کیا جائے یا بلا قید علی الاطلاق مثلاً عالم الغیب یا عالم الغیب علی الاطلاق اور اگر ایسا نہ ہو بلکہ بالواسطہ یا بالعطاء کی تصریح کر دی جائے تو وہ محذور نہیں کہ ایہام زائل اور مراد حاصل۔ علامہ سید شریف قدس سرہ حواشی کشاف میں فرماتے ہیں وانما لم یجز الاطلاق فی غیره تعالی لانه یتبادر منه تعلق علمه به ابتداء فیکون مناقضا واما اذا قید وقیل اعلمه الله تعالی الغیب او اطلعه علیه فلا محذور فیه (اللہ تعالیٰ کے غیر کے لیے علم غیب کا اطلاق کرنا اس لیے جائز نہیں ہے کیونکہ اس سے متبادر یہ ہوتا ہے کہ اس کے ساتھ علم کا تعلق ابتداءً ہے' تو یہ قرآن مجید کے خلاف ہو جائے گا لیکن جب اس کو مقید کیا جائے اور یوں کہا جائے کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے غیب کی خبر دی ہے یا اس کو غیب پر مطلع فرمایا ہے تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے)۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۸۱' مطبوعہ دار العلوم امجدیہ' کراچی)

نیز اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فرماتے ہیں:

علم ما فی الغد (کل کا علم) کے بارہ میں ام المومنین کا قول ہے کہ جو یہ کہے کہ حضور کو علم ما فی الغد تھا (کل کا علم تھا) وہ جھوٹا ہے۔ اس سے مطلق علم کا انکار نکالنا محض جہالت ہے علم جب کہ مطلق بولا جائے خصوصاً جب کہ غیب کی خبر کی طرف مضاف ہو تو اس سے مراد علم ذاتی ہوتا ہے۔ اس کی تصریح حاشیہ کشاف پر میر سید شریف رحمۃ اللہ علیہ نے کر دی ہے اور یہ یقیناً حق ہے کہ کوئی شخص کسی مخلوق کے لیے ایک ذرہ کا بھی علم ذاتی مانے یقیناً کافر ہے۔

(ملفوظات ج ۳' ص ۴۳' مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی' کراچی)

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی اور شیخ شبیر احمد عثمانی دونوں نے ہی یہ تصریح کی ہے کہ علوم اولین و آخرین کے حامل ہونے اور بکثرت غیوب پر مطلع ہونے کے باوجود نبی ﷺ کو عالم الغیب کہنا اور آپ کی طرف علم غیب کی نسبت کرنا ہر چند کہ از روئے لغت اور معنی صحیح ہے لیکن اصطلاحاً صحیح نہیں ہے۔

علمائے حنفیہ کا نبی ﷺ کا علم غیب ماننے والوں پر کفر کا فتویٰ

ابن الہمام الحنفی لکھتے ہیں: علمائے حنفیہ نے صراحتاً تکفیر کی ہے اس شخص کی جو یہ اعتقاد رکھے کہ نبی ﷺ علم غیب جانتے تھے کیونکہ اللہ فرماتا ہے: قل لا يعلم من في السموات والأرض الغيب إلا الله ... (كتاب المسامرة للكمال بن أبي شريف بشرح المسايرة للعلامة الكمال بن الهمام، صفحہ 202)

علم بعض المسائل لعدم الخطور) أي خطور تلك المسائل ببالهم (فأما إذا حضرت) أي (فلا يعين علمهم) أي بأحكامها (وإصابتهم فيها إذا اجتهدوا) بناء على الراجح أن للأنبياء أن يجتهدوا مطلقاً وعليه الأكثر أو بعد انتظار الوحي وعليه الحنفية واختاره المصنف في التحرير فإذا اجتهدوا فلا بد من إصابتهم (إبتداء أو انتهاء) لأن من قال كل مجتهد مصيب أو منع الخطأ في اجتهاد الأنبياء خاصة فهم مصيبون عنده ابتداء ومن جوز الخطأ في اجتهادهم قال لا يقرون عليه بل ينبهون فهم مصيبون عنده إما ابتداء بأن لم يتقدم خطأ وإما انتهاء بعد أن نبهوا على الصواب فرجعوا إليه (وكذا علم المغيبات) أي وكعدم علم بعض المسائل عدم علم المغيبات فلا يعلم النبي منها (إلا ما أعلمه الله تعالى به أحياناً وذكر الحنفية) في فروعهم (تصريحاً بالتكفير باعتقاد أن النبي يعلم الغيب لمعارضة قوله تعالى قل لا يعلم من في السموات والأرض الغيب إلا الله) وإنما هو (الأصل العاشر) في إثبات نبوة نبينا محمد صلى الله عليه وسلم (نشهد أن محمداً رسول الله أرسله إلى الخلق أجمعين) بالهدى ودين الحق (خاتم النبيين ناسخاً لما قبله من الشرائع) والخلق يعني المكلفين لأن الرسالة إنما هي بتكليف من الإنس والجن قال بعض العلماء وإلى الملائكة نقله الشيخ الإمام أبو الحسن السبكي وصرح الإمام الرازي في تفسير قوله تعالى تبارك الذي نزل الفرقان على عبده ليكون للعالمين نذيراً بعدم دخول الملائكة في عموم من بعث

وهذا معنى قول المحشي البيضاوي وقوله هما دائر على سبيل الفرض فإن المستدل على فساد لو ثبت كونه على حد قوله المنعم لم يكن عليه الاعتماد وبهذا يجاب عن قول صاحب الإمام قوله الأحب الآتي عليه مشكل هاه الإشكال لأن الدال على عدم الهية الكوكب إن كان التغير فقد وجد قبل الأفول ولا معنى لاختصاصه به وإن كان الغيبة عن البصر فيلزم في حق الله تعالى وإن كان كونه منتقلاً من مكان إلى مكان فهو الظاهر إلى كونها تتعدد كما أن الحاصل الإشراق وأيضاً فالتحقيق قبل الأفول أيضاً دال على

(حصل)

كتاب المسامرة

للكمال بن أبي شريف بشرح المسايرة للعلامة

الكمال بن الهمام في علم الكلام

رحمهم الله

م

وعلى المسايرة أيضاً حاشية للشيخ زين الدين قاسم الحنفي وضعناها في

هامش الصحيفة عقب المسامرة مفصولاً بينهما بجدول

وجعلنا التعقيبة للكتاب الأول

(تنبيه)

كل من أراد هذا الكتاب من خارج القطر فليخابر الشيخ فرج الله زكي

الكردي بالجامع الأزهر الشريف بمصر

ومحل بيعه بمصر عند شكر الله أفندي بجوار أبو زيد الكتاب بالموسكي

(حقوق الطبع محفوظة للملتزم)

(الطبعة الأولى)

بالمطبعة الكبرى الأميرية ببولاق مصر المحمية

سنة ١٣١٧

هجرية

جاء الحق

حکیم الامت
مفتی احمد یار خاں

ضبط بھی دیتا ہے کہ دیکھتے ہیں مگر بے مرضی الٰہی راز فاش نہیں کرتے ہیں اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ہماری یہ تقریر اگر خیال میں رہی تو بہت مفید ہوگی۔ انشاء اللہ۔

اعتراض (۸) حدیث شریف میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے بعض ازواج کے گھر شہد ملاحظہ فرمایا۔ اس پر حضرت عائشہ نے عرض کیا کہ یا حبیب اللہ آپ کے دہن پاک سے مغافیر کی بو آ رہی ہے۔ تو فرمایا کہ ہم نے مغافیر نہیں استعمال فرمایا۔ شہد پیا ہے۔ پھر حضور نے اپنے پر شہد حرام کر لیا۔ جس پر یہ آیت اتری لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰہُ لَکَ معلوم ہوا کہ اپنے دہن پاک کی بُو کا بھی علم نہ تھا کہ اس سے بُو آ رہی ہے یا نہیں۔

جواب:۔ اس کا جواب اسی آیت میں ہے۔ تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِکَ اے حبیب یہ حرام فرمانا آپ کی بے خبری سے نہیں بلکہ ان معترض ازواج کی رضا کے لیئے ہے نیز اپنے منہ کی بو غیب نہیں محسوس چیز ہے ہر صحیح الدماغ محسوس کر لیتا ہے کیا دیوبندی انبیاء کے حواس کو بھی ناقص ماننے لگے ان کے حواس کی قوت کو مولانا نے بیان فرمایا ؎

نطق آب و نطق خاک و نطق گِل ٭ ہست محسوس از حواسِ اہل دل

فلسفی کو منکر حنانہ است ٭ از حواسِ اولیاء بیگانہ است

اعتراض (۹) اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب تھا تو خیبر میں زہر آلود گوشت کیوں کھا لیا۔ اگر جانتے ہوئے کھایا تو یہ خودکشی کی کوشش ہے۔ جس سے نبی معصوم ہیں۔

جواب:۔ اس وقت حضور علیہ السلام کو یہ بھی علم تھا کہ اس میں زہر ہے اور یہ بھی خبر تھی کہ زہر ہم پر بحکم الٰہی اثر نہ کرے گا۔ اور یہ بھی خبر تھی کہ رب تعالیٰ کی مرضی یہ ہی تھی کہ ہم اسے کھا لیں تاکہ بوقت وفات اس کا اثر لوٹے اور ہم کو شہادت کی وفات عطا فرمائی جاوے راضی برضا تھے۔

اعتراض (۱۰) اگر حضور علیہ السلام کو علم غیب تھا تو بیر معونہ کے منافقین دھوکے سے آپ سے ستر (۷۰) صحابہ کرام کیوں لے گئے انہیں وہاں لے جا کر شہید کر دیا۔ اس آفت میں انہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیوں پھنسایا۔

جواب:۔ جی ہاں حضور علیہ السلام کو یہ بھی خبر تھی کہ بیر معونہ والے منافقین ہیں اور یہ بھی خبر تھی کہ یہ لوگ ان ستر صحابہ کو شہید کر دیں گے۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی خبر تھی کہ مرضی الٰہی یہ ہی ہے اور ان ستر کی شہادت

ارشاد: قرآن سے آپ کا مطلب یہ ہے کہ ان کا قول نہ مانا جائے۔ قرآنِ عظیم کا ایک حرف نہیں چل سکتا، تفسیر، احادیث اور ائمہ کے قول کو نہ مانا جائے۔

ائمہ سے مراد

عرض: ائمہ سے مراد ائمہ تفسیر ہیں؟

ارشاد: ہاں۔

ائمہ تفسیر کون ہیں؟

عرض: بہت مقامات پر ائمہ تفسیر کا قول نہیں مانا جاتا ہے مثلاً قاضی بیضاوی نے، اور ائمہ مثلاً خازن وغیرہ نے تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ کو منحصر بتایا ہے!

ارشاد: قاضی بیضاوی و خازن وغیرہ ائمہ تفسیر نہیں۔ کسی فن کا امام ہونا اور بات ہے اور اس فن میں کتاب لکھ دینا اور بات۔ ائمہ تفسیر صحابہ ہیں اور تابعین، علماء تابعین میں بھی مطلقاً نہیں، وہ وہ جن سے حضرات ان کو تسلیم ہے۔

(کہ اس جواب کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا) قرآنِ عظیم میں یہ فرمایا ہے کہ توریت میں ہم نے تفصیل کل شیء نازل کی تھی۔ یہ نہیں فرمایا کہ وہ تفصیل ہمیشہ باقی رکھی جائے گی تو اب اس کا تفصیل کل شیء ہونا قطعی مراد اس کا تفصیل کل شیء رہنا ظنی اور خبر احاد بھی مفید ظن اور ظن ظن کا مقابل ہو سکتا ہے۔ جب خبر احاد سے ثابت ہو گیا کہ توریت میں تفصیل کل شیء تھی تو مان لیا گیا۔

عرض: حضور! اسی طرح قرآن کو فرمایا گیا ہے "تبیانا لکل شیء" ... یہ نہیں فرمایا گیا کہ تبیانا لکل شیء باقی رہے گا تو علم ... کس طرح ثابت ہوگا؟

ارشاد: خلاف قرآن کے خلاف کسی حدیث میں آیا ہو کہ "تبیانا لکل شیء" باقی نہ رہا تو مان لیا جائے گا لیکن خلاف تو ... حدیث میں اس کی تائید آئی ہے، مطلقاً علم غیب کا منکر کافر ہے کہ دوسرے ہی سے تلاوت کا منکر

... کا اس کا معنی۔

انت بمنزلۃ من ھی ملفوظہ ہوتے کون ہیں اجسام قبور میں کون ہیں۔ وہی اجسام تو پھر اجسام ہی سے سننے سے انکار ہوا اور وہ یقیناً حق ہے (پھر فرمایا) خود ام المومنین کا طرز عمل سماع موتی کو ثابت کر رہا ہے۔ فرماتی ہیں کہ جب حضور اقدس ﷺ میرے حجرہ میں دفن ہوئے۔ میں بغیر چادر اوڑھے ہوئے بے حجابانہ حاضر ہوتی اور کہتی انما ھو زوجی میرے شوہر ہی تو ہیں پھر میرے باپ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دفن ہوئے جب بھی میں بغیر احتیاط کے چلی جاتی اور کہتی انما ھو زوجی و ابی میرے شوہر اور باپ ہی تو ہیں پھر جب عمر دفن ہوئے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تو میں نہایت احتیاط کے ساتھ چادر سے لپٹی ہوئی حاضر ہوتی اس طرح کہ کوئی عضو کھلا نہ رہے۔ حیاء من عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ عمر کی شرم سے۔ تو اگر اموات کو حس و شعور نہ مانتیں تو پھر حیا عمر سے کیا معنی۔

(پھر فرمایا) تین باتوں میں ام المومنین کا خلاف مشہور ہے اور ان تینوں میں غلط فہمی ایک یہ تو یہی سماع موتی کہ وہ سماع عرفی کا جسموں کے واسطے انکار فرماتی ہیں اور اس کو غلط فہمی سے ارواح کے سماع حقیقی پر محمول کیا جاتا ہے۔

دوسرے معراج جسمی کے بارہ میں انکار مشہور ہے کہ ام المومنین فرماتی ہیں ما فقدت جسد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جسد اقدس میرے پاس سے گم نہیں گیا۔ حالانکہ آپ معراج منامی کے بارہ میں فرما رہی ہیں جو مدینہ منورہ میں ہوئی اور وہ معراج تو مکہ معظمہ میں ہوئی اس وقت ام المومنین خدمت اقدس میں حاضر بھی نہ تھیں بلکہ نکاح سے بھی مشرف نہ ہوئی تھیں اسے اس پر محمول کرنا سراسر غلط فہمی ہے۔

تیسرے علم ما فی غد کے بارہ میں ام المومنین کا قول ہے کہ جو یہ کہے کہ حضور کو علم ما فی غد تھا وہ جھوٹا ہے۔ اس سے مطلق علم کا انکار سمجھنا محض جہالت ہے علم جب کہ مطلق بولا جائے خصوصاً جب کہ غیب کی طرف مضاف ہو تو اس سے مراد علم ذاتی ہوتا ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

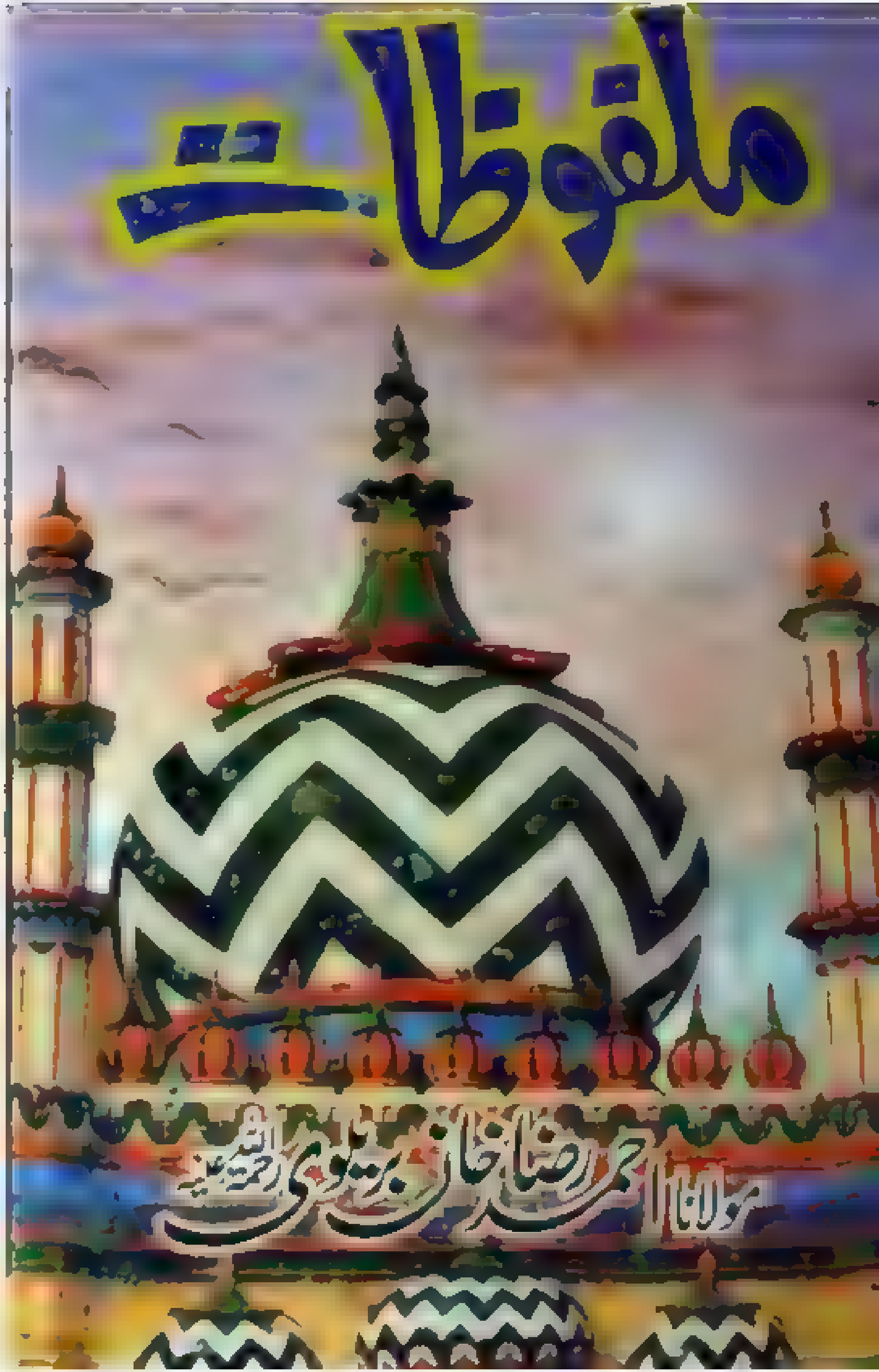

ILM E GAIB ALLAH KE LIYE KHAS HAI

AWR KUFFAR AAPNE MABOODA NE BATILE KE LIYE MAANTE THE

JIS TRAH AAJ KAL BARELVI MAANTE HAIN

۱۷۰

حکم دیا کریں کے کہ جس نے اللہ و رسول کی نافرمانی کی جس میں اللہ عزوجل کا نام اقدس مع پاک رسول سے تعظیماً مقدم ہے حالانکہ حدیث شریف میں ہے کہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبے میں یوں فرمایا کرتے مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ جس نے اللہ و رسول کی اطاعت کی وہ راہ یاب ہوا اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی وہ اپنا ہی نقصان کرے گا۔ اَبُوْدَاؤُدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِسَنَدٍ صَحِيْحٍ نیز ابن شہاب زہری نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خطبۂ جمعہ روایت کیا اس میں بعینہٖ وہی الفاظ ہیں کہ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰى جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی گمراہ ہوا رَوَاهُ اَيْضًا عَنْهُ مُرْسَلًا حدیث آئندہ سے بتوفیق اللہ تعالیٰ اس خبر کی مدد تائید و تقریر ہوتی ہے نا منظر ثالثاً دربارۂ ممانعت علم غیب کی اسناد مطلق ہے ذکر تعلیم الٰہی عزوجل سے شیخ محقق رحمہ اللہ تعالیٰ نے لمعات میں اس طرف ایما فرمایا اقول اور وہ بیشک وجیہ ہے جس طرح بغیر اللہ عزوجل کی مشیت کو ملائے ہوئے یوں کہنا کہ میں یوں کروں گا مکروہ ہے قال اللہ تعالیٰ وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَايْءٍ اِنِّيْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ہرگز نہ کہنا کسی چیز کو کہ میں کل ایسا کرنے والا ہوں مگر یہ کہ خدا چاہے علم غیب بالذات اللہ عزوجل کے لئے خاص ہے کفار اپنے معبودان باطل وغیرہم کے لئے مانتے تھے لہٰذا مخلوق کو عالم الغیب کہنا مکروہ اور یوں کوئی حرج نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بتائے سے امور غیب پر انہیں اطلاع ہے یہ دوسرا احتمال ہے کہ علما نے اس حدیث میں ذکر فرمایا اس تقدیر پر بھی ممانعت ادب کلام کی طرف ناظر ہے نہ یہ کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو تعلیم الٰہی غیب پر اطلاع کا عقیدہ ممنوع ہی ہو شرک تو در کنار جو اس جاہل کا مقصود ہے۔ هٰكَذَا يَنْبَغِي التَّحْقِيْقُ وَاللّٰهُ تَعَالٰى وَلِيُّ التَّوْفِيْقِ حدیث ۱۹۹ محمد بن اسحٰق تابعی ثقہ امام السیر والمغازی نے ابو عمرو زید بن عبید سعدی سے روایت

LIKHNE WAALA AALA HAZRAT AHMAD RAZA BARELVI

MUHAMMED DIN JASIM

GHAR KO AAG LAG GAYI GHAR KE CHIRAG SE

NABI SAW KO ILME GAIB NAHI THA

PEER MAHER ALI SHAH SAHAB KEHTE HAIN QAYAMAT KAB AAEGI IS BAARE ME NABI SAW NE LA ILMI BAYAN FARMAAYI

MUHAMMAD BIN QASIM

[illegible]

شمس الہدایہ

فی اثبات

حیات المسیح علیہ السلام

مصنفہ شریف

[illegible] حضرت خواجہ سید پیر مہر علی شاہ صاحب گیلانی قدس سرہ

[illegible]

[illegible] حضرت سید غلام محی الدین شاہ صاحب [illegible]

و

حضرت سید غلام معین الدین شاہ صاحب [illegible]

○

[illegible]

حضرت شاہ عبدالحق شاہ صاحب [illegible]

○

[illegible]

[illegible]

شمس الہدایہ [illegible]

SHEIKH ABDUL QADIR JILANI RH KA AQEEDA ILM E GAIB PAR

قرآن پاک میں جہاں کہیں بھی (وما ادراک) آیا ہے تو اس (میں بیان کردہ بات) کا علم آپ کو دے دیا گیا ہے اور جہاں کہیں (وما یدریک) آیا ہے تو اس (میں بیان کردہ بات) سے آپ کا آگاہ و مطلع نہیں کیا گیا جیسے قرآن میں ہے اور آپ کو کیا معلوم کہ قیامت قریب ہو تو قیامت کا وقوع کا علم آپ کو نہیں دیا گیا

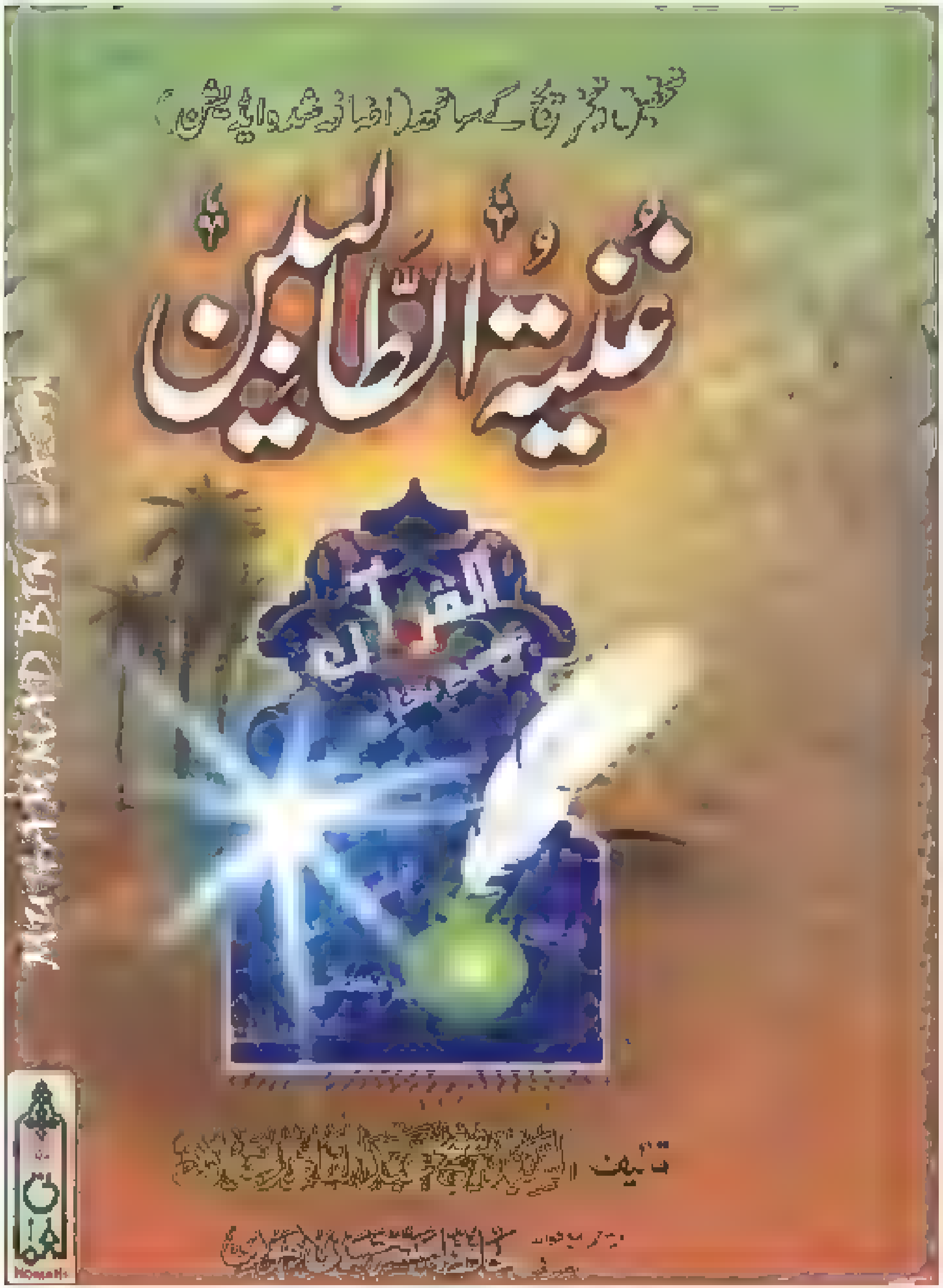

www.KitaboSunnat.com

مرد و حضرت سلیمانؑ کی انگوٹھی ہے اور مخلوق کا سردار رمضان المبارک ہے۔

شب قدر کی فضیلت ...... بلاشبہ ہم نے اس (قرآن) کو قدر والی رات میں نازل کیا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ سے دنیاوی آسمان پر لکھنے والے فرشتوں کی طرف اتنا قرآن مجید نازل فرمایا جتنا اگلی شب قدر تک اتارنا مقصود و مطلوب تھا۔ اس طرح تمام قرآن مجید رمضان میں دنیوی آسمان پر نازل کیا گیا۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور دوسرے مفسرین اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "ہم نے اس جبرئیل کو سورۃ القدر یعنی قرآن دے کر لکھنے والے فرشتوں کی طرف نازل کیا پھر وہاں سے نبی رحمت پر تئیس (۲۳) سالوں کے کلیوں اور شب و روز میں قسط وار حسب ضرورت اسے نازل کیا گیا۔ لیلۃ القدر سے مراد عظمت والی رات ہے یا قدر بمعنی تقدیر ہے یعنی فیصلوں والی رات ہے اس لئے کہ اس رات سال بھر کے فیصلے لکھ دیئے جاتے ہیں فرمایا "اے محمدؐ آپ کو شب قدر کا علم نہیں تھا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس رات کی عظمت و بزرگی سے باخبر نہ کرتے تو آپ کو اس کی عظمت کا علم نہیں ہو سکتا تھا۔" قرآن مجید میں جہاں (وما ادراک) "آپ کو علم نہیں تھا" جملہ ذکر ہوا ہے اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے آپ کو ضرور باخبر کیا ہے اور جہاں وما یدریک (آپ کو کیا معلوم) کا جملہ ذکر ہوا اس کے متعلق نبی کو خبر نہیں دی گئی جس طرح وما یدریک لعل الساعۃ تکون قریبا "آپ کو کیا خبر شاید قیامت قریب ہو" اور قیامت کے متعلق آپ کو علم نہیں دیا گیا۔

لیلۃ القدر یعنی عظمت والی رات جس کی خیر و برکت کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے "ہم نے اس (قرآن) کو مبارک رات میں نازل کیا ہے اس میں ہر حکمت والے کام کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے" یعنی ایسی رات جس کی عبادت ان ہزار راتوں سے افضل ہے جن میں لیلۃ القدر نہیں۔ اس فضیلت کی وجہ سے صحابہ کرامؓ کی خوشی کی کوئی حد نہ تھی جیسا کہ ایک روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ نے ایک دن اپنے صحابہ کے حضور چار اسرائیلی عابدوں کا ذکر فرمایا کہ انہوں نے اسی سال تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی تھی اور لمحہ بھر بھی غافل نہیں ہوئے اور وہ حضرت ایوبؑ، زکریاؑ، حزقیلؑ اور یوشعؑ بن نون تھے ان کی عبادت کا ذکر سن کر صحابہ کرام متحیر ہو گئے اور اسی اثنا حضرت جبرئیل وحی لے کر حاضر خدمت ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہؐ آپ اور آپ کے

۱۰۱۷ گزشتہ صفحات میں سلیمانؑ کی انگوٹھی والے قصے کے بطلان کا اشارہ کیا جا چکا ہے

۱۰۱۸ القدر

۱۰۱۹ موصوف کے بیان سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ نبی کریمؐ کے عالم الغیب ہونے کے قائل نہیں تھے جب کہ ان کی محبت کا دم بھرنے والے بعض حضرات اس کے برعکس عقیدہ رکھتے ہیں کہ نبی کریمؐ غیب کا علم جانتے تھے جو کچھ کائنات میں ہو چکا اور جو کچھ ہونا ہے آپ کو سب کا علم تھا (نعوذ باللہ) قرآن مجید کی نصوص صریحہ اس گمراہ عقیدے کی تردید کرتی ہیں۔ ارشاد باری ہے قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب ...... آپ کہہ دیجئے کہ نہ تو میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ الانعام ۵۰

۱۰۲۰ الاحزاب ۶۳ ۱۰۲۱ الدخان ۳-۴

اطلاع کے ساتھ خاص کیا۔ روح البیان جلد ثالث صفحہ ... میں ہے فی الحدیث سألنی
ربی لیلۃ المعراج فلم استطع ان اجیبہ فوضع یدہ بین کتفی بلا تکییف ولا تحدید
ای ید قدرتہ لانہ سبحانہ منزہ عن الجارحۃ فوجدت بردہا فاورثنی علوم
الاولین والآخرین وعلمنی علوما شتی فعلم اخذ عہدا علی کتمہ وعلم لا یقدر علی
حملہ غیری وعلم خیرنی فیہ وعلم امرنی بتبلیغہ الی الخاص والعام من امتی وھی الانس
والجن والملک وکما فی انسان العیون۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مدارج النبوۃ
میں اسی حدیث کا مضمون یوں ادا فرماتے ہیں۔ پرسید از من پروردگار من چیزے پس نتوانستم
جواب گفتم پس نہاد دست قدرت خود درمیان دو شانہ من بے تکیف وبے تحدید پس یافتم برد
آنرا در سینہ خود پس بداد مرا علم اولین وآخرین وتعلیم کرد انواع علوم را علمے بود کہ عہد گرفت از من
کتمان آنرا کہ با ہیچ کس نگویم وعلمے کہ طاقت برداشت آن نداشت جز من وعلمے بود کہ مخیر کرد مرا در
اظہار وکتمان آن وعلمے بود کہ امر کرد مرا بتبلیغ آن بجمیع عام وخاص از امت من۔ ان دونوں عبارتوں
کا حاصل یہ ہے کہ سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ شب معراج میں مجھ سے میرے پروردگار
تعالیٰ نے کچھ دریافت فرمایا میں جواب نہ دے سکا تو اس نے اپنا دست قدرت میرے دونوں شانوں
کے درمیان بے تکیف وتحدید رکھا کیونکہ حق سبحانہ تعالیٰ جوارح سے منزہ اور پاک ہے بے تحدید
وبے تکیف ہے پھر حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے اس کی سردی اپنے
سینہ میں پائی۔ پس مجھے اولین وآخرین کے علوم عطا فرمائے گئے اور چند طرح کے علم تعلیم فرمائے گئے
ایک علم وہ جس کے چھپانے پر مجھ سے عہد لیا کہ میرے سوا کسی میں اس کے برداشت کرنے کی طاقت
نہ تھی اور ایک علم وہ جس کا مجھے اختیار دیا اور ایک وہ علم جس کی تبلیغ کا حکم فرمایا کہ میں اپنی امت کے
ہر خاص وعام کو پہنچا دوں اور حضرت کی امت انسان اور [illegible] فرشتے ہیں ایسا ہی انسان
العیون میں ہے۔ تفسیر لباب التاویل کی معالم التنزیل [illegible] مطبوعہ مصر جلد ... صفحہ ... میں ہے وقولہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فوضع یدہ بین کتفی حتی وجدت بردہا بین
ثدیی فعلمت ما ... ان المراد بالید المنۃ والرحمۃ وذلک شائع فی لغۃ العرب
فیکون معناہ ... الاخبار ... واللہ تعالیٰ اعلم ...

هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوقِنُوْنَ

بصیرت

حصہ اوّل

علامہ سید محمود احمد رضوی مدیر رضوان کے تحریر کردہ تفسیری، فقہی، مذہبی، اخلاقی، اصلاحی مضامین کا ایمان افروز باطل سوز مجموعہ

مکتبہ رضوان، گنج بخش روڈ لاہور

ہے اور اس کا منکر کافر ہے، اور میرے خیال میں مدیر تجلی بھی اس سے متفق ہوں گے۔

علم مَا کَانَ وَمَا یَکُوْن

ہم پہلے کہہ چکے ہیں کہ اتنا ضروریات دین سے ہے کہ اللہ عزوجل نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض علوم غیبیہ پر مطلع فرمایا۔ لیکن یہ بعض غیب جس پر حضور اقدس کو مطلع کیا گیا روزِ اوّل سے یوم آخر[1] تک تمام کائنات کو شامل ہے جیسا کہ عموم آیات و احادیث کا مفاد ہے یا اس میں کچھ تخصیص ہے تو جہت سے اہل ظاہر جانب خصوص گئے۔ کسی نے علوم خمس کو، کسی نے علم روح کو، کسی نے علم قیامت کو، کسی نے متشابہات کو خاص کیا لیکن اس کے ساتھ ساتھ بہت سے علماء و محدثین و مفسرین و ائمہ دین و بکثرت علماء ظاہر نے اس میں کوئی تخصیص نہیں کی اور آیات و احادیث کو ان کے عموم پر اسی طرح رکھا جس طرح ہم رکھتے ہیں اور حضور کے لیے علم ما کان وما یکون کا اسی تفصیل سے اثبات کیا جیسے ہم کرتے ہیں۔ جس سے یہ واضح ہو گیا کہ جس تفصیل سے ہم حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے علم غیب ثابت کرتے ہیں یہ ہمارا قول مختار ہے اور نہ ضروریات دین سے ہے اور نہ ضروریات مذہب سے بلکہ باب فضائل سے ہے اور جو لوگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض و عناد کی بنا پر اس تفصیل سے حضور کے لیے علم ما کان وما یکون کا اثبات نہیں کرتے ہم ان کو کافر و گمراہ تو درکنار فاسق بھی نہیں کہتے۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب قدس سرہ العزیز نے خالص الاعتقاد صفحہ ۳۲ پر الدولۃ المکیہ میں اس کی صاف و صریح لفظوں میں تصریح فرمائی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ:-

---

[1] روزِ اول سے یوم آخر کا مطلب یہ ہے کہ ابتدائے آفرینش سے لے کر دخول جنت و نار تک کا علم جس کو ما کان وما یکون سے تعبیر کیا جاتا ہے اور جس کی تشریح ان لفظوں میں ہم کرتے ہیں کہ:-

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ عزوجل نے ابتدائے آفرینش سے لے کر قیامت تک جو کچھ ہو چکا ہے جو کچھ ہو رہا ہے جو ہوگا سب کا تفصیلی علم عطا فرمایا۔

قیامت کی ابتداء نفخ اول سے ہوگی اور دخول جنت و نار پر ختم ہوگی۔ ترتیب تک جبکہ جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں پہنچ جائیں گے اس وقت تک کے تمام علوم ... حاصل ہیں اور قیامت کے بعد کے معلومات ...

فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّ اَقَلُّ عَدَدًا ۝۲۴ قُلْ اِنْ اَدْرِيْٓ

تو اب جان جائیں گے کہ کس کا مددگار کمزور اور کس کی گنتی کم ہے تم فرماؤ میں نہیں جانتا

اَقَرِيْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ يَجْعَلُ لَهٗ رَبِّيْٓ اَمَدًا ۝۲۵ عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا

آیا نزدیک ہے وہ جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے یا میرا رب اسے کچھ وقفہ دے گا غیب کا جاننے والا تو

يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ۝۲۶ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ

اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے کہ ان کے

مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ۝۲۷ لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا

آگے پیچھے پہرا مقرر کر دیتا ہے تاکہ دیکھ لے کہ انہوں نے اپنے رب کے

رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ۝۲۸ ع

پیام پہنچا دیے اور جو کچھ ان کے پاس ہے سب اس کے علم میں ہے اور اس نے ہر چیز کی گنتی شمار کر رکھی ہے

اٰیاتھا ۲۰ ۷۳ سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّيَّةٌ ۳ رکوعاتھا ۲

سورۂ مزمل مکیہ ہے، اس میں بیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝۱ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝۲ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ

اے جھرمٹ مارنے والے رات میں قیام فرما سوا کچھ رات کے آدھی رات یا اس سے کچھ

کافر کی یا مومن کی یعنی اس روز کافر کا کوئی مددگار نہ ہوگا اور مومن کی مدد اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی اور ملائکہ سب فرمائیں گے۔ شان نزول: نضر بن حارث نے کہا تھا کہ یہ وعدہ کب پورا ہوگا اس کے جواب میں اگلی آیت نازل ہوئی۔ یعنی وقت عذاب کا علم غیب ہے جسے اللہ تعالیٰ ہی جانے۔ یعنی اپنے غیب خاص پر جس کے ساتھ وہ منفرد ہے۔ (خازن و بیضاوی وغیرہ) یعنی اطلاع کامل نہیں دیتا جس سے حقائق کا کشف تام اعلیٰ درجہ یقین کے ساتھ حاصل ہو تو انہیں غیوب پر مسلط کرتا ہے اور اطلاع کامل اور کشف تام عطا فرماتا ہے اور یہ علم غیب ان کے لیے معجزہ ہوتا ہے اولیاء کو بھی اگرچہ غیوب پر اطلاع دی جاتی ہے مگر انبیاء کا علم باعتبار کشف و انجلاء اولیاء کے علم سے بہت بلند و بالا و ارفع و اعلیٰ ہے اور اولیاء کے علوم انبیاء ہی کے وساطت اور انہی کے فیض سے ہوتے ہیں۔ معتزلہ ایک گمراہ فرقہ ہے جو اولیاء کے لیے علم غیب کا قائل نہیں اس کا خیال باطل اور احادیث کثیرہ کے خلاف ہے اور اس آیت سے ان کا تمسک (دلیل پکڑنا) صحیح نہیں بیان مذکورہ بالا میں اس کا اشارہ کر دیا گیا ہے سید الرسل خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مرتضیٰ رسولوں میں سب سے اعلیٰ ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام اشیاء کے علوم عطا فرمائے جیسا کہ صحاح کی معتبر احادیث سے ثابت ہے اور یہ آیت حضور کے اور تمام مرتضیٰ رسولوں کے لیے غیب کا علم ثابت کرتی ہے۔ ملائکہ فرشتوں کو جو ان کی حفاظت کرتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ جمیع اشیاء معدود و محصور و متناہی ہیں۔ سورۂ مزمل مکیہ ہے اس میں دو ۲ رکوع، بیس ۲۰ آیتیں، دو سو پچاسی ۲۸۵ کلمے، آٹھ سو اڑتیس ۸۳۸ حرف ہیں۔ یعنی اپنے کپڑوں سے لپٹنے والے، اس کے شان نزول میں کئی قول ہیں بعض مفسرین نے

"والحق ماقيل في حقه من قبل العلماء الاعلام"

فقیر محمد قمر الدین سیالوی سجادہ نشین آستانہ عالیہ سیال شریف

سرفراز صاحب کو چاہیے کہ حضرت خواجہ [illegible] فتوی پڑھیں اور اپنے منصف مزاج عالم کہنے کی لاج رکھتے ہوئے [illegible] الفاظ سرفراز صاحب کے لئے قابل غو[illegible] اس کے بارے میں فرما[illegible] علمائے اعلام نے کیا فرمایا ہے کہ مولوی قاسم نانوتوی کافرے جوان کے کفر میں شک [illegible] حسام الحرمین

دیوبندی "ڈھول [illegible]

[illegible] "ڈھول کی آواز" (کتاب کا نام) کے [illegible] کہ اس نے کیا منسوب کیا اور حقیقی صورت [illegible] معلوم ہو جائے گا کہ اس نے ان کے [illegible]

[illegible] اور لغو کو کردہ [illegible] کیونکہ انہوں نے [illegible] کاملہ کے انکار کی وجہ سے [illegible] صفات کاملہ کا ان لوگوں نے انکار کیا ان میں علم غیب اور حاضر ناظر اور معراج کی رات حضور علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ کی زیارت کرنا اور حضور علیہ السلام کی [illegible]

کہ بریلویوں نے حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی صاحبؒ پر الزام لگایا کہ معاذ اللہ وہ گستاخ ہے مگر اس پر بات کرنے سے پہلے ہی اللہ نے ایک دوسرے کے ہاتھوں ان کو ذلیل و رسوا کیا اور ایک دوسرے پر کفر و ارتداد کے فتووں کی بوچھاڑ شروع کر دی۔

سیفیوں کی طرف سے سرکانی اینڈ کمپنی کو چیلنج اور سرکانی کی کفریات

بریلویوں کی طرف سے یہ فتویٰ آنے کے بعد مولوی ایز باجا سیفی کے ایک معتقد نے سوشل میڈیا پر بیان ڈالا کہ آخر سرکانی کے شاگردوں نے ہمیں کس بنیاد پر مرتد کہا؟ ہم نے ضروریات دین میں سے کس چیز کا انکار کیا ہے؟ نظام الدین سرکانی تو خود خلیفہ امان گل سیفی کا بیٹا ہے اب یا تو یہ "مرتد" کا بیٹا ہے یا "یہ بدفعلی" سے پیدا ہوا ہے اسی لئے اپنے باپ کی طرف مرتد کی نسبت کر رہا ہے۔ نیز نظام الدین سرکانی ایسا جاہل آدمی ہے کہ اس کے بیان کی ریکارڈنگ ہمارے پاس موجود ہے جس میں یہ کہتا ہے کہ

"اللہ نے بعض انبیاء کو بھیجا جو طریقت نہیں جانتے تھے اور بعض ایسے انبیاء کو بھیجا جو شریعت نہیں جانتے تھے"

معاذ اللہ نبی تو آتا ہی شریعت سکھانے کیلئے جب اسے خود شریعت نہ آتی ہو تو امت کو کیا سکھائے گا؟ اور طریقت باطن کی پاکیزگی کا نام ہے اگر بغیر طریقت انبیاء آئے تھے تو اس کا مطلب ہے کہ ان کا باطن معاذ اللہ صاف نہ تھا؟ اس بیان کی تردید لفظاً تا حال نظام الدین سرکانی اینڈ کمپنی نے نہیں کی۔

مولوی نظام الدین سرکانی بریلوی پر فالج کا حملہ

مناظرے میں اپنے شاگردوں اور مسلک کی اس رسوائی کو نظام الدین سرکانی صاحب برداشت نہ کر سکے اور سوشل میڈیا کی خبروں کے مطابق جس کی اب تک کوئی تردید نہیں آئی ان پر فالج کا حملہ ہو گیا۔ سیفیوں کے بقول چونکہ یہ ہمارے پیر کو کافر و مرتد سمجھتا ہے اس لئے ولی اللہ کی توہین کی وجہ سے اس پر یہ عذاب آیا لیکن میں کہتا ہوں کہ کافر تو وہ پہلے ہی سمجھتا تھا یہ عذاب پہلے کیوں نہ آیا؟ مناظرے کے دو دن بعد ہی اس پر فالج کا اٹیک اس مناظرے

رضاخانی دجل و فریب کا بھانڈا پھوٹ گیا

ایک طرف رضاخانی مولوی اور عوام یہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب نہیں مانتے وہیں دوسری طرح رضا خانیوں کے معتبر مولوی فیض احمد اویسی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب نہ ماننے والوں پر نحوست کے فتوے لگا رہے ہیں

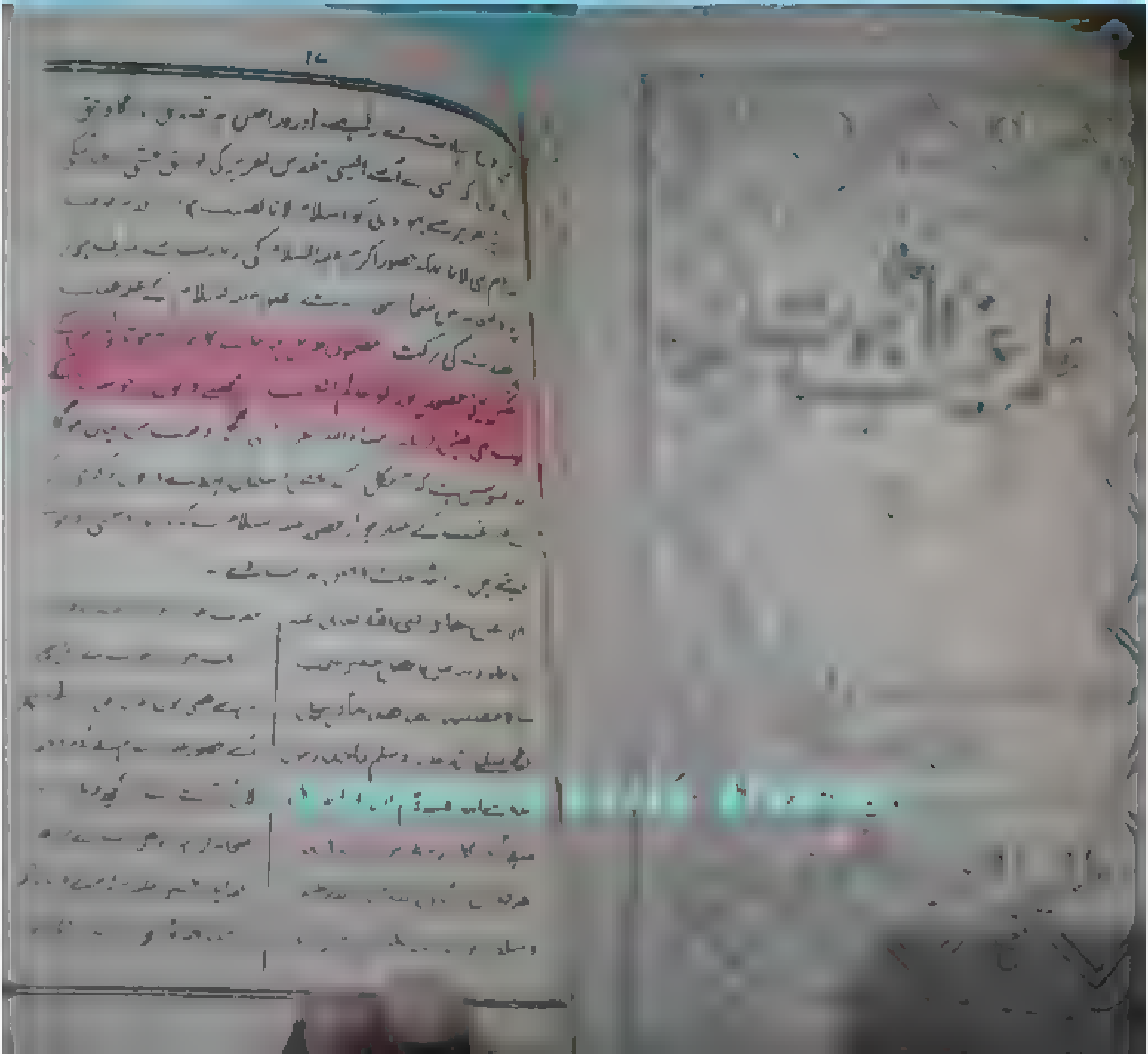

دیوبندی مذہب

—مصنفہ—

مناظر اسلام حضرت مولانا غلام مہر علی صاحب

خطیب اعظم چشتیاں شریف

—ناشر—

مکتبہ حامدیہ گنج بخش روڈ

لاہور

(۱) حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بہت بڑے شیخ ہیں۔ ظاہر کے بھی اور باطن کے بھی۔

(افاضات الیومیہ ج۴ ص۲۳۹، سطر۲)

(۲) بعض اولیاء اللہ ایسے بھی گذرے ہیں کہ خواب میں یا حالت غیبت میں روزمرہ ان کو دربار نبوی میں حاضری کی دولت نصیب ہوتی تھی۔ ایسے حضرات صاحب حضوری کہلاتے ہیں۔ انہیں میں سے ایک حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی ہیں۔ کہ یہ بھی اس دولت سے مشرف تھے اور صاحب حضوری تھے۔

(افاضات الیومیہ ج۱ ص ۔ سطر۱)

شیخ صاحب کے ارشادات سے صاف واضح ہو گیا کہ عقیدہ حاضر ناظر تمام امت محمدیہ کا متفقہ اور اجماعی مسئلہ ہے اور اس پر ایمان لانا دین کی ضروریات سے ہے اور جس طرح عقیدہ ختم نبوت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا منکر جماعت اہل اسلام سے خارج ہے۔ اسی طرح عقیدہ حاضر ناظر کا منکر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق خداداد علم غیب کا منکر بھی اسلام سے خارج ہے اور جس طرح نام نہاد مسلمان مرزائیوں کے عقیدہ ختم النبوت میں اختلاف کرنے سے عقیدہ ختم نبوت مختلف فیہ نہیں ہو سکتا اسی طرح بعض نام نہاد مسلمان دیوبندیوں نجدیوں کے اس عقیدہ میں اختلاف سے یہ ہرگز مختلف فیہ نہیں کہا جا سکتا ہے۔

اور پھر لطف یہ ہے کہ دیوبندی ذریت صرف اپنے قلبی عناد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دشمنی کی وجہ سے ہی آپ کے حاضر ناظر ہونے کے منکر ہیں۔ ورنہ خود دیوبندی اپنے مولویوں کو ہر جگہ حاضر ناظر سمجھتے ہیں۔ چنانچہ ذریت دیوبندیہ کا بیج رشید احمد گنگوہی اپنے مریدین کو ہدایت کرتا ہوا اپنے اور اپنے سب دیوبندی پیشواؤں کو ہر جگہ حاضر ناظر ہونے کا فیصلہ کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

و ہم مرید بہ یقین داند کہ روح شیخ مقید بیک مکان نیست پس ہر جا کہ مرید باشد قریب یا بعید اگرچہ از شخص شیخ دور است اما از روحانیت او دور نیست چوں ایں امر محکم دارد ہر وقت شیخ را بیاد دارد و ربط قلب پیدا آید و ہر دم مستفید بود و چوں مرید در حل واقعہ محتاج شیخ بود۔ شیخ را بقلب حاضر آوردہ بلسان حال سوال کند الخ۔

مرید کو یقین کر لینا چاہیے کہ شیخ کی روح ایک ہی جگہ بند نہیں ہوتی تو مرید جس جگہ بھی ہو، گو جو شیخ کے جسم سے دور ہے مگر اس کی روح سے ہرگز دور نہیں ہے۔ پس ہر واقعہ کے حل میں شیخ سے امداد مانگے کیونکہ وہ ہر معاملہ میں شیخ کا محتاج ہے۔

(امداد السلوک)

ناظرین انصاف تو فرماویں کہ مسلمان اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر ناظر سمجھیں تو مشرک اور دیوبندی اگر اپنے

علی المغیبات کی امتیازی شرط کیساتھ اختلاف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

"إِنَّ الْإِطِّلَاعَ عَلٰى جَمِيْعِ الْمُغِيْبَاتِ لَا يَجِبُ لِلنَّبِيِّ اِتِّفَاقًا وَالْبَعْضُ لَا يَخْتَصُّ بِهٖ"

اس کا مفہوم یہ ہے کہ مغیبات پر اطلاع نبوت کے لئے امتیازی شرط ہونا اس لئے غلط ہے کہ نبی کیلئے جمیع مغیبات پر مطلع ہونے کا عدم وجوب ہمارے اور تمہارے مابین متفقہ مسئلہ ہے اور بعض پر اطلاع نبی کے ساتھ خاص نہیں ہے تو پھر اطلاع علی المغیبات کا نبوت کے لئے امتیازی شرط ہونے کا مطلب ہی کیا رہا۔

(المواقف صفحہ ۳۴۲ مطبوعہ دارالباز مکہ مکرمہ)

مواقف کی اس عبارت کو نظر انصاف سے دیکھنے والا کوئی شخص بھی اس کا پس منظر علم غیب کے مفہوم لغوی اور مفہوم شرعی کا امتیاز قرار دیئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ علم غیب بمعنی جمیع مغیبات کو جاننا نبی کیلئے واجب نہ ہونے کا فلسفہ اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کیلئے واجب اور اس کی صفت مختصہ ہے، جمیع مغیبات کو عدم تناہی اور ازلیت وابدیت اور احاطہ لازم ہونے کی بناء پر نبی کیلئے ممکن ہی نہیں ہے چہ جائیکہ واجب ہو یہی چیز علم غیب کا شرعی مفہوم ہے۔

جس کو امام المتکلمین عضد الملت والدین نے نبی کیلئے غیر ضروری قرار دیا جبکہ اس کے مقابلہ میں بعض مغیبات پر مطلع ہونے کو نبی کے ماسوا اور خلائق کیلئے بھی ممکن تسلیم کر رہے ہیں تو وہ علم غیب کے لغوی مفہوم کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔ اس کی شرح میں میر سید السند نے بھی ان دونوں حصوں کی ایسی تشریح کی ہے جس سے بعض مغیبات پر مطلع ہونے کا تعلق

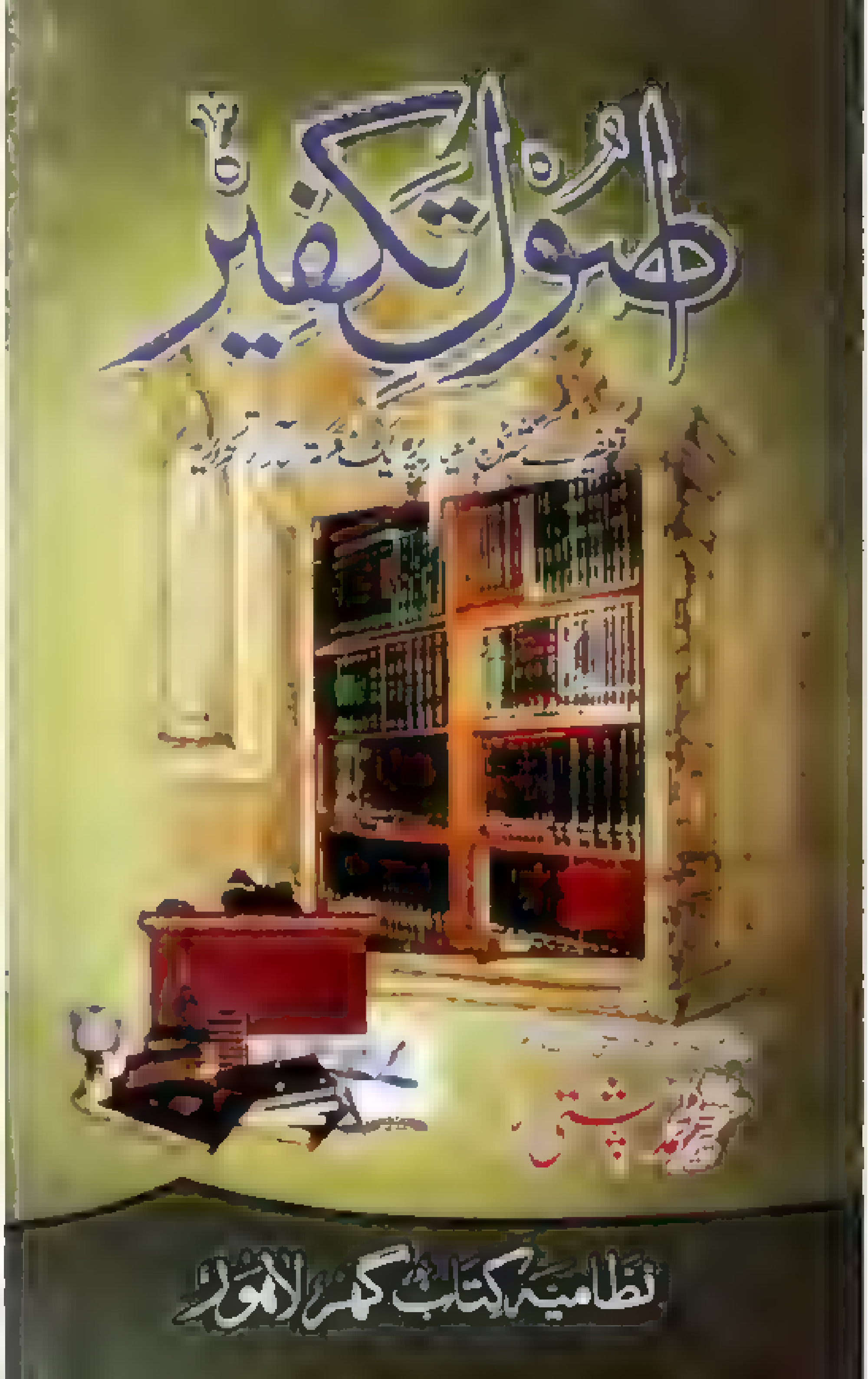

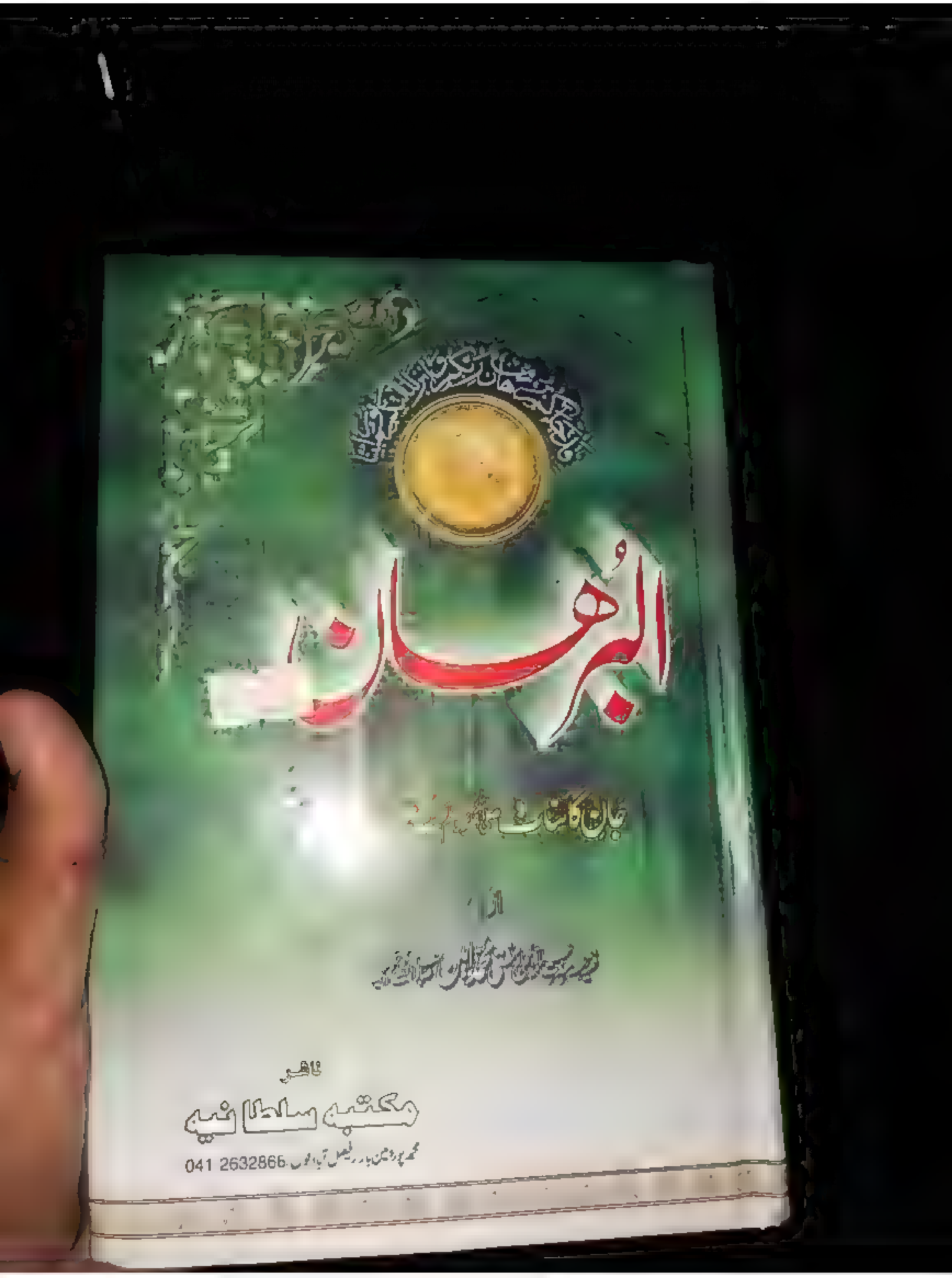
البرہان
از
ناشر
مکتبہ سلطانیہ
041 2632866

نے تو نورِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو نامِ محمد پہلے ہی عطا فرما دیا تھا
اسی وجہ سے سیدی و سندی محدثِ اعظم پاکستان مولانا ابوالفضل
محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے جو لوگ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی ذاتِ والا صفات کے متعلق کہتے ہیں کہ نبی علیہ السلام کو غیب کی
کیا خبر نبی کو فلاں چیز کا علم نہیں تھا، فلاں چیز کا اختیار نہیں تھا
وہ کلمہ یوں نہ پڑھا کریں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
بلکہ وہ یوں پڑھا کریں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ بشر رَسُوْلُ اللّٰہ یا پھر
عیب جوئی چھوڑ دیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ بے عیب ذات میں عیب تلاش
کرنے والوں کو نظرِ بصیرت عطا کرے کہ وہ بھی اس ذاتِ والا
صفات کی شانِ محبوبی کو دیکھ لیں جس ذات کو اللہ تعالیٰ جل جلالہ
محمد بنا کر بھیجا ہے۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بے عیب مانتے
تھے چنانچہ سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں: ؎

خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِّنْ کُلِّ عَیْبٍ
کَاَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَاءُ

یعنی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ ہر عیب سے پاک پیدا کیے گئے ہیں گویا
جیسے کہ آپ چاہتے تھے خالقِ کائنات نے آپ کو ویسا ہی پیدا کیا ہے۔

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ

اور ہم نے آپ پر اس کتاب کو نازل کیا جو ہر چیز کا روشن بیان ہے

تبیان القرآن

جلد سوم

المائدہ ○ الانعام

علامہ غلام رسول سعیدی

شیخ الحدیث دارالعلوم نعیمیہ کراچی ۳۸

ناشر

فرید بک سٹال، ۳۸۔ اردو بازار، لاہور ۲

شیخ شبیر احمد عثمانی متوفی ۱۳۶۹ھ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

یعنی کوئی شخص جو مدعی نبوت ہو اس کا یہ دعویٰ نہیں ہوتا کہ تمام مقدورات الٰہیہ کے خزانے اس کے قبضہ میں ہیں کہ جب اس سے کسی امر کی فرمائش کی جائے وہ ضرور ہی کر دکھلائے یا تمام معلومات غیبیہ و شہادیہ پر خواہ ان کا تعلق فرائض رسالت سے ہو یا نہ ہو اس کو مطلع کر دیا گیا ہے کہ جو کچھ تم پوچھو وہ فوراً بتلا دیا کرے۔

(تفسیر عثمانی بر ترجمہ شیخ محمود الحسن ص ۱۷۷)

مفتی محمد شفیع دیوبندی متوفی ۱۳۹۶ھ اس آیت کے تحت خلاصہ تفسیر میں لکھتے ہیں:

اور نہ میں تمام غیب کی چیزوں کو جانتا ہوں (جو اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے)

(معارف القرآن ج ۳ ص ۳۲۳ مطبوعہ ادارۃ المعارف کراچی ۱۳)

نبی ﷺ کے لیے علم غیب کا ثبوت

مفسرین کرام نے اس آیت میں علم غیب کی نفی کو مطلقاً علم غیب کی نفی پر محمول نہیں کیا، بلکہ اس علم غیب کی نفی پر محمول کیا ہے جو اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن مجید کی دیگر آیات سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا محمد ﷺ کو خصوصاً اور دیگر انبیاء علیہم السلام کو عموماً علم غیب عطا فرمایا ہے۔ ان میں سے بعض آیات حسب ذیل ہیں:

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ (آل عمران: ۴۴)

یہ غیب کی بعض خبریں ہیں جن کی ہم آپ کی طرف وحی فرماتے ہیں۔

انبیاء علیہم السلام کے علم کا ایک ذریعہ وحی ہے، سو جب نبی ﷺ کی طرف غیب کی وحی کی گئی تو آپ کو غیب کا علم ہو گیا۔ چونکہ شرح عقائد میں لکھا ہوا ہے کہ علم کے تین اسباب ہیں۔ حواس سلیمہ، خبر صادق اور عقل (شرح عقائد ص ۱۲) اور جب نبی ﷺ کو غیب کی خبریں دی گئیں تو آپ کو غیب کا علم حاصل ہو گیا۔ قرآن مجید میں ہے:

تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ (ھود: ۴۹)

یہ غیب کی بعض خبریں ہیں جن خبروں کی ہم آپ کی طرف وحی فرماتے ہیں۔

عمومی طور پر انبیاء علیہم السلام کو غیب پر مطلع کرنے کا ذکر ان آیات میں ہے:

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ (آل عمران: ۱۷۹)

اللہ کی یہ شان نہیں کہ وہ تمہیں غیب پر مطلع کرے ہاں (غیب پر مطلع کرنے کے لیے) وہ چن لیتا ہے جسے چاہے اور وہ اللہ کے رسول ہیں۔

عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا ۝ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ (الجن: ۲۶-۲۷)

(اللہ) غیب کا جاننے والا ہے، وہ اپنے غیب کا کسی پر اظہار نہیں فرماتا، سوا ان کے جن کو اس نے پسند فرمالیا، جو اس کے رسول ہیں۔

بعض علماء کی یہ تحقیق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کی طرف صراحتاً علم غیب کی نسبت نہیں کی، بلکہ اظہار غیب اور اطلاع علی الغیب کی نسبت کی ہے۔ اس لیے یوں کہنا چاہیے کہ انبیاء علیہم السلام پر غیب ظاہر کیا گیا یا ان کو غیب پر مطلع کیا گیا اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے غیر سے علم غیب کی بلا استثناء نفی فرمائی ہے، اس لیے یوں نہیں کہنا چاہیے کہ نبی ﷺ کو علم غیب ہے، بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ نبی ﷺ کو علم غیب دیا گیا، یعنی عبارت میں کوئی ایسا قرینہ ہو جس سے معلوم ہو کہ اس علم سے

"عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا ﴿٢٦﴾ إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ فَإِنَّهُ يَسْلُكُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا ﴿٢٧﴾ لِّيَعْلَمَ أَن قَدْ أَبْلَغُوا رِسَالَاتِ رَبِّهِمْ وَأَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَأَحْصَىٰ كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا"

(سورۃ الجن آیت نمبر 26'27,28)

کون سا اہل علم ہو سکتا ہے جو اس آیت کریمہ کے مطابق مقام مدح میں اللہ تعالیٰ کی مراد اس عالم الغیب سے شرعی مفہوم کے سوا کچھ اور کہہ سکے یا علم غیب کے لغوی مفہوم کی طرف اس کا ذہن جا سکے۔ یہی حال حدیث کے حوالے سے بھی ہے کہ جہاں جہاں ذوات قدسیہ انبیاء و مرسلین اور ان کے متبعین کیلئے علم غیب کا ثبوت آیا ہے وہ علم غیب کے لغوی مفہوم پر محمول ہیں اور جہاں پر غیر اللہ سے علم غیب کی نفی مذکور ہوئی ہے وہیں پر علم غیب کے مدلول شرعی والا مفہوم معتبر ہے۔ سلف صالحین کے طبقہ مفسرین سے لیکر طبقہ محدثین تک اور طبقہ فقہاء سے لیکر طبقہ عرفاء تک، جس نے بھی اس حوالے سے کوئی کلام کیا ہے ان سب کا یہی حال ہے کہ جس نے غیر اللہ کیلئے ثابت کیا ہے اس کے لغوی مفہوم کو پیش نظر رکھ کر ایسا کیا ہے اور جنہوں نے اسے ممنوع و ناجائز ہونے کا قول کیا ہے ان کے پیش نظر اس کے شرعی مفہوم کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔

☆☆☆☆☆☆

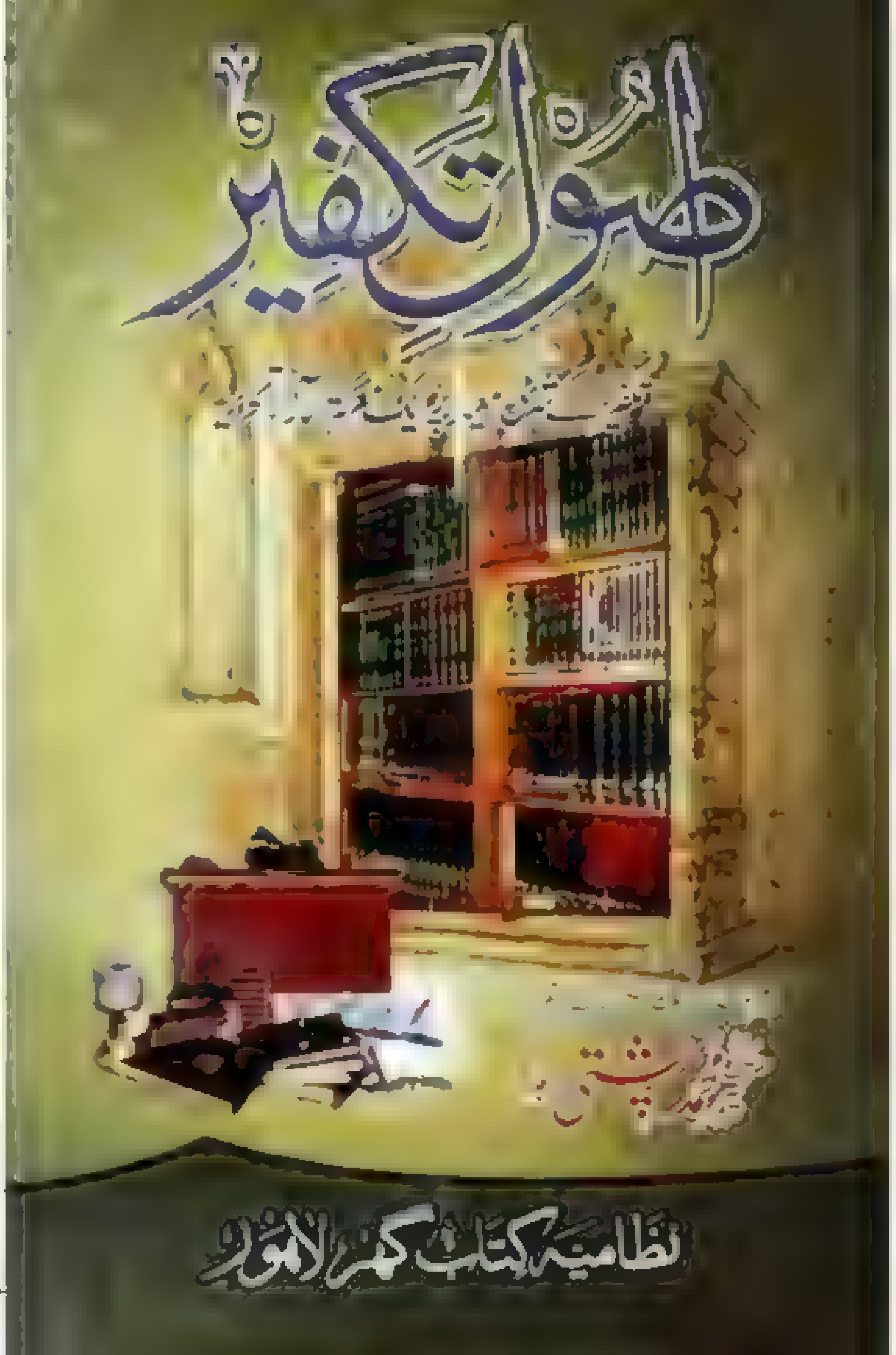

تک کہ انہیں اور ان کی ماں صدیقہ بتول [illegible]
جھوٹا لکھا حتی کہ دربارہ حدیبیہ خود شان اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible]
یحییٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعریف ہی کی (یہ فرما کر ارشاد فرمایا کہ) اس پر بھی [illegible]
کا الزام دیتے ہیں اور اللہ و رسول کو گالیاں دیں تو کوئی بات ہی نہ ہوئی وہ تحقیق ہے۔۔۔
تہذیب ہی نہ کوئی بری بات۔ ادھر سے ان کی اس ناپاک حرکت پر کافر کہا اور بس تحقیق و سب
تہذیب سب کچھ ہو گئی۔ ہاں ہاں اللہ و رسول کی شان میں جو گستاخی کرے گا اسے ضرور [illegible]
کہا جائے گا کسے باشد اور واللہ کہ یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ اللہ و رسول جل وعلا و
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احکام بیان کرتا ہوں میں تو ان کا چپراسی ہوں چپراسی کا کام یہی
سرکاری حکمنامہ پہنچانا ہے نہ کہ اپنی طرف سے کوئی حکم لگانا اللہ کے کرم سے امید کہ وہ قبول
فرمائے، آمین۔

عرض:۔ حضور علم ماکان ومایکون حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاصل ہے، مگر بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ فرمایا گیا تو شعر کا علم نہ ہوا۔

ارشاد:۔ جب علم کسی فن کی طرف نسبت کیا جائے تو اس کے معنی دانستن نہیں ہوتے بلکہ ملکہ واقتدار جیسے کہا جاتا ہے کہ فلاں گھوڑے پر چڑھنا جانتا ہے اس کے یہ معنی نہیں کہ اس کا جو مفہوم ہے وہ اس کے ذہن میں ہے بلکہ یہ کہ قدرت رکھتا ہے یا یہ کہ گھوڑے پر چڑھنا نہیں جانتا تو یہ مطلب نہیں کہ جو اس کا مفہوم ہے وہ اس کے ذہن میں نہیں کہ غیر کو گھوڑے پر سوار دیکھا تو اس کا مفہوم اس نے ضرور جانا، ہاں قدرت نہیں رکھتا، حدیث میں ارشاد ہوا۔ عَلِّمُوْا اَبْنَآءَکُمُ الرَّمْیَ وَالسِّبَاحَةَ، اپنے بیٹوں کو تیراندازی اور تیرنا سکھاؤ کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ ان کے مفہوموں کا ان کو تصور کرادو بلکہ یہ کہ ان فنون کو ان کے قابو میں کردو کہ تیر نشانے پر لگ سکیں اور دریا تیر سکیں تو آیہ کریمہ کے یہ معنی نہیں کہ اوروں کے اشعار حضور کے علم میں نہیں، بلکہ یہ معنی کہ حضور کو ہم نے شعر گوئی پر قدرت نہیں

دی اور نہ یہ حضور کے لائق۔

صحابہ قصائد عرض کرتے کیا ان کے اشعار ہمارے حضور کے علم میں نہ آتے بلکہ بعض بعض مواقع پر اصلاح فرمائی ہے۔ کعب بن زہیر اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قصیدہ نعتیہ میں عرض کیا۔

إِنَّ الرَّسُوْلَ لَنَارٌ يُسْتَضَاءُ بِهٖ

وَصَارِمٌ مِنْ سُيُوْفِ الْهِنْدِ مَسْلُوْلُ

ارشاد ہوا نار کی جگہ نور کہو اور سیوف الہند کی جگہ سیوف اللہ، جب بعض اشعار دیگراں علم اقدس میں آنا منافی کریمہ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ نہ ہوا تو جمیع اشعار اولین وآخرین مکتوبات لوح مبین کو علم اقدس کا محیط ہونا کیا منافی ہوسکتا ہے جو ایجاب جزئی کسی سلب کلی کا نقیض نہیں اس کا ایجاب کلی بھی یقیناً منافی نہیں البتہ ملکہ شعر گوئی حضور کو عطا نہ ہوا اور اس پر بھی رب العزت نے دفع وہم فرمادیا کہ یہ کوئی خوبی نہ تھی جو ہم نے ان کو نہ دی بلکہ وَمَا يَنْبَغِيْ لَهٗ یہ ان کی شان رفیع کے لائق ہی نہیں تو ان کے حق میں منقصت تھی اور وہ جمیع نقائص سے منزہ ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ بلکہ شعر گوئی بالائے طاق، اگر نادراً کبھی دوسرے کا شعر پڑھتے تو اسے وزن سے ساقط فرمادیتے۔ لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شعر

سَتُبْدِيْ لَكَ الْاَيَّامُ مَا كُنْتَ جَاهِلًا

وَيَاْتِيْكَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَّمْ تُزَوِّدْ

کا مصرعہ دوم یوں پڑھتے، ع۔ وَيَاْتِيْكَ مَنْ لَّمْ تُزَوِّدْ بِالْاَخْبَارِ۔

اس پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو شعر سے منزہ فرمایا ہے۔ شاعر نے یوں کہا ہے۔

وَيَاْتِيْكَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَّمْ تُزَوِّدْ۔

عرض:۔ فلاسفہ کہتے ہیں کہ جزء لا یتجزی باطل ہے۔ اگر باطل مانا جائے اور ہیولیٰ اور صورت کی قدامت باطل کردی جائے تو اسلام کے نزدیک اس میں کیا برائی ہے؟۔

کردہ کو حرام یا حرام کردہ کو حلال کیا جائے کیونکہ یہ تو کفر خالص ہے اور اس میں جواز یا عدم جواز کا نزاع دیوبند کے کسی فاضل سے ہی متصور ہو سکتا ہے

سرفراز صاحب نے اس دعوی پر ایک اور حدیث پیش کی ہے جس کے استدلال کا بنیادی نقطہ پیش خدمت ہے۔

الا انی لا احل الا ما احل اللہ فی کتابہ و لا احرم الا ما حرم اللہ عزوجل فی کتابہ۔	خبردار میں نہیں حلال کرتا کسی شئی کو مگر جسے اللہ نے اپنی کتاب میں حلال کیا اور حرام نہیں کرتا کسی شئی کو مگر جسے اللہ نے اپنی کتاب میں حرام کیا۔

یہ حدیث اپنے ظاہر پر محمول نہیں ہے ورنہ ان بے شمار احادیث سے تعارض لازم آئے گا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کثیر اشیاء کی حرمت یا حلت کو بیان فرمایا اور ان کا قرآن میں ذکر نہیں۔ اور ان کی حرمت صرف حدیث رسول سے ثابت ہے۔ اس معمہ کو وہ خود ہی حل کریں کہ درندوں اور گدھوں کا گوشت کھانے سے اب بیچارہ جائز ہے کیونکہ کتاب اللہ میں تو ان کی حرمت کا کوئی ذکر نہیں۔ دیوبند کے اکابر نے کوے کو حلال کیا اور اصاغر نے درندوں اور گدھوں پر بھی ہاتھ صاف کر دیا آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔ آدم برسر مطلب۔

مذکورہ بالا وجوہات کی بنا پر یہ حدیث اپنے ظاہر پر محمول نہیں ہے اور اس کا صاف اور بے غبار مفہوم یہی ہے کہ دین میں سے الحاق کردہ اور منصوص احکام میں حلال اور حرام وہی ہیں جن کا ذکر کتاب اللہ میں ہے اور یہ بات ہمارے دعوی کے کسی طرح منافی نہیں ہے۔

علماء امت اور تفویض احکام

سرفراز صاحب نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے تفویض کی نفی کرنے کے لئے علماء امت کے چند حوالے پیش کئے ہیں چنانچہ امام عبدالوہاب شعرانی مرجع الصوفیہ شیخ اکبر کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

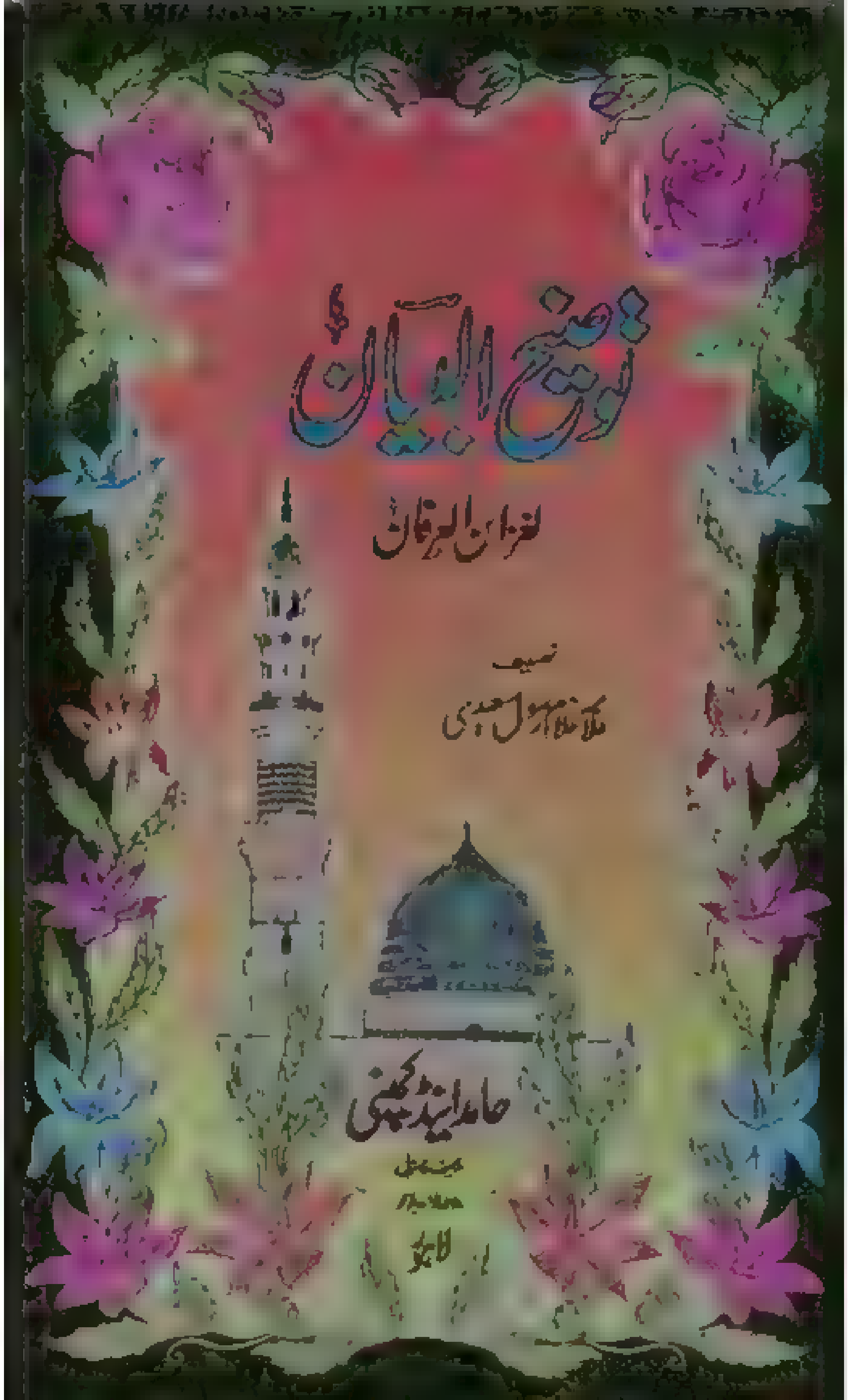

غلام رسول سعیدی (بریلوی)"" کہ نبی پاک ﷺ کو علم نہ تھا کہ آپ کی پشت پر کیا چیز رکھی گئی ہے۔

شرّح صحیح مسلم جلد 5 ص564

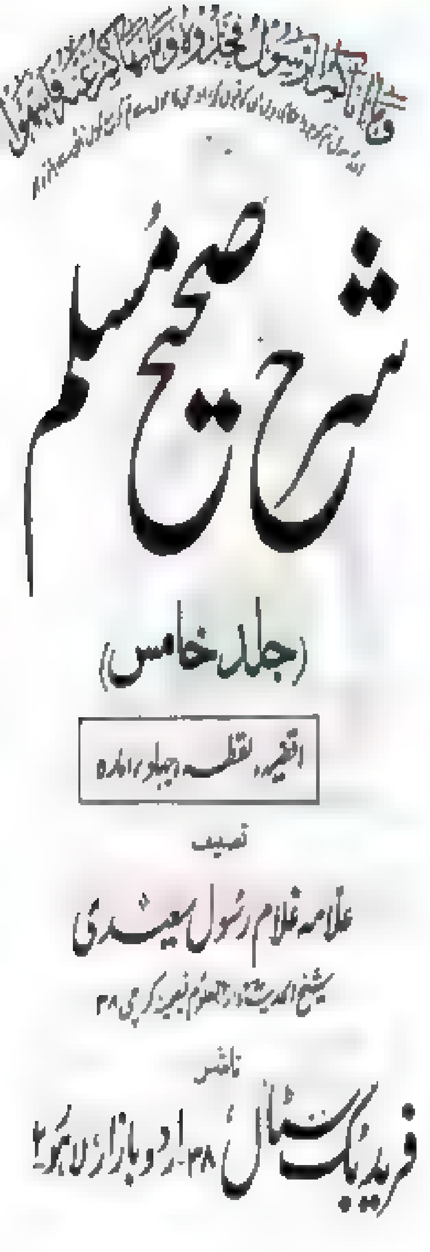

وتبعه المصنف ؎

کے پیٹ میں یہ کمال کٹ یا پھٹ جائے تو ماں اور بچہ دونوں ہلاک ہو جاتے ہیں، علامہ جوہری نے بھی اسی طرح ذکر کیا ہے البتہ علامہ جوہری اور علامہ ہروی نے سلیٰ کو ان جھلیوں کے ساتھ مختص کیا ہے اور [illegible] کے ساتھ خاص کیا ہے اور علامہ ابن سیدہ نے اس کو عام قرار دیا ہے اور مصنف بھی انہیں کے تابع ہے۔

علامہ زرکشی، علامہ ابی مالکی، علامہ ابن حجر عسقلانی اور علامہ بدرالدین عینی نے بھی "سلیٰ" کا یہی معنی بیان کیا ہے۔

اردو میں "سلیٰ" کو جھلی کہتے ہیں، لیکن قرائن سے یہ متعین ہے کہ یہاں سلیٰ سے [illegible] اوجھڑی مراد ہے، کیونکہ مشرکین کا مقصود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت اور تکلیف پہنچانا تھا اور جھلی اس قدر خفیف اور باریک ہوتی ہے کہ اس کو پشت پر رکھنے سے کوئی وزن اور تکلیف نہیں ہوتی، ثانیاً حدیث میں ہے کہ جب مشرکین نے آپ کی پشت پر سلیٰ رکھ دی تو آپ نے سجدہ سے سر نہیں اٹھایا، حتیٰ کہ حضرت فاطمہ نے آکر اس کو آپ کی پشت سے اٹھا کر پھینک دیا، اس سے بھی معلوم ہوا کہ سلیٰ کوئی بھاری اور وزنی چیز تھی [illegible] علامہ نووی، علامہ ابن حجر عسقلانی، علامہ عینی اور دیگر شارحین نے سلیٰ کے رکھنے سے جو مسائل مستنبط کیے ہیں اس سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ اوجھڑی تھی۔ علامہ نووی لکھتے ہیں:

اس حدیث میں یہ اشکال ہے کہ جب آپ کی پشت پر نجاست رکھ دی گئی تو پھر آپ کس طرح بدستور نماز پڑھتے رہے؟ قاضی عیاض مالکی نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ یہ نجس نہیں تھی کیونکہ گوبر اور خون کا ظرف [illegible] دونوں پاک ہیں [illegible] علامہ نووی لکھتے ہیں یہ جواب صرف امام مالک اور ان کے موافقین کے مذہب پر صحیح ہے، کیونکہ ان کے نزدیک [illegible] کا گوشت حلال ہے اس کی لید بھی پاک ہے اور امام شافعی، امام ابو حنیفہ اور جمہور فقہاء کے نزدیک یہ نجس ہے اور قاضی عیاض نے دوسرا جواب ذکر کیا ہے یہ باطل ہے کیونکہ سلیٰ نجاست کو متضمن ہے [illegible] نیز وہ مشرکین کا ذبیحہ تھا اس لیے "سلیٰ" بھی نجس تھی اور اس کا گوشت بھی نجس تھا اور اس کے تمام اجزاء نجس تھے، صحیح جواب یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو علم نہیں تھا آپ کی پشت پر کیا چیز رکھی گئی ہے اس لیے آپ نے طہارت [illegible] کے حکم کو باقی رکھا، اس کیا معلوم نہیں یہ نماز فرض تھی یا نہیں اگر فرض تھی تو اس کا اعادہ واجب تھا یا نہیں اور اگر اس کا اعادہ واجب تھا تو وقت میں بہرحال گنجائش تھی۔ ؎

١۔ علامہ سید محمد مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی متوفی ١٢٠٥ھ، تاج العروس شرح القاموس ج ١٠ ص ١٨٢، مطبوعہ المطبعۃ الخیریہ مصر ١٣٠٦ھ

٢۔ علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی ٦٧٦ھ، شرح مسلم ج ٢ ص ١٠٨، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی، ١٣٧٥ھ

٣۔ علامہ ابو عبد اللہ محمد بن خلفہ وشتانی ابی مالکی متوفی ٨٢٨ھ، اکمال اکمال المعلم ج ٥ ص ١٢٣، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

٤۔ حافظ شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی متوفی ٨٥٢ھ، فتح الباری ج ١ ص ٣٥٢، مطبوعہ دار نشر الکتب الاسلامیہ لاہور

٥۔ حافظ بدر الدین محمود بن احمد عینی متوفی ٨٥٥ھ، عمدۃ القاری ج ٤ ص ١٨٢، مطبوعہ ادارۃ الطباعۃ المنیریہ مصر ١٣٤٨ھ

٦۔ علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی ٦٧٦ھ، شرح مسلم ج ٢ ص ١٠٨، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی، ١٣٧٥ھ

الله

ذکر بالجہر

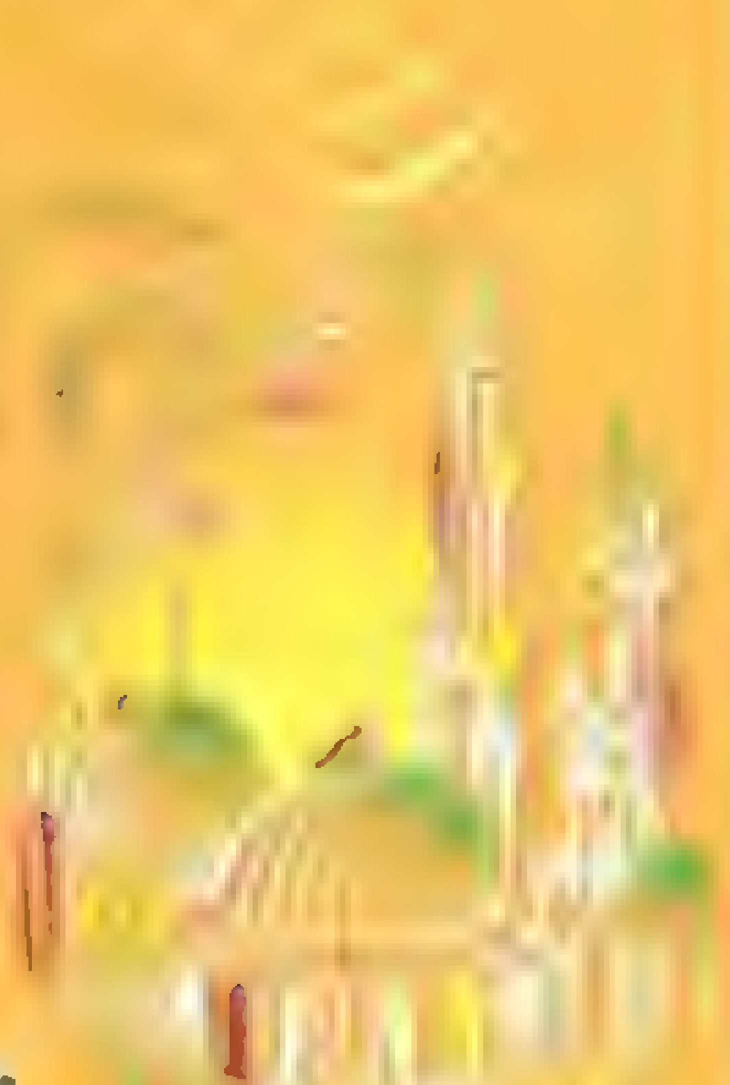

فرید بک سٹال لاہور

میں سند صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے اور اس کی سند میں ابراہیم بن محمد نام کا جو راوی ہے وہ الفزاری ہے نہ کہ الاسلمی اور جرح اور طعن جس راوی کے بارے میں سرفراز صاحب نے پیش کی ہے وہ درحقیقت ابراہیم بن محمد اسلمی ہے اور سند حدیث میں جو راوی ہے وہ ابراہیم بن محمد فزاری ہے اور اگر ضد و عناد کی بنا پر اس راوی کو اسلمی ہی قرار دیا جائے پھر بھی کوئی مضائقہ نہیں ہے کیونکہ امام شافعی جیسے صاحب فن اور دوسرے ائمہ حدیث نے اس کی تعدیل بھی کی ہے اس لئے یہ جرح صحت حدیث کے لئے مضر نہیں ہے اور اگر بالفرض یہ راوی ضعیف بھی ہو تو کیا حرج ہے کیونکہ حدیث ضعیف سے مستحب سے لے کر واجب تک تمام احکام ثابت ہو جاتے ہیں۔

حدیث ابن الزبیر پر عقلی اعتراض کا جواب

خود سرفراز صاحب کو بھی یقین تھا کہ ابراہیم بن محمد پر جرح کے سلسلے میں انہوں نے جو مغالطہ دیا ہے وہ قائم نہیں رہ سکے گا اور اس سلسلے میں انہوں نے الفاظ و معانی کی جو عمارت قائم کی ہے وہ جھاگ کی طرح بیٹھ جائے گی چنانچہ وہ یہ تحریر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں :-

اگر بالفرض اس روایت کو صحیح بھی تسلیم کر لیا جائے تو اس کا وہی جواب کافی ہے جو حضرت امام شافعی نے دیا ہے کہ بر بنائے تعلیم جواز محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بآواز بلند سے پڑھا ہے کہ اس پر مداومت نہ فرمائی اور حضرت امام شافعی کے حوالے سے یہی جواب شراح حدیث اور حضرات فقہاء اسلام نے نقل کیا ہے۔[۱]

الجواب

حضرت امام شافعی فن حدیث کے ایک جلیل القدر امام ہیں اور روایت پر جرح و تعدیل کے سلسلے میں ان کی رائے بڑی وقعت اور اہمیت کی حامل ہے لیکن حدیث رسول

کے مقابلہ میں جب وہ کوئی بات محض اپنی رائے سے کہیں گے تو اس کا کوئی وزن نہیں ہوگا

سرفراز صاحب! اللہ تعالیٰ رحمت ... پھر بھی اگر حدیث رسول سے خلاف صحابہ بھی کوئی بات محض اپنی رائے سے کہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی وامی) کے مقابلہ میں ان کی رائے کا بھی کوئی اعتبار نہیں ہوگا۔

کس قدر حیرت کی بات ہے کہ جرح و تعدیل جو امام شافعی کا میدان ہے وہاں تو سرفراز صاحب امام شافعی کی رائے کو اجتہادی غلطی قرار دینے پہ ادھار کھائے بیٹھے ہیں اور حدیث اور عہد رسالت کے معمول کے خلاف ان کی رائے کو جو فی الحقیقت ان کی اجتہادی غلطی ہے، خود وہاں رہتے ہیں مگر دوسروں سے بھی بہ زور منوانا چاہتے ہیں۔ بہرحال لکم دینکم ولی دین! لیکن سب آپ کے لئے امام شافعی کی رائے کافی ہو لیکن ہم دامن رسالت کو چھوڑ کر کہاں جائیں اور یہ بھی کہہ سکتے ہیں؟ ؎

نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم
چوں غلام آفتابم ہمہ ز آفتاب گویم

حدیث قدسی

بخاری و مسلم میں ایک حدیث قدسی ہے جسے مشکوٰۃ نے نقل کیا ہے:۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ تعالٰی انا عند ظن عبدی بی وانا معہ اذا ذکرنی فی نفسہ ذکرتہ فی نفسی وان ذکرنی فی ملأ ذکرتہ فی ملأ خیر منھم ؎

" حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں اور جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، اگر وہ تنہا میرا ذکر کرے تو

ؔ مشکوٰۃ شریف ، ص ۱۹۶۔

افضلیت کی دلیل — فرشتے انسان سے زیادہ علم رکھتے ہیں [illegible]

پہلا قول: فرشتے انسان سے زیادہ علم والے ہیں، یہ دلیل یوں ہے کہ حضرت جبریل امین علیہ السلام حضرت محمد ﷺ کے معلم ہیں جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے

عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى (النجم ۵) انہیں سکھایا سخت قوتوں والے طاقتور نے

اور معلم کا متعلم سے زیادہ علم والا ہونا ضروری ہے

علوم کی دو اقسام

ہم علوم کی دو اقسام ہیں

پہلی قسم علوم جنہیں عقل کے ذریعے حاصل کیا جاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کا علم ان میں کوئی شک نہیں ہو سکتی۔ حضرت جبریل علیہ السلام سے [illegible] حضرت محمد ﷺ [illegible] معرفت الٰہی میں [illegible] ہے۔

[illegible]

دوسری قسم علوم جن تک رسائی سوائے وحی الٰہی کے کسی کی نہ ہو [illegible] حضرت محمد ﷺ [illegible] علیہ السلام [illegible]
[illegible]

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ — کہہ دیجئے کیا علم والے اور بے علم برابر ہیں

(الزمر ۹)

سوال: [illegible]

فضل قدیر

ترجمہ

جلد ۲

تفسیر کبیر

تصنیف

امام فخر الدین محمد بن عمر رازی

مترجم

مفتی محمد خان قادری

مرکز تحقیقات اسلامیہ

[illegible]

Scanned by CamScanner

Scanned by CamScanner

وہابیہ پر غضبوں کی ترقیاں

۱۔ ان پر پہلا غضب ائمہ کے اقوال تھے، کہ دریا سے قطرہ عرض کئے ان پر تو یہیں تک تھا کہ سب ائمہ دین، ان مخالفین دین کے مذہب پر معاذ اللہ کافر و مشرک ٹھہرتے ہیں۔

۲۔ دوسرا غضب اُس سے زیادہ آفت اُس حدیث ابن عباس میں تھی کہ معاذ اللہ عبداللہ ابن عباس، خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے علم غیب بتا کر کافر قرار پاتے ہیں۔

۳۔ تیسرا غضب اس سے عظیم تر اشد آفت، مواہب شریف اور زرقانی کی عبارات میں تھی کہ نہ صرف عبداللہ ابن عباس بلکہ عام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب پر ایمان لاکر پر وہابیہ کے دھرم میں کافر ہوئے جاتے ہیں۔

۴۔ چوتھا غضب اس سے سخت تر ہولناک آفت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی دوسری حدیث میں تھی کہ سیدنا خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ نبی ہیں خود اپنے لئے علم غیب بتا کر معاذ اللہ (خاک بدہن وہابیہ) کافر ٹھہرتے ہیں ۱؎

۵۔ پانچواں غضب اُس سے بھی انتہا درجہ کی حد سے گذری ہوئی آفت کہ سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ اجماعاً، قطعاً، یقیناً، ایماناً، اللہ کے رسول و نبی اور اولوالعزم من الرسل سے ہیں وہابیہ کی تکفیر سے کہاں بچتے ہیں ۲؎

خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود ان سے کہا کہ مجھے علم غیب ہے جو آپ کو نہیں اور موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس پر کچھ انکار نہ فرمایا۔ کیا اس پر ایک وہابی نہ کہے گا کہ افسوس ایک ناؤ کا تختہ توڑ دینے یا گرتی دیوار بے اُجرت لئے سیدھی کر دینے پر وہ اعتراض کہ باوصف وعدہ صبر نہ ہو سکا اور وہابی شریعت کی رو سے مونہہ بھر کلمۂ کفر سنا اور شربت کا سا گھونٹ پی کر چُپ رہے۔

خیر ان سب آفتوں کا وہابیہ کے پاس تین کھارتوں سے علاج تھا۔

۱؎ وہابیہ کے نزدیک حضرت خضر کافر۔ نہی بلکہ بریلوی کے نزدیک کیو کہ انھوں نے انکار کیا ہے

۲؎ وہابیہ کے نزدیک حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی کافر۔

Scanned by CamScanner

رسالت والوہیت میں گستاخی صحابہ وملائکہ کو سب وشتم کا نشانہ بنانے کے سبب کافر یا گمراہ ہیں مگر یہاں ہم وہابی دیو بندی مکتب فکر کے لوگوں کے افکار وعقائد کا جائزہ لیتے ہیں اور احادیث کی روشنی میں واضح کرتے ہیں کہ کہاں تک اسلام والے ہیں؟ اپنے دعویٰ حق میں کتنے سچے ہیں؟ پھر ان سے متعلق احکام اسلام بیان کرتے ہیں کیونکہ انھیں دونوں فرقوں سے عام طور پر مسلمان شب وروز اپنے دینی و دنیوی معاملات کرتے رہتے ہیں تو اہل حق وانصاف پر پوشیدہ نہیں کہ رب قدیر جل مجدہ تعالیٰ کو تمام عیوب ونقائص سے پاک اور منزہ ماننا اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آخری نبی اور عالم غیب اور تمام مخلوقات سے افضل وبرتر جاننا ماننا ضروریات دین سے ہے اس پر تمام علمائے حق وائمۂ حل وعقد ودانشوران مذہب برحق کا اجماع ہے۔ جو مذکورہ باتوں میں سے کسی بھی بات کا انکار کرے وہ کافر ہے۔

☆ اور وہابی، دیو بندی مکتب فکر کا عقیدہ ہے کہ (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے اور سارے برے بھلے کام کرسکتا ہے اور اگر نہ کر سکے تو اس کے لیے کوئی کمال نہیں۔ چنانچہ محمود الحسن دیو بندی لکھتے ہیں۔

سب جانتے ہیں کہ ذات تعالیٰ شانہ سے افعال قبیحہ کے صدور کی نوبت نہیں آسکتی لیکن افعال قبیحہ کو مثل دیگر ممکنات ذاتیہ مقدور باری جملہ اہل حق تسلیم فرماتے ہیں کیونکہ خرابی ہے تو انکے صدور میں ہے نفس مقدوریت میں اصلاً کوئی خرابی نہیں آتی اگر ہوتا ہے تو کمال قدرت ثابت ہوتا ہے بلکہ امور مذکورہ کو قدرت سے خارج کرنے میں عموم قدرت علی الممکنات جو داخل کمال اور مسلمات اہلسنت میں سے ہے باطل ہوجائیگا

(جہد المقل ص ۴۱ مطبوعہ مکتبہ بلالی ساڈھورہ)

☆ مولوی اسماعیل دہلوی امام الطائفہ اپنے رسالہ یکروزی میں لکھتے ہیں۔

"پس لانسلم کہ کذب مذکور محال بہ معنی مسطور باشد والا لازم آید کہ قدرت انسانی زائد از قدرت ربانی گردد۔ (یکروزی ص ۱۷ مطبوعہ فاروقی کتب خانہ ملتان)

"حم تنزیل الکتاب من الله العزیز العلیم غافر الذنب وقابل التوب شدید العقاب ذی الطول "......(سورۃ المؤمن : ۳)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

☆☆☆☆☆☆☆

کیا اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ کسی کو علم غیب حاصل ہے؟

(مسئلہ نمبر ۸۳) کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ بعض لوگ حضور ﷺ کو عالم الغیب مانتے ہیں مہربانی فرما کر قرآن وحدیث کی روشنی میں تفصیلی فتویٰ صادر فرمائیں۔

الجواب باسم الملک الوهاب

علم غیب دراصل غیر مشاہدات للناس کے جاننے کو کہتے ہیں جو عام آدمیوں کے علم میں نہ ہو، پھر اس کی دو قسمیں ہیں (۱) علم غیب ذاتی (۲) علم غیب عطائی۔

(۱) علم غیب ذاتی کلی اس کو کہتے ہیں کہ تمام اشیاء مغیبات ہوں یا ظاہر ہوں، ان کو بغیر اعلام کے جاننا یہ صفت صرف اور صرف اللہ جل شانہ کی ذات کے ساتھ خاص ہے۔

(۲) علم غیب عطائی وہ ہے جو بطور وحی یا کشف وکرامات والہام کے ذریعہ ہو جن حضرات کو علم غیب بذریعہ وحی وغیرہ حاصل ہوتا ہے وہ حضرات انبیاء کرام ہیں اور جن حضرات کو علم غیب بذریعہ کشف والہام حاصل ہو وہ حضرات اولیاء کرام ہیں اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کو مخلوقات میں سب سے زیادہ علم عطاء کیا گیا مگر اللہ تعالیٰ کے علم کے مساوی یعنی ہر وقت ہر چیز کا ہر جگہ پر علم نہیں رکھتے۔

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

"وبالجملة فالعلم بالغیب امر تفرد به سبحانه ولا سبیل للعباد الیه الا باعلام منه والهام بطریق المعجزة او الکرامة او الارشاد الی الاستدلال بالامارات فیما یمکن فیه ذلک " (شرح الفقه الاکبر : ۱۵۱)

"ثم اعلم ان الانبیاء علیهم الصلاة والسلام لم یعلموا المغیبات من الاشیاء الا ماعلمهم الله تعالی احیانا" . ..(شرح الفقه الاکبر : ۱۵۱)

"لوکنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر" . ..(سورۃ اعراف : ۱۸۸)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

☆☆☆☆☆☆☆

جلد اول

ارشاد المفتین

ولی کامل فقیہ العصر مفتی اعظم شیخ الحدیث والتفسیر حضرت اقدس

حضرت مولانا مفتی **حمید اللہ جان** صاحب نور اللہ مرقدہ

مکتبۃ الحسن

ذاتی آپ کا کوئی ثابت کرے۔ (محمد سرفراز خاں صفدر، عبارات اکابر ص ۱۸۰۔۱۸۱)

لیجئے جناب! اب ہم نے آپ کی اعتماد کردہ اور نقل کردہ عبارت سے ذاتی اور عطائی کی تقسیم ثابت کردی ہے۔

عدم توجہ، عدم علم کو مستلزم نہیں

اور علم کے باوجود توجہ نہ ہونے کے بارے میں خلیل احمد صاحب لکھتے ہیں:

ہاں کسی جزوی حادثہ حقیر کا حضرت کو اس لئے معلوم نہ ہونا کہ آپ نے اس کی جانب توجہ نہ فرمائی آپ کے اعلم ہونے میں کسی قسم کا نقصان پیدا نہیں کرسکتا۔

(خلیل احمد انبیٹھوی المہند علی المفند مع رسائل ص ۲۳۹)

یہی عبارت بعینہٖ مخالف مذکور نے بھی "عبارات اکابر" ص ۱۸۸ پر نقل کی ہے۔

خلاصہ یہ کہ مخالف مذکور نے بڑے طنطنہ سے یہ کہا تھا کہ ذاتی اور عطائی کی تقسیم باطل ہے اور ہم نے ان کو اور ان کے اکابر کے قلم سے اسی تقسیم کو ثابت کردیا ہے۔ وللہ الحمد ؎

نگاہِ شوخ کی کوتاہیوں کو کیا کہا جائے
کہ اپنی جنبش پیہم کے افسانے نہیں دیکھے

یہاں تک ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم تدریجی، نبوت سے پہلے غیب کا علم، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم پر علم غیب کا اطلاق ذاتی اور عطائی کا ثبوت بیان کیا ہے۔ اب ہم آپ کے سامنے علم کے بارے میں اہل سنت کا مسلک، اس پر دلائل اور علماء اسلام کی عبارات پیش کریں گے۔ گفتگو لمبی ضروری ہو جائے گی مگر کیا کریں کہ ؎

تمہارے ہی فریب حسن کا میں زخم خوردہ ہوں
تمہیں ہر حال میں سننی پڑے گی داستاں میری

علم کلی کے بارے میں اہل سنت کا مسلک

اہل سنت کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کائنات کے ہر ذرہ کا علم تفصیلی عطا فرمایا ہے۔ لیکن یہ عقیدہ قطعی نہیں ہے کہ اس کا منکر کافر ہو۔ بعض علماء اسلام نے حضور کے لئے کائنات کا علم تفصیلی نہیں مانا۔ بعض نے روح کے علم میں اختلاف کیا۔ بعض نے امور

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تمام واقعات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بیان فرمائے ہیں اور علماء اسلام نے تصریح کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام اولین اور آخرین کا علم عطا فرمایا ہے اور کل غیب پر مطلع کیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس علم کے ثابت کرنے کو مخالف مذکور کفر قرار دیتے ہیں۔ لکھتے ہیں:

خان صاحب کا یہ دعویٰ ہے کہ روزِ ازل (اول وضاحت از مصنف) سے روزِ آخر تک کی تمام اشیاء اور ہر ذرہ ذرہ کا تفصیلی علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے ایک نرا کفریہ دعویٰ ہے۔

(محمد سرفراز خان صفدر، اتمام البرہان ص ۲۶)

مخالف مذکور نے حضور کے لئے علم "ما کان و ما یکون" (جو ہو چکا اور جو ہوگا کا علم) ثابت کرنے کو بھی کفر لکھا ہے۔ اب ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ علم "ما کان و ما یکون" کا اصل مصدر کیا ہے اور مستند علماء اسلام میں سے کن کن حضرات نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے "ما کان و ما یکون" کا علم ثابت کیا ہے؟

اس سے پیشتر کہ ہم علم "ما کان و ما یکون" کا بیان کریں ایک بار پھر یہ تصریح کر دیتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے علم کلی، کل غیب یا "ما کان و ما یکون" ماننا فرض ہے، نہ واجب، نہ اس کے انکار سے کفر لازم آتا ہے۔ اس مسئلہ میں بعض علماء نے نیک نیتی سے اختلاف بھی کیا ہے۔ لیکن صحیح بات یہی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ علم ثابت ہے اور یہی آپ کی شان کے لائق ہے۔

علم "ما کان و ما یکون"

علم "ما کان و ما یکون" پر درج ذیل دلائل ملاحظہ فرمائیں:

عَنْ أَبِي زَيْدٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم الْفَجْرَ وَ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الظُّهْرُ نَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى

ابوزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی اور منبر پر رونق افروز ہوئے اور خطبہ دیا۔ حتیٰ کہ ظہر کا وقت آ گیا پھر منبر سے اترے ظہر پڑھائی پھر منبر پر رونق افروز ہوئے اور

المعجم الكبير

للحافظ أبي القاسم سليمان بن أحمد الطبراني

٢٦٠هـ — ٣٦٠هـ

حققه وخرج أحاديثه

حمدي عبد المجيد السلفي

الجزء الرابع والعشرون

الناشر

مكتبة ابن تيمية

القاهرة ت : ٨٦٤٢٤٠

شعيب اكرام حياتي مرادآبادي

٠٠٠٠٠ (١٤٧) حدثنا عبيد ثنا أبو بكر عن عبدالله بن ادريس عن ليث عن حمير مولى لبني عبس عن مولى لزينب بنت جحش يقال له أبو القاسم عن زينب بنت جحش قالت : تقبل النبي صلى الله عليه وسلم في بيتي اذ أقبل الحسين وهو غلام حتى جلس على بطن رسول الله صلى الله عليه وسلم ، ثم وضع ذكره في سـرته ، قالت : فقمت اليه فقال : « ائتيني بماء » فأتيته بماء فصبه عليه ثم قال : « يغسل من الجارية ويصب عليه من الغلام » .

٠٠٠٠ ـ زينب بنت خزيمة الهلالية
وهي أم المساكين

٠٠٠٠٠ (١٤٨) حدثنا أبو أسامة عبدالله بن محمد بن أبي أسـامة الحلبي ثنا حجاج بن أبي منيع الرصافي ثنا جدي عبيدالله بن زياد عن الزهري قال : تزوج رسول الله صلى الله عليه وسلم زينب بنت خزيمة وهي أم المساكين ، سميت لكثرة اطعامها المساكين ، وهي من بني هلال بن عامر بن صعصعة ، وتوفيت ورسول الله صلى الله عليه وسلم حي

تسمية الا...

٠٠٠٠٠ (١٤٩) حدثنا عمرو بن اسحاق بن ابراهيم بن العلاء الحمصي

---

١٤٧ ـ أنظر (١٤١) المتقدم وفي هذا الاسناد حمير غير أبي القسم وهو الذي ذكره ابن أبي حاتم في الجرح والتعديل (١/١/٣١٧ـ٣١٨) حيث قال : روى عن أبي القاسم مولى زينب ، روى عنه ليث بن أبي سليم ، سمعت أبي يقول ذلك .
وقال (٤/٢/٤٣٦) أبو القاسم مولى زينب بنت جحش روى عن زينب بنت جحش روى عنه حمير ، سمعت أبي يقول ذلك .

١٤٨ ـ قال في المجمع (٩/٢٤٨) ورجاله ثقات .

١٤٩ ـ ورواه أبو داود (٤٠٥٣) واسناده ضعيف لضعف محمد بن اسماعيل بن عياش .

الكشاف

عن

حقائق التنزيل وعيون الأقاويل

في

وجوه التأويل

تأليف

أبي القاسم جار الله محمود بن عمر الزمخشري الخوارزمي

٤٦٧ – ٥٣٨ هـ

المجلد الأول

دار الفكر

بيروت ص.ب ٧٠٦١

[illegible] عنك به تسمية بالمصدر من قولك غاب عن
[illegible] والعرب تسمي المطمئن من الأرض [illegible]
[illegible] يريد بالغيب الخمصة التي تكون [illegible]
[illegible] ولا يحتمل له من قبل وأصله قيل . والمراد به هي الذي
[illegible] أو نصب له دليلا عليه . وهذا لايجوز
[illegible] والموت وما يتعلق به والبعث والنشور والحساب
[illegible] بمعنى غيبة وخفاء فإن قلت [illegible] التصحيح

[illegible] روى بفتح همزة على أنه مكان وبكسرها على
[illegible] بالحفرة في موضع الكثيبة وأصلها حوحة (قوله [illegible]
[illegible] من معنى أن الغيب إذا جعل بمعنى الغائب . وهو تسمية [illegible]
[illegible] (قوله والمراد به) أي من الغيب بمعنى الغائب سواء كان مصدرا أو مخففا
[illegible] اللطيف الخبير عالمين به وهو إشارة إلى تدبير التسمية . كأنه
[illegible] وقد يقال أراد بالأول مانص عليه نفسه . وبالثاني ما نصب عليه
[illegible] أن المراد بالغيب ماذكر والقائم بحر الإطلاق في غيره تعالى
[illegible] أي إذا قيد وقيل أعلمه الله تعالى بغيب أو نصبه عليه دليلا
[illegible] (قوله وما يتعلق بها) أي بالشوت كأحوال محشرت فهو مع دفعه
[illegible] لما أعلمناه بدليل نقلي . وقد فسر ما يتعلق بالموت بشرع
[illegible] ويترك التخصيص في الأمثلة فهو بعض [illegible]
[illegible] كالصراط وتطاير الكتب والميزان وغيرها (قوله [illegible]) من
[illegible] مصنف فيه معنى الاعتراف أو مجاز عن الوثوق
[illegible] وعلى الثاني بمعنى التصديق بلا تضمين . [illegible]
[illegible] كأنهم يؤمنون في حضور لا كمن [illegible]
[illegible] بالمعنى ونسب قدره التصحيح أي معنى شرعه

[illegible]

[illegible] (إذ لا تصحيح مع) قال أحمد رحمه الله [illegible]
[illegible] من ضعف . ومعتقد أهل السنة أن الوجه
[illegible] التصحيح [illegible] وشرعه وأما أنه قال الإعان هو التصديق

تفسير الخازن
المسمى
لباب التأويل في معاني التنزيل
تأليف
علاء الدين علي بن محمد بن إبراهيم البغدادي
الشهير بالخازن
المتوفى سنة ٧٢٥ هـ
ضبطه وصححه
عبد السلام محمد علي شاهين

على الإيمان وقيل نزلت في عك ... ن
عكرمة: لئن أنجانا الله من ... مكة
وأسلم وحسن إسلامه و ... ـي غدار
﴿كفور﴾ يعني جحود

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّ ... يديه شيئاً إنَّ
وَعْدَ ٱللَّهِ حَقٌّ ... عِندَهُۥ عِلْمُ ٱلسَّاعَةِ
وَيُنَزِّلُ ... ـسٌۢ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ
ٱللَّهَ عَلِيمٌ

﴿يوماً لا يجزي﴾ يعني لا يقضي
إن الله ذكر شخصين في غاية الشفقة
ـى فالوالد يجزي عن ولده لكمال شفقته
يوم القيامة فكل إنسان يقول نفسي ولا يهتم
ـد الله حق﴾ قيل إنه تحقيق اليوم معناه اخشوا
يوم ... ـيق بعدم الجزاء يعني لا يجزي والد عن ولده في
ذلك اليوم ... ـ الدنيا﴾ يعني لأنها فانية ﴿ولا يغرنكم بالله الغرور﴾
يعني الشيطان. ... ـى المغفرة. قوله تعالى ﴿إن الله عنده علم الساعة﴾ الآية
نزلت في الحارث بن عمر ... أهل البادية أتى النبي ﷺ فسأله عن الساعة ووقتها وقال إن
أرضنا أجدبت فقل لي متى ينزل ... وأتي حبلى فمتى تلد ولقد علمت أين ولدت فبأي أرض أموت
فأنزل الله هذه الآية (ق) عن ابن عمر أن ... الله ﷺ قال: «مفاتيح الغيب خمس إن الله عنده علم الساعة وينزل
الغيث ويعلم ما في الأرحام وما تدري نفس ماذا تكسب غداً وما تدري نفس بأي أرض تموت إن الله عليم خبير»
ومعنى الآية إن الله عنده علم الساعة فلا يدري أحد من الناس متى تقوم الساعة في أي سنة أو أي شهر أو أي يوم
ليلاً أو نهاراً ﴿وينزل الغيث﴾ فلا يعلم أحد متى ينزل الغيث ليلاً أو نهاراً إلا الله ﴿ويعلم ما في الأرحام﴾ أذكر أم
أنثى أحمر أم أسود تام الخلقة أم ناقص ﴿وما تدري نفس ماذا تكسب غداً﴾ من خير أو شر ﴿وما تدري نفس بأي
أرض تموت﴾ يعني ليس أحد من الناس يعلم أين مضجعه من الأرض في بر أو بحر في سهل أو جبل ﴿إن الله
عليم﴾ يعني بهذه الأشياء وبغيرها ﴿خبير﴾ أي ببواطن الأشياء كلها ليس علمه محيطاً بالظاهر فقط بل علمه
محيط بالظاهر والباطن قال ابن عباس هذه الخمسة لا يعلمها ملك مقرب ولا نبي مصطفى فمن ادعى أنه يعلم شيئاً
من هذه فإنه كفر بالقرآن لأنه خالفه والله تعالى أعلم بمراده وأسرار كتابه.

أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ يُولِجُ ٱلَّيْلَ فِى ٱلنَّهَارِ وَيُولِجُ ٱلنَّهَارَ فِى ٱلَّيْلِ وَسَخَّرَ
ٱلشَّمْسَ وَٱلْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِىٓ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى وَأَنَّ ٱللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ
٢٩ ذَٰلِكَ بِأَنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِ ٱلْبَٰطِلُ
وَأَنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْعَلِىُّ ٱلْكَبِيرُ ٣٠ أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱلْفُلْكَ تَجْرِى فِى ٱلْبَحْرِ بِنِعْمَتِ
ٱللَّهِ لِيُرِيَكُم مِّنْ ءَايَٰتِهِۦٓ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ
٣١ وَإِذَا غَشِيَهُم مَّوْجٌ كَٱلظُّلَلِ دَعَوُا۟ ٱللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ ٱلدِّينَ
فَلَمَّا نَجَّىٰهُمْ إِلَى ٱلْبَرِّ فَمِنْهُم مُّقْتَصِدٌ وَمَا يَجْحَدُ بِـَٔايَٰتِنَآ إِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ
كَفُورٍ ٣٢ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱتَّقُوا۟ رَبَّكُمْ وَٱخْشَوْا۟ يَوْمًا
لَّا يَجْزِى وَالِدٌ عَن وَلَدِهِۦ وَلَا مَوْلُودٌ هُوَ جَازٍ عَن وَالِدِهِۦ شَيْـًٔا
إِنَّ وَعْدَ ٱللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ ٱلْحَيَوٰةُ ٱلدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُم
بِٱللَّهِ ٱلْغَرُورُ ٣٣ إِنَّ ٱللَّهَ عِندَهُۥ عِلْمُ ٱلسَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ ٱلْغَيْثَ
وَيَعْلَمُ مَا فِى ٱلْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِى نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ
غَدًا وَمَا تَدْرِى نَفْسٌۢ بِأَىِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌۢ ٣٤

سورة السجدة

عليه.

٣٢ـ وإذا علاهم وغطاهم موج كالظلال التي تُظل من تحتها، من جبال وسحاب وغيرها، تضرعوا إلى الله ودعوا الله خاشعين متضرعين، فلما نجّاهم إلى البر، صاروا قسمين: قسم يوفي ما عاهد الله عليه في البحر، من إخلاص الدين، وقسم خائن لا يوفي بالعهد، وما يكفر بآياتنا إلا كل غدّار ناقض للعهد، جحود لنعم الله عليه.

٣٣ـ يا أيها الناس اتقوا ربكم بامتثال أوامره واجتناب نواهيه، واحذروا يوماً هو يوم القيامة، لا يجزي أو لا يغني كل من الولد والوالد الآخر، إن وعد الله بالبعث والحساب والجزاء حق لا شك فيه، فلا تخدعنكم الحياة الدنيا بزينتها وزخارفها، فتبعدكم عن الآخرة، ولا يخدعنكم الشيطان بوسواسه، فيصرفكم عن الإيمان.

٣٤ـ إن الله عنده علم وقت القيامة، فلا يعلمها أحد غيره، وينزّل المطر في زمان ومكان معينين، ويعلم أوصاف الأجنة في الأرحام من صلاح وفساد وذكورة وأنوثة ونحو ذلك من غير واسطة ولا تجربة، وما تعلم نفس ما تكسب غداً (أي في المستقبل) من خير أو شر، وما تدري نفس في أي مكان من الأرض تموت، إن الله واسع العلم بكل الأمور، مطلع على كل الأشياء ظاهرها وباطنها. والكسب هنا: كل ما يحصل للإنسان مما له أو عليه، من خير أو شر. نزلت في بدوي هو الحارث بن عمرو، حينما طلب من النبي إخباره عما تلد امرأته الحامل، وعن وقت نزول الغيث، وعن وقت موته، فأنزل الله هذه الآية في مفاتيح الغيب الخمسة.

Ufone 86% 6:03 pm

علمائے حنفیہ کا نبی ﷺ کا علم غیب ماننے والوں پر کفر کا فتویٰ

ابن الہمام الحنفی لکھتے ہیں: علمائے حنفیہ نے صراحتاً تکفیر کی ہے اس شخص کی جو یہ اعتقاد رکھے کہ نبی ﷺ علم غیب جانتے تھے کیونکہ اللہ فرماتا ہے: قل لا یعلم من فی السموات والأرض الغیب إلا اللہ ... (کتاب المسامرۃ للکمال بن ابی شریف بشرح المسایرۃ للعلامۃ الکمال بن الہمام۔ صفحہ 202)۔

كتاب المسامرة

للكمال بن أبي شريف بشرح المسايرة للعلامة

الكمال بن الهمام في علم الكلام

رحمهم الله

وعلى المسايرة أيضا حاشية للشيخ زين الدين قاسم الحنفي وضعناها في

صلب الصحيفة عقب المسامرة مفصولا بينهما بجدول

وحطنا التعقيبة للكتاب الأول

(تنبيه)

كل من أراد هذا الكتاب من خارج القطر فليخابر الشيخ فرج الله زكي

الكردي بالجامع الأزهر الشريف بمصر

ومحل بيعه بمصر محمد شكر الله أفندي بجوار أجزخانة الكولاء بالموسكي

(حقوق الطبع محفوظة له)

(الطبعة الأولى)

بالمطبعة الكبرى الأميرية ببولاق مصر المحمية

سنة ١٣١٧

هجريه

على بعض المسائل لعدم الظهور) أي ظهور تلك المسائل بالهم (فأما إن حدثت) لهم (فلا يجمعون السكوت عنها) أي عن أحكامها (وإنما يجتهدون فيها فإن اجتهدوا) فاختلفوا [illegible] لأنبياء أن يجتهدوا مطلقا وعليه الأكثر أو بعد انتظار الوحي وعليه الحنفية واختار المصنف في التحرير فإذا اجتهدوا فلا بد من إصابتهم (إما ابتداء وإما انتهاء) لأنه من قال كل مجتهد مصيب [illegible] في اجتهاد الأنبياء خاصة فهم مصيبون عنده ابتداء ومن جوّز الخطأ في اجتهادهم قال لا يقرون عليه بل ينبهون فهم مصيبون عنده إما ابتداء حيث لم يخطئوا وإما انتهاء حيث نبهوا على الصواب فرجعوا إليه (وكذا علم المغيبات) أي وكعدم علم بعض المسائل عدم علم المغيبات فلا يعلم النبي منها إلا ما أعلمه الله تعالى به أحيانا (وذكر الحنفية) في فروعهم (تصريحا بالتكفير باعتقاد أن النبي يعلم الغيب لمعارضة قوله تعالى قل لا يعلم من في السموات والأرض الغيب إلا الله) والله أعلم (الأصل العاشر) في إثبات نبوة نبينا محمد صلى الله عليه وسلم (نشهد أن محمدا رسول الله أرسله إلى الخلق أجمعين) بالهدى ودين الحق (خاتما للنبيين وناسخا لما قبله من الشرائع) والخلق يعني الثقلين لأن الرسالة إنما [illegible] من الإنس والجن قال بعض العلماء وفي الملائكة نقل ذلك الشيخ [illegible] [illegible] وصرح الإمام الرازي في تفسير قوله تعالى تبارك الذي نزل الفرقان على عبده ليكون للعالمين نذيرا بعدم دخول الملائكة في عموم من بعث

وهذا معنى قول الشيخ البيضاوي [illegible] على سبيل الفرض بأن المستدل على فساد قول يحكيه على من يقوله [illegible] وبهذا يجاب عن قول صاحب الإمام [illegible] الأشكال لأن الدال على [illegible] الكوكب إن كان التغير [illegible] وإن كان الغيبة عن البصر [illegible] حق الله تعالى وإن كان [illegible] كمالا [illegible] الإشراق [illegible]

صلى

مسعود: كلُّ شيءٍ أوتي نبيُّكم ﷺ غير خمس. ﴿إِنَّ ٱللَّهَ عِندَهُۥ عِلْمُ ٱلسَّاعَةِ﴾.. الآية إلى آخرها[1]. وقال ابن عباس: هذه الخمسة لا يعلمُها إلا الله تعالى، ولا يعلمُها مَلَكٌ مُقرَّبٌ ولا نبيٌّ مرسل[2]. فمنِ ادَّعى أنه يعلم شيئاً من هذه فقد كفر بالقرآن؛ لأنه خالفه. ثم إنَّ الأنبياء يعلمون كثيراً من الغيب بتعريف الله تعالى إيَّاهم. والمرادُ إبطالُ كونِ الكَهنة والمنجِّمين ومن يستسقي ... وقد يُعرَفُ بطول التجارب أشياءُ من ذكورة الحمل وأنوثته إلى غير ذلك ... في الأنعام[3]. وقد تختلف التجربةُ وتنكسر العادة ويبقى ال... ديًّا كان يحسب حساب النجوم، فقال لابن عبا... عشرة أيام، وأنت لا تموتُ حتى ... موتُك يا يهوديُّ؟ فقال: ... أَرْضٍ تَمُوتُ﴾ فرجعَ ابنُ ... اليهوديُّ قبل الحـ... الحديث: هذا أ... البادية اسمُه ... فأخبرني ما ... بلى فأخبرني ... وُلدتُ ... متى تـ... وأخبرني ... الـمَ... وروى أبو ... ـالى قَبْضَ رُوحِ ... الله ﷺ: ﴿إِنَّ الله

الجامع لأحكام القرآن
والمبيّن لما تضمّنه من السنّة وآي الفرقان
تأليف
أبي عبد الله محمد بن أحمد بن أبي بكر القرطبي
(ت ٦٧١ هـ)
تحقيق
الدكتور عبد الله بن عبد المحسن التركي
شارك في تحقيق هذا الجزء
كامل محمد الخراط
محمد أنس مصطفى الخن
الجزء السادس عشر

مؤسسة الرسالة

(٢) زد...

(٣) ٨/ ٤٠٢ - ٤٠٦.

(٤) في النكت والعيون ٤/ ٣٥١.

تفسير السمرقندي

بحر العلوم

لا يترك العهد ﴿إِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُورٍ﴾ ... حتى ... حجر ... حدر

كفور على ميزان فعول ... ح حصص به كفر

ذكر المؤمن باحسـ...

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ... شَيْـًٔا

إِنَّ ...

... يدري

... خشوا عذاب يوم ﴿يَوْمًا

لا يقضي والد عن ولده ما عليه

... في الكفار خاصة وأما المؤمن فإنه

... وعد ... حق﴾ يعني البعث بعد الموت كائن ولا

... من زينتها وزهرتها فتركنوا إليها وتطمئنوا بها

وتتر... يغرنكم الشيطان عن طاعة الله عز وجل ويقال: كل

مضل هو ... شيطان ... أباطيل ... قوله عز وجل. ﴿إِنَّ ٱللَّهَ عِندَهُۥ

عِلْمُ ٱلسَّاعَةِ﴾ ... وليد بن عمرو من أهل البادية أتى النبي ـ صلى الله عليه وسلم ـ

فقال: إن أرضنا ... ركت امرأتي حبلى فماذا تلد؟ وقد علمت بأي أرض ولدت فبأي أرض

أموت؟ وقد علمت ما ... عامل غدا؟ ومتى الساعة؟ فنزل ﴿إِنَّ ٱللَّهَ عِندَهُۥ عِلْمُ ٱلسَّاعَةِ﴾[1] يعني علم

القيامة لا يعلمه غيره ﴿وَيُنَزِّلُ ... ٱلْغَيْثَ﴾ يعني وهو الذي ينزل المطر متى شاء ﴿وَيَعْلَمُ مَا فِى ٱلْأَرْحَامِ﴾ من ذكر

وأنثى ﴿وَمَا تَدْرِى نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِى نَفْسٌۢ بِأَىِّ أَرْضٍ تَمُوتُ﴾ في سهل أو جبل وروي عن ابن عمر

عن النبي ـ صلى الله عليه وسلم ـ أنه قال: مفاتيح الغيب خمس لا يعلمها إلا الله فقرأ إن الله عنده علم الساعة

الآية[2] وقال ابن مسعود كل شيء أوتي نبيكم إلا مفاتيح الغيب الخمس إن الله عنده علم الساعة[3] إلى آخر السورة

وقالت عائشة رضي الله عنها: من حدثكم بأنه يعلم ما في غد فقد كذب ثم قرأت (وما تدري نفس ماذا تكسب غداً

وما تدري نفس بأي أرض تموت) يعني بأي مكان تموت وبأي قلم يوجد وبأي نفس يقضي أجله وروى شهر بن

حوشب قال: دخل ملك الموت على سليمان بن داود ـ عليه السلام ـ فقال رجل من جلسائه لسليمان: من هذا؟

فقال: ملك الموت فقال: لقد رأيته ينظر إلي كأنه يريدني فأريد أن تحملني على الريح حتى تلقيني بالهند ففعل ثم

أتى ملك الموت إلى سليمان فسأله عن نظره ذلك فقال: إني كنت أعجب أني كنت أمرت أقبض روحه في أرض

الهند في آخر النهار وهو عندك ثم قال تعالى: ﴿إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌۢ﴾ يعني بهذه الأشياء التي ذكرها

---

(١) انظر تفسير القرطبي ١٤/ ٥٥ ونسبه للقشيري والماوردي

(٢) أخرجه البخاري ٨/ ٢٩١ كتاب التفسير باب (وعنده مفاتح الغيب لا يعلمها إلا هو)

(٣) ذكره السيوطي في الدر المنثور ٥/ ١٦٩ وعزاه لأحمد وأبي يعلى وابن جرير وابن المنذر وابن مردويه عن ابن مسعود

[١٧٥٦٦] عن قتادة رضي الله عنه في قوله: ﴿إن الله عنده علم الساعة﴾ قال خمس من الغيب استأثر بهن الله فلم يطلع عليهن ملكاً مقرباً، ولا نبياً مرسلاً ﴿إن الله عنده علم الساعة﴾ فلا يدري احد من الناس متى تقوم الساعة في أي سنة ولا في أي شهر أليلاً أم نهاراً ﴿وينزل الغيث﴾ فلا يعلم أحد متى ينزل الغيث، أليلاً أم نهاراً ﴿ويعلم مافي الأرحام﴾ فلا يعلم أحد مافي الارحام أذكر أم أنثى، أحمر أو أسود ﴿وماتدري نفس ماذا تكسب غداً﴾ أخير أم شراً ﴿وماتدري نفس بأي ارض تموت﴾ ليس احد من الناس يدري أين مضجعه من الأرض، أفي بحر أم بر في سهل أم في جبل.(١)

[١٧٥٦٧] عن ابن عمر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم «مفاتيح الغيب خمس لا يعلمهن الا الله لا يعلم مافي غد الا الله ولا متى تقوم الساعة الا الله ولا يعلم مافي الأرحام الا الله ولا متى ينزل الغيث إلا الله وماتدري نفس بأي ارض تموت إلا الله».(٢)

[١٧٥٦٨] عن ابي هريرة رضي الله عنه ان رجلاً قال: «يارسول الله متى الساعة؟ قال: ما المسؤول عنه بأعلم من السائل، ولكن سأحدثكم بأشراطها: اذا ولدت الأمة ربتها فذاك من أشراطها واذا كانت الحفاة العراة رعاة رؤوس الناس فذاك من أشراطها، واذا تطاول رعاء الغنم في البنيان فذاك من اشراطها في خمس من الغيب لا يعلمهن إلا الله، ثم تلا ﴿إن الله عنده علم الساعة، وينزل الغيث﴾ إلى آخر الآية.(٣)

تفسير القرآن العظيم
مسنداً
عن رسول الله ﷺ والصحابة والتابعين
تأليف
الإمام الحافظ عبد الرحمن بن محمد ابن إدريس الرازي ابن أبي حاتم
المتوفى سنة ٣٢٧هـ
تحقيق
أسعد محمد الطيب
المجلد الأول
إعداد مركز الدراسات والبحوث بمكتبة نزار مصطفى الباز
مكتبة نزار مصطفى الباز
مكة المكرمة - الرياض

الساعة الآية، وصرح بعضهم باستئثار الله تعالى بهن، أخرج ابن جرير، وابن أبي حاتم، عن قتادة أنه قال في الآية: خمس

روح المعاني في تفسير القرآن العظيم والسبع المثاني

من الغيب استأثر الله تعالى بهن فلم يطلع عليهن ملكاً مقرباً ولا نبياً مر ... الساعة ولا يدري أحد من

الناس متى تقوم الساعة في أي سنة ولا في أي شهر أليلا أم نهارا ... نزل الغيث أليلا أم

نهاراً ويعلم ما في الأرحام فلا يعلم أحد ما في الأرحام أذكر ... تكسب غداً

أخيراً أم شراً وما تدري بأي أرض تموت ليس أحد من ... ن سهل

لم في جبل، والذي ينبغي أن يعلم أن كل غيب لا ... لها

خصت بالذكر لوقوع السؤال عنها أو لأنها

وإن كان الغيب لا يتناهى لأن العدد لا

التعليل الأخير نظر لا يخفى وأنه

العلم بذلك في الجملة وعلـ

على الوجه الأتم، وفي ... لا

الله على وجه الإ ... ن هذه

الحصر لأن ... لأخبار الدالة

على ... بيات التي هي من

هذا ... ره عليه الصلاة والسلام

بالمغيبات ... ملته الملائكة الموكلون به

ومن شاء سعد ... رحم يعلم سبحانه الملك الموكل

بالرحم بما يريد جل ... عن النبي ﷺ قال: «إن الله تعالى وكل

بالرحم ملكاً يقول يا رب ... ى أن يقضي خلقه قال أذكر أم أنثى شقي

أم سعيد فما الرزق والأجل؟ ... الملك ومن شاء الله تعالى من خلقه عز وجل»

وهذا لا ينافي الاختصاص والاستئـ ... ما سمعت منا من أن المراد بالعلم الذي استأثر سبحانه

به العلم الكامل بأحوال كل على التفصيـ ... ملك ويطلع عليه بعض الخواص يجوز أن يكون دون ذلك

العلم بل هو كذلك في الواقع بلا شبهة، وقد ... بما يحصل للأولياء من العلم بشيء مما ذكر إنه ليس بعلم يقيني قال علي القاري في شرح الشفا الأولياء وإن كان قد ينكشف لهم بعض الأشياء لكن علمهم لا يكون يقينياً وإلهامهم لا يفيد إلا أمراً ظنياً ومثل هذا عندي بل هو دونه بمراحل علم النجومي ونحوه بواسطة أمارات عنده بنزول الغيث وذكورة الحمل أو أنوثته أو نحو ذلك ولا أرى كفر من يدعي مثل هذا العلم فإنه ظن عن أمر عادي، وقد نقل العسقلاني في فتح الباري عن القرطبي أنه قال من ادعى علم شيء من الخمس غير مسندة إلى رسول الله ﷺ كان كاذباً في دعواه وأما ظن الغيب فقد يجوز من المنجم وغيره إذا كان عن أمر عادي وليس ذلك بعلم، وعليه فقول القسطلاني من ادعى علم شيء منها فقد كفر بالقرآن العظيم ينبغي أن يحمل العلم فيه على نحو العلم الذي استأثر الله تعالى به دون مطلق العلم الشامل للظن وما يشبهه، وبعد هذا كله أن أمر الساعة أخفى الأمور المذكورة وأن ما أطلع الله تعالى عليه نبيه ﷺ من وقت قيامها في غاية الإجمال وإن كان أتم من علم غيره من البشر ﷺ. وقوله عليه الصلاة والسلام: «بعثت أنا والساعة كهاتين» لا يدل على أكثر من العلم الإجمالي بوقتها ولا أظن أن خواص الملائكة عليهم السلام أعلم منه صلى الله تعالى عليه وسلم بذلك، ويؤيد ظني ما رواه الحميدي في نوادره بالسند عن الشعبي قال: سأل عيسى ابن مريم جبريل عليهما السلام عن الساعة فانتفض بأجنحته، وقال: ما المسؤول بأعلم من السائل،

سورة لقمان

بسم الله الرحمن الرحيم

قال الله ﷻ: ﴿ أَنِ ٱشْكُرْ لِى وَلِوَٰلِدَيْكَ ﴾ [1]

أحكام القرآن: ما يؤثر عنه - الشافعي - في التفسير في آيات متفرقة سوى ما مضى [2]:

قرأت في كتاب (السنن) - رواية حرملة عن الشافعي رحمه الله -.

قال الشافعي رحمه الله: قال تعالى: ﴿ أَنِ ٱشْكُرْ لِى وَلِوَٰلِدَيْكَ ﴾ الآية، فأخبر جل ثناؤه: أن كل آدمي: مخلوق من ذكر وأنثى، وسمى الذكر أبًا، والأنثى أمًّا.

قال الله ﷻ: ﴿ إِنَّ ٱللَّهَ عِندَهُۥ عِلْمُ ٱلسَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ ٱلْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِى ٱلْأَرْحَامِ ﴾ [3]

الأم: كتاب (إبطال الاستحسان) [4]:

قال الشافعي رحمه الله: وقال الله تعالى: ﴿ إِنَّ ٱللَّهَ عِندَهُۥ عِلْمُ ٱلسَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ ٱلْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِى ٱلْأَرْحَامِ ﴾ الآية، فحجب عن نبيه علم الساعة،

---

(١) الآية كاملة: قال الله تعالى: ﴿ وَوَصَّيْنَا ٱلْإِنسَٰنَ بِوَٰلِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُۥ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَفِصَٰلُهُۥ فِى عَامَيْنِ أَنِ ٱشْكُرْ لِى وَلِوَٰلِدَيْكَ إِلَىَّ ٱلْمَصِيرُ ﴾ [لقمان: ١٤].

(٢) أحكام القرآن: ج/ ٢، ص/ ١٨٨ و١٨٩.

(٣) الآية كاملة: قال الله تعالى: ﴿ إِنَّ ٱللَّهَ عِندَهُۥ عِلْمُ ٱلسَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ ٱلْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِى ٱلْأَرْحَامِ ۖ وَمَا تَدْرِى نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۖ وَمَا تَدْرِى نَفْسٌۢ بِأَىِّ أَرْضٍ تَمُوتُ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌۢ ﴾ [لقمان: ٣٤].

(٤) الأم: ج/ ٧، ص/ ٢٩٥، وانظر الرسالة الفقرتان/ ١٣٧٥ و١٣٧٦، ص/ ٤٨٦، وتفسير الآية/ ٦٥ من سورة النمل، وانظر الأم تحقيق/ د. عبد المطلب، ج/ ٩، ص/ ٥٩.

صفحہ 208

(۴) اٹھتے بیٹھتے یارسول اللہ کہنا، آپ کو حاضر ناظر جاننا اور عالم الغیب ماننا کیسا ہے؟

تعالیٰ علیہ وسلم را عالم الغیب گفتن ناجائز ہست، چنانچہ ملا علی	نیز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عالم الغیب کہنا ناجائز
قاری در شرح فقہ اکبر تصریح میکند ثم اعلم ان الانبیاء علیہم السلام لم یعلموا المغیبات من الاشیاء الا ما علمہم اللہ احیانا وذکر الحنفیۃ صریحا بالتکفیر باعتقاد ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعلم الغیب لمعارضۃ قولہ تعالیٰ قل لا یعلم من فی السمٰوٰت والارض الغیب الا اللہ۔	ہے، چنانچہ ملا علی قاری علیہ الرحمہ شرح فقہ اکبر میں تصریح کرتے ہیں کہ تو جان لے کہ بے شک انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام غیب اشیاء کو نہیں جانتے سوائے ان چیزوں کے جن کا علم انہیں اللہ تعالیٰ بھی کبھار عطا فرماتا ہے اور حنفیہ نے اس کی تکفیر کا ذکر اس وجہ سے کیا ہے کہ وہ یہ عقیدہ رکھتا ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غیب جانتے ہیں اس لیے کہ ان کا یہ اعتقاد اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے مخالف ہے: اے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ فرمادیں کہ جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہے وہ غیب نہیں جانتا سوائے اللہ تعالیٰ کے۔
(۵) سفر کردن از برائے زیارت قبور جائز ہست از جہت اطلاق قولہ علیہ السلام کنت نہیتکم عن زیارۃ القبور فزوروہا، وانچہ بعض علماء مثل ابن تیمیہ وغیرہ استدلال بر منع سفر کردہ اند بایں حدیث لا تشدوا الرحال الا الی ثلثۃ مساجد الخ۔ غلط ہست، چنانچہ امام غزالی علیہ الرحمہ در احیاء	(۵) زیارتِ قبور کے لیے سفر کرنا جائز ہے اس واسطے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مطلق ہے میں تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا کرتا تھا تو اب ان کی زیارت کیا کرو۔ ابن تیمیہ وغیرہ بعض علماء کا منع سفر پر اس حدیث سے استدلال کرنا غلط ہے کجاوے مت باندھو مگر صرف تین مسجدوں کی طرف چنانچہ امام غزالی علیہ الرحمہ احیاء العلوم

٣ - إن الدنيا غرارة، وإن الشيطان يغرُّ الناس ويحبّبهم الدنيا ويلهيهم عن الآخرة، فيصبح الإنسان مغروراً يعمل بالمعصية ويتمنى بالمغفرة!!

٤ - لا يعلم أحد إلا الله تعالى بأمور خمسة: هي وقت الساعة، ووقت إنزال الغيث ومكانه، وعلم ما في الأرحام من أحوال الجنين وأوصافه العارضة له، وأعمال المستقبل القريب والبعيد، ومكان وفاة الإنسان.

قال ابن عباس: هذه الخمسة لا يعلمها إلا الله تعالى، ولا يعلمها ملَك مقرَّب، ولا نبي مرسَل؛ فمن ادّعى أنه يعلم شيئاً من هذه فقد كفر بالقرآن؛ لأنه خالفه.

أما الأنبياء فيعلمون ... تعريف الله تعالى إياهم. وبذلك يبطل كون الكهنة والـ... الأنواء[1] عالمين بالغيبيات.

التفسير المنير في العقيدة والشريعة والمنهج
الأستاذ الدكتور وهبة الزحيلي
المجلد الحادي عشر
الجزءان ٢١ - ٢٢

(١) الأنواء: ...

يقابله في ساعة

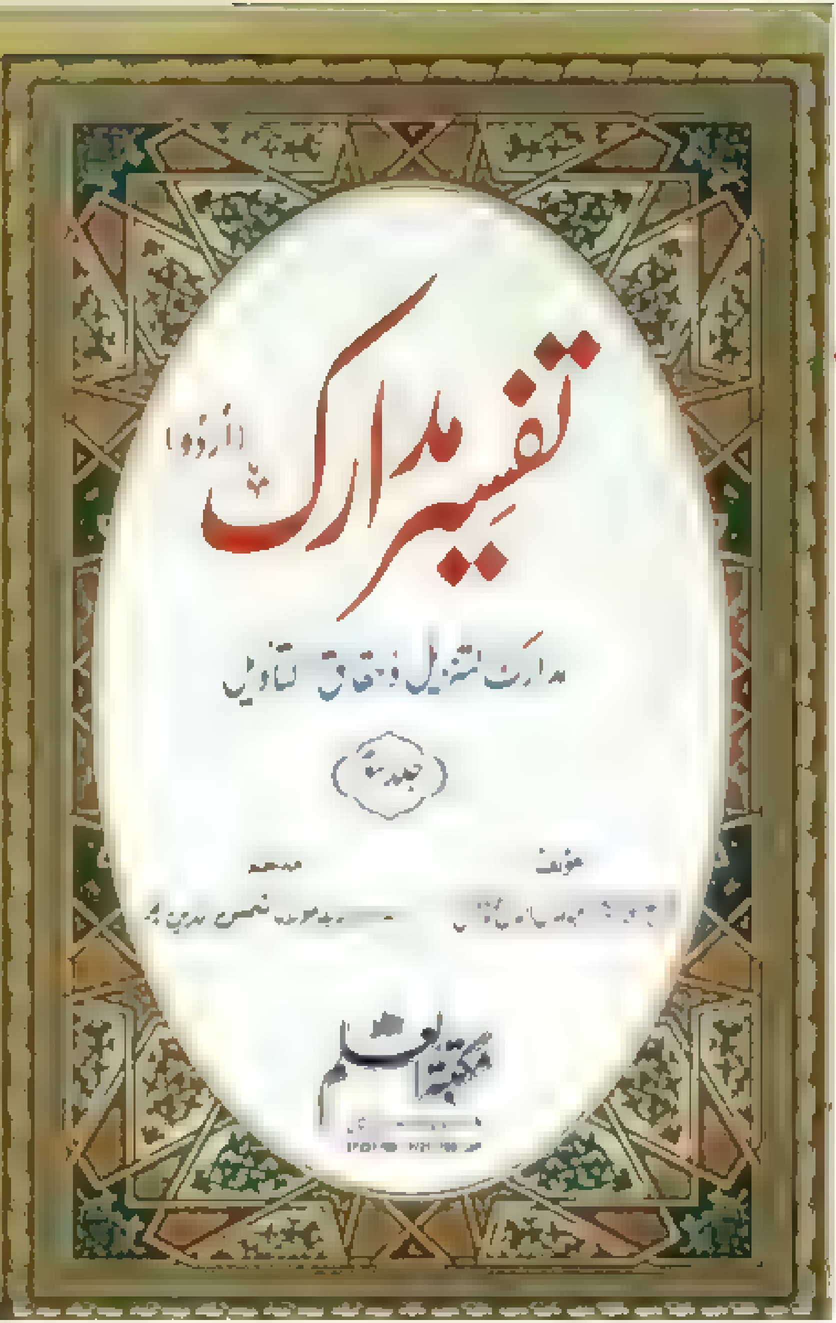

منصور عباسی کا خواب:

منصور نے خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ شکل ہے۔ منصور نے اس سے پوچھا میری عمر کتنی باقی ہے اس فرشتے نے اپنی انگلیوں سے اشارہ کیا تعبیر کرنے والوں نے اس کی تعبیر پانچ سال سے کردی۔ بعض نے پانچ ماہ اور بعض نے پانچ ایام سے کردی۔ ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا اس میں پانچ انگلیوں سے اس آیت کی طرف اشارہ ہے۔ اس لئے کہ پانچ علوم اللہ تعالیٰ کے

BestUrduBooks.wordpress.com

سوا کوئی نہیں جانتا۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ (بیشک اللہ تعالیٰ غیوبات کو جاننے والے ہیں)۔ خَبِیْرٌ (وہ باخبر ہے)۔ جو کچھ ہو چکا اور جو آئندہ ہوگا۔

قولِ زہری رحمہ اللہ:

سورۃ لقمان کی اکثر قراءت کیا کرو کیونکہ اس میں عجائبات ہیں۔

الحمدللہ سورۃ لقمان کا تفسیری ترجمہ آج بروز بدھ ۱۷ ذوالحجہ ۱۴۲۳ھ ۱۹ فروری ۲۰۰۳ء قبل الظہر اختتام پذیر ہوا۔

کو بھی ہے اور اولیاء اللہ کو بھی ہے' اور جس کا جتنا مرتبہ زیادہ ہے اس کو اتنا زیادہ علم ہے اور سب سے زیادہ ان کی جزئیات کا علم ہمارے نبی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے۔

علوم خمسہ کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہونا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو علم عطا کرنے کے منافی نہیں ہے

علامہ سید محمود آلوسی حنفی متوفی ۱۲۷۰ھ لکھتے ہیں:

یہ جاننا چاہیے کہ ہر غیب کا علم اللہ عزوجل کے سوا کسی کو بھی نہیں ہے' اور مغیبات کا حصر ان پانچ چیزوں میں نہیں ہے۔ اس آیت میں اللہ کے غیر سے ان پانچ چیزوں کے علم کی نفی اس لیے کی ہے کہ کفار اور مشرکین ان کے متعلق بہ کثرت سوال کرتے تھے۔

اور لوگوں کو ان کے جاننے کا اشتیاق تھا' علامہ قسطلانی نے کہا کہ ان پانچ چیزوں کا ذکر فرمایا حالانکہ غیب تو غیر متناہی ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ پانچ کی تخصیص دوسرے عدد کی نفی نہیں کرتی۔

علامہ قسطلانی کی بیان کردہ توجیہ صحیح نہیں ہے' کیونکہ یہ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بعض پسندیدہ بندوں کو ان پانچ چیزوں میں سے کسی ایک کے علم پر مطلع فرمادے' اور یا اللہ تعالیٰ اس کو ان پانچ چیزوں کا اجمالی علم عطا فرمادے اور جو علم اللہ عزوجل کے ساتھ خاص ہے وہ علم محیط ہے جو ان پانچ چیزوں کے ہر ہر احوال کو مکمل تفصیل کے ساتھ شامل ہے۔

الجامع الصغیر میں یہ حدیث ہے پانچ چیزوں کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں ہے (الجامع الصغیر رقم الحدیث ۳۹۶۳) علامہ عبد الرؤف مناوی متوفی ۱۰۰۳ھ نے اس کی شرح میں لکھا ہے: اللہ تعالیٰ کے سوا ان پانچ چیزوں کا علم کسی کو علی وجہ الاحاطہ والشمول کلی ہے' یعنی ایسا علم جو ان پانچ چیزوں کی تمام جزئیات کو محیط اور شامل ہو اور یہ اس کے منافی نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بعض خواص کو ان پانچ چیزوں کی بعض جزئیات کا علم عطا فرمادے کیونکہ وہ قابل شمار جزئیات ہیں اور معتزلہ جو اس کا انکار کرتے ہیں وہ محض ہٹ دھرمی ہے۔ (فیض القدیر شرح الجامع الصغیر ج ۹ ص ۲۰۹۷-۲۰۹۶ مکتبہ نزار مصطفیٰ ... ۱۴۱۸ھ)

فیض القدیر کی عبارت نقل کرنے کے بعد علامہ آلوسی لکھتے ہیں: ہم ... سے یہ معلوم ہو گیا ہو گا کہ ان

پانچ چیزوں اور دیگر غیوب کے اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہونے ... کی خبریں دینے میں کوئی

تعارض نہیں ہے' اسی طرح علامہ قسطلانی نے ذکر کیا ہے' ... ہے تو جو فرشتے بارش

نازل کرنے پر مامور ہیں ان کو مطلع فرماتا ہے ... ہوتا ہے کہ بارش

کب ہوگی اور کس جگہ ہوگی' اسی طر... رحم میں ایک

فرشتہ مقرر کیا ہوا ہے جو یہ ... لکھتا ہے

اس کی عمر کتنی ہے ... ہوتا

اس کے ...

اللہ ... ہو

علم دیا جا... ہرچند کہ اولیاء

اللہ پر بعض ... علم تو بہت بعید ہے

محقق على نسخة خطية كاملة، وعلى مطبوعة الشعب والأزهر عن سبع خطية أخرى تستوعب مجموعها التفسير كله

تفسير القرآن العظيم

للحافظ

أبي الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي الدمشقي

(٧٠٠ - ٧٧٤ هـ)

تحقيق

سامي بن محمد السلامة

الجزء السادس

الشعراء - يس

دار طيبة للنشر والتوزيع

﴿ يعدهم ويمنيهم وما يعدهم الشيطان إلا غرورا ﴾ [النساء : ...

قال وهب بن منبه : قال عزير ، عليه السلام : لما رأ...
وأرق نومي ، فضرعت [1] إلى ربي وصليت وصمت فأنا ف...
له - أخبرني هل تشفع أرواح المصدقين [2] للظلمة ، أو ا...
فصل القضاء وملك ظاهر ، ليس فيه رخصة ، لا يتكلم ف...
والد عن ولده ، ولا ولد عن والده ، ولا اخ عن أخيه ، ولا...
ولا يحزن لحزنه ، ولا أحد يرحمه ، كل مشفق على نفسه
همه ويبكي عوله ، ويحمل وزره ، ولا يحمل وزره معه في...

﴿ إِنَّ اللَّهَ عِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَ...
تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ ع...

هذه مفاتيح الغيب التي استأثر الله تعالى بعلمها، فلا يع...
وقت الساعة لا يعلمه نبي مرسل ولا ملك مقرب ، ﴿ لا...
وكذلك إنزال الغيث لا يعلمه إلا الله ، ولكن إذا أمر به ع...
من خلقه . وكذلك لا يعلم ما في الأرحام مما يريد أن يخلق...
يكونه ذكرا أو أنثى ، أو شقيا أو سعيدا علم الملائكة الموكلون بذلك ، ومن شاء الله من خلقه . وكذلك لا تدري نفس ماذا تكسب غدا في دنياها وأخراها ، ﴿ وما تدري نفس بأي أرض تموت ﴾ في بلدها أو غيره من أي بلاد الله كان ، لاعلم لأحد بذلك . وهذه شبيهة بقوله تعالى : ﴿ وعنده مفاتح الغيب لا يعلمها إلا هو ﴾ الآية [الأنعام : ٥٩] . وقد وردت السنة بتسمية هذه الخمس . مفاتيح الغيب .

قال الإمام أحمد : حدثنا زيد بن الحباب ، حدثني حسين بن واقد ، حدثني عبد الله بن بُرَيدة ، سمعت أبي - بُرَيدة - [6] يقول : سمعت رسول الله ﷺ يقول: «خمس لا يعلمهن إلا الله عز وجل : ﴿ إِنَّ اللَّهَ عِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ مَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴾ » [7] .

هذا حديث صحيح الإسناد ، ولم يخرجوه .

حديث ابن عمر : قال الإمام أحمد : حدثنا وكيع ، حدثنا سفيان ، عن عبد الله بن دينار ، عن ابن عمر [8] قال : قال رسول الله [9] ﷺ : « مفاتيح الغيب خمس لا يعلمهن إلا الله : ﴿ إِنَّ اللَّهَ عِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ

---

(١) في ف : « وتضرعت » . (٢) في ت ، ف : « الصديقين » . (٣) في ت ، ف ، أ : « إلى يوم القيامة فيه » .
(٤) في ت « ولا يهتم بهم أحد » . (٥) زيادة من ت ، ف ، أ . (٦) في ت « وروى الإمام أحمد بإسناده عن بريدة » .
(٧) المسند (٥/٣٥٣) وقال الهيثمي في المجمع (٧/٩٠) : « رجال أحمد رجال الصحيح » .
(٨) في ت : « وروى البخاري عن عبد الله بن عمر » . (٩) في ت : « النبي » .

الدُّرُّ المَنْثُورُ فِى التَّفْسِيرِ بِالمَأْثُورِ

لجلال الدين السيوطي
(٨٤٩هـ - ٩١١هـ)

تحقيق
الدكتور عبد الله بن عبد المحسن التركي

بالتعاون مع
مركز هجر للبحوث والدراسات العربية والإسلامية
الدكتور عبد السند حسن يمامة

الجزء الثالث عشر

وأخرج أبو نعيم فى «الدلائل» ، وابنُ عساكرَ ، عن علىٍّ قال : قيل للنبىِّ ﷺ :

---

(١) البيهقى (٤٢٥) .

(٢) قال الحافظ : أى يقلع ويتجلى ما يغشاني . فتح البارى ١/٢٠ .

(٣) البخارى (٢ ، ٣٢١٥) ، ومسلم (٨٧/٢٣٣٣) ، والبيهقى ٧/٥٣ .

(٤) أبو يعلى (٧٥٢٥) ، والعقيلى ٣/١٥٢ ، والطبرانى (٥٨٠٢) ، والبيهقى (٨٥٤) . وقال محقق أبى يعلى : إسناده ضعيف .

(٥) ابن أبى حاتم - كما فى التغليق ٤/٣٠٤ .

هل عَبَدْتَ وَثَنًا قطُّ ؟ قال : «لا» . قالوا : فهل شَرِبْتَ خمرًا قطُّ ؟ قال : «لا ، وما زِلْتُ أعرِفُ الذى هم عليه كفرٌ ، وما كنتُ أدرِى ما الكتابُ ولا الإيمانُ» . وبذلك نزَل القرآنُ : ﴿مَا كُنتَ تَدْرِى مَا ٱلْكِتَٰبُ وَلَا ٱلْإِيمَٰنُ﴾ .

وأخرَج ابنُ المنذرِ عن ابنِ جريجٍ فى قوله : ﴿وَإِنَّكَ لَتَهْدِىٓ﴾ . قال : لَتَدْعُو[١] .

وأخرَج عبدُ بنُ حميدٍ ، وابنُ جريرٍ ، عن قتادةَ : ﴿وَإِنَّكَ لَتَهْدِىٓ إِلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ﴾ . قال : قال اللهُ : ﴿وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ﴾ [الرعد : ٧] . قال : داعٍ يدعُو إلى اللهِ تعالى[٢] .

Ufone 86% 6:02 pm

نبی ﷺ کے علم غیب کا عقیدہ رکھنے والا علماء احناف کے نزدیک کافر

[illegible] ابن نجیم الحنفی - [illegible] لکھتے ہیں: اگر کسی شخص نے شادی کی اللہ اور اس کے رسول کو گواہ بنا کر تو نکاح منعقد نہ ہوا اور یہ شخص کافر ہو جائے گا اس اعتقاد کی بنا پر کہ نبی ﷺ علم غیب جانتے ہیں۔ (البحر الرائق شرح کنز الدقائق، [illegible] صفحہ 155)۔

البحر الرائق

شرح

كنز الدقائق

(في فروع الحنفية)

[illegible]

ومعه الحواشي المسماة منحة الخالق على البحر الرائق

[illegible]

الجزء الثالث

دار الكتب العلمية

العقد في المحال عند حرين أو حر وحرتين عاقلين بالغين مسلمين ولو فاسقين أو محدودين أو أعميين أو ابني العاقدين وصح تزوج مسلم ذمية عند ذميين ومن أمر رجلا

[illegible]

قوله (عند حرين أو حر وحرتين عاقلين بالغين مسلمين ولو فاسقين أو محدودين أو أعميين أو ابني العاقدين) [illegible]

[illegible] والخلاصة لو تزوج بشهادة الله ورسوله لا ينعقد ويكفر لاعتقاده أن النبي يعلم الغيب [illegible]

[illegible]

(١) رواه الترمذي في كتاب النكاح باب ١٥

ذٰلِكَ كُلَّهُ دِينًا، وَمَا بَيَّنَ النَّ
لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ مِنَ
تَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْ
(۸۵).

۵۰-
إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
بَارِزًا يَوْمًا لِلنَّاسِ، فَأَتَاهُ
قَالَ الْإِيمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ
وَرُسُلِهِ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ. قَالَ مَا
الْإِسْلَامُ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهِ، وَتُقِيمَ
وَتُؤَدِّيَ الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوضَةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ. مَا
الْإِحْسَانُ؟ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ
تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ. قَالَ مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ مَا الْمَسْؤُولُ
عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ، وَسَأُخْبِرُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا إِذَا
وَلَدَتِ الْأَمَةُ رَبَّهَا، وَإِذَا تَطَاوَلَ رُعَاةُ الْإِبِلِ الْبُهْمُ فِي
الْبُنْيَانِ، فِي خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللّٰهُ، ثُمَّ تَلَا النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ﴾
(لقمان: ۳۴) الْآيَةَ، ثُمَّ أَدْبَرَ فَقَالَ رُدُّوهُ. فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا
فَقَالَ هٰذَا جِبْرِيلُ جَاءَ يُعَلِّمُ النَّاسَ دِينَهُمْ.

..کی تعلیم دینے آئے تھے پس نبی ﷺ نے ان تمام امور کو
..اور نبی ﷺ کا عبد القیس کے وفد کو ایمان کے متعلق
..کا یہ ارشاد: "اور جس نے اسلام کے سوا کوئی اور
..ن سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا" (آل

ہمیں مسدد نے حدیث بیان
..ر نے حدیث بیان کی
..زرعہ از حضرت
..ظاہر ہوئے
..:

..ں کے
..ں نے پوچھا ایمان
..ہے؟ آپ نے
..رو اور اس کے ساتھ کسی کو
فرما.. شریک نہ.. ..ۃ فرض ادا کرو اور رمضان
کے روزے رکھو، ..ے پوچھا: احسان کی کیا تعریف ہے؟ آپ
نے فرمایا: تم اللہ کی اس طرح عبادت کرو گویا کہ اس کو تم دیکھ رہے
ہو پس اگر تم اس کو نہ دیکھ سکو (تو یہ یقین رکھو) کہ وہ تمہیں دیکھ رہا
ہے۔ انہوں نے پوچھا: قیامت کب ہوگی؟ آپ نے فرمایا: جس
سے اس کا سوال کیا گیا ہے وہ سائل سے زیادہ جاننے والا نہیں ہے
اور میں تم کو عنقریب اس کی علامتوں کی خبر دوں گا، جب باندی سے
اس کا مالک پیدا ہو اور جب سیاہ اونٹوں کو چرانے والے لمبی لمبی
عمارتیں بنائیں تو یہ ان پانچ چیزوں میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ
کے سوا کوئی (از خود) نہیں جانتا، پھر نبی ﷺ نے یہ آیت تلاوت
کی: "بے شک اللہ ہی کے پاس قیامت کا (از خود) علم ہے، وہی
بارش نازل فرماتا ہے اور وہی (از خود) جانتا ہے کہ ماں کے پیٹ
میں کیا ہے اور کوئی شخص (از خود) نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا
اور نہ کوئی شخص (از خود) جانتا ہے کہ وہ کس زمین میں مرے گا، ..

Marfat.com

﴿إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌۢ ٣٤﴾

ولا شيء أخصّ بالإنسان من كسبه وعاقبته. فإذا لم يكن له طريق إلى معرفتهما كان ما عداهما أبعد. وأمّا المنجّم الذي يخبر بوقت الغيث والموت فإنّه يقول بالقياس والنظر في الطالع، وما يدرك بالدليل لا يكون غيباً. على أنّه مجرّد الظنّ والظنّ غير العلم. وعن النبي ﷺ: «مفاتح الغيب خمس»[1] وتلا هذه الآية. وعن ابن عباس ـ رضي الله عنهما ـ: من ادّعى علم هذه الخمسة فقد كذب.

ورأى المنصور في منامه صورة ملك، وسأله عن مدّة عمره، فأشار بأصابعه الخمس، فعبّرها المعبّرون بخمس سنوات، وبخمسة أشهر، وبخمسة أيام. فقال أبو حنيفة ـ رحمه الله ـ: هو إشارة إلى هذه الآية، فإنّ هذه العلوم الخمسة لا يعلمها إلاّ الله ﴿إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌ﴾ بالغيوب ﴿خَبِيرٌۢ﴾ بما كان وبما يكون. وعن الزهريّ ـ رحمه الله ـ: أكثروا قراءة سورة لقمان فإنّ فيها أعاجيب.

* * *

تفسير النسفي

«مدارك التنزيل وحقائق التأويل»

تأليف
أبي البركات عبد الله بن أحمد بن محمود النسفي
«ت ٧١٠ هـ»

حققه وخرج أحاديثه
يوسف علي بديوي

راجعه وقدم له
محيي الدين ديب مستو

الجزء الثاني

دار الكلم الطيب
بيروت

http://www.rehmani.net

(بقیہ صفحہ ۷۷۸) [illegible] اس وقت نیکیوں کی تبدیلیاں [illegible] اگر کفر پر مرگئے اور اگر ایمان پر خاتمہ ہوا تو رب کا کرم اس کے حبیب کا [illegible] [illegible] تمہارے ہاتھ پاؤں کی گواہی تمہارے خلاف ہو [illegible] ایمان نہ لائیں تو تمہاری ملامت نہ ہیں۔

عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۗ إِنْ عَلَيْكَ إِلَّا الْبَلَاغُ ۗ وَإِنَّا إِذَا أَذَقْنَا

بنا کر نہیں بھیجا تم پر تو نہیں مگر پہنچا دینا اور جب ہم آدمی کو

الْإِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۖ وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا

اپنی طرف سے کسی رحمت کا مزہ دیتے ہیں اس پر خوش ہو جاتا ہے اور اگر انہیں کوئی برائی پہنچے بدلہ اس کا

قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ فَإِنَّ الْإِنْسَانَ كَفُورٌ ۞ لِلَّهِ مُلْكُ

جو ان کے ہاتھوں نے آگے بھیجا تو انسان بڑا ناشکرا ہے اللہ ہی کے لیے ہے

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ

آسمانوں اور زمین کی سلطنت پیدا کرتا ہے جو چاہے جسے چاہے بیٹیاں عطا

إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ الذُّكُورَ ۞ أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا

فرمائے اور جسے چاہے بیٹے دے یا دونوں ملا دے بیٹے

وَإِنَاثًا ۖ وَيَجْعَلُ مَنْ يَشَاءُ عَقِيمًا ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ ۞

اور بیٹیاں اور جسے چاہے بانجھ کردے بیشک وہ علم و قدرت والا ہے

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ

اور کسی آدمی کو نہیں پہنچتا کہ اللہ اس سے کلام فرمائے مگر وحی کے طور پر یا یوں کہ وہ

وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا

بشر پردہ عظمت کے ادھر ہو یا کوئی فرشتہ بھیجے کہ وہ اس کے حکم سے وحی کرے جو

يَشَاءُ ۚ إِنَّهُ عَلِيٌّ حَكِيمٌ ۞ وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا

وہ چاہے بیشک وہ بلندی و حکمت والا ہے اور یونہی ہم نے تمہیں وحی بھیجی

مِنْ أَمْرِنَا ۚ مَا كُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ

ایک جانفزا چیز اپنے حکم سے اس سے پہلے نہ تم کتاب جانتے تھے نہ احکام شرع کی تفصیل

وَلَٰكِنْ جَعَلْنَاهُ نُورًا نَهْدِي بِهِ مَنْ نَشَاءُ

ہاں ہم نے اسے نور کیا جس سے ہم راہ دکھاتے ہیں

۸۳ بلکہ ان کی گمراہی کی آپ سے باز پرس نہ ہوگی جیسے اسکول کا رزلٹ RESULT خراب آنے پر استادوں سے پوچھا جائے گا کہ بکری ضائع ہو جانے پر گڈریا سے سوال ہوتا ہے تم ان سے غنی ہو [illegible] یہاں حصر اضافی ہے یعنی آپ پر صرف تبلیغ لازم ہے ہدایت لازم نہیں لہٰذا اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ حضور کو تبلیغ کے سوا اور کوئی اختیار نہیں۔ حضور مسلمانوں کے دنیا میں والی وارث ہیں، آخرت میں فریاد رس اور شفاعت کرنے والے ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) [illegible] سے مراد کافر یا غافل ہے اس سے معلوم ہوا کہ دنیا میں راحت تھوڑی ہے کہ اسے چکھنا فرمایا گیا [illegible] سے مراد ہے اترانا اکڑنا فخر کرنا یہ خوشی کفر ہے شکر کی خوشی ثواب ہے ۸۵ معلوم ہوا کہ اکثر آفتیں ہمارے گناہوں کے سبب آتی ہیں۔ اگرچہ بعض مصیبت بلندی درجات کا سبب بھی ہوتی ہے [illegible]

[illegible]

http://www.rehmani.net

الساعةِ ؟ وقد أجدبَتْ[1] بلادُنا ، فمتى تُخصِبُ ؟ وقد تركْتُ امرأتى حُبلَى ، فمتى تلِدُ ؟ وقد علمتُ ما كسَبتُ اليومَ ، فماذا أكسِبُ غدًا[2] ؟ وقد علِمتُ بأىِّ أرضٍ وُلِدتُ ، فبأىِّ أرضٍ أموتُ ؟ فنزَلت هذه الآيةُ .

وأخرَج ابنُ جريرٍ ، وابنُ أبى حاتمٍ ، عن قتادةَ فى قولِه : ﴿إِنَّ ٱللَّهَ عِندَهُۥ عِلْمُ ٱلسَّاعَةِ﴾ الآيةَ . قال : خمسٌ من الغيبِ استأثَر اللهُ بهن ، فلم يُطلِعْ عليهن ملَكًا مُقرَّبًا ، ولا نبيًّا مُرسَلًا : ﴿إِنَّ ٱللَّهَ عِندَهُۥ عِلْمُ ٱلسَّاعَةِ﴾ ، ولا يدرى أحدٌ من الناسِ متى تقومُ الساعةُ ، فى أىِّ سنةٍ ولا فى أىِّ شهرٍ ، أليلًا أم نهارًا ، ﴿وَيُنَزِّلُ ٱلْغَيْثَ﴾ ، فلا يعلَمُ أحدٌ ... أم نهارًا ، ﴿وَيَعْلَمُ مَا فِى ٱلْأَرْحَامِ﴾ ... أحمرَ أو أسودَ ، ﴿وَمَا ... ﴿وَمَا تَدْرِى نَفْسٌۢ بِأَىِّ أَرْضٍ ... أرضٍ ؛ أفى بحرٍ أم فى ...

... جريرٍ[5] ، وابنُ ...

... اللهِ ﷺ :

... ، ولا متى ...

الدُّرُّ المنثور
فى
التفسير بالمأثور
لجلال الدين السيوطى
(٨٤٩ - ٩١١هـ)
تحقيق
الدكتور عبد الله بن عبد المحسن التركى
بالتعاون مع
مركز هجر للبحوث والدراسات العربية والإسلامية
...
الجزء الحادى عشر

---

(١) فى ص ...
(٢) سقط من ...
(٣ - ٣) فى ...
(٤) ابن جرير ١٨ ...
(٥ - ٥) سقط من : ص ، ف ١ ، م ، ح ٢ ...
(٦) سقط من : ف ١ ، م ، ح ٢ ...

مُفْرَدَاتُ أَلْفَاظِ الْقُرْآن

تأليف

العلامة الراغب الأصفهاني

المتوفى في حدود ٤٢٥ هـ

تحقيق

صفوان عدنان داوودي

[المرسلات/ ٣١]. والعَابِيَةُ: المُسْتَغْنِيَةُ بِزَوجِهَا عن الزِّينَةِ، وقيل: المُسْتَغْنِيَةُ بِحُسْنِهَا عن التزيُّن. وغَنِيَ في مكانِ كذا: إذا طالَ مَقامُه فيه مُسْتَغْنِياً به عن غيرِهِ بِغِنًى، قال: ﴿ كَأَن لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَا ﴾

وَلَا فِي الْأَرْضِ. وقوله: ﴿ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ﴾ [الأنعام/ ٧٣]، أي: ما يَغِيبُ عنكم وما تَشْهَدُونَهُ، والغَيْبُ في قوله: ﴿ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ ﴾ [البقرة/٣]، ما لا يقعُ تحتَ الحَوَاسِّ ولَا

(١) الحديث عن ابن عباس أنّ رسول الله ﷺ بعث معاذاً إلى اليمن، فقال: «إنك تأتي قوماً أهل كتاب فادعهم إلى شهادة أن لا إله إلا الله وأني رسول الله، فإنْ هم أطاعوا لذلك فأعلمهم أنّ الله تعالى افترضَ عليهم خمسَ صلواتٍ في اليوم والليلة، فإن هم أطاعوا لذلك فأعلمهم أنّ الله افترض عليهم صدقة أموالهم، تؤخذ من أغنيائهم وتُرَدُّ على فقرائهم...» الحديث.

أخرجه البخاري في الزكاة ٣/٣٢٢؛ ومسلم في الإيمان برقم ١٩.

(٢) هذا عجز بيت وصدره: [العيشُ لا عيشَ إلا ما قنعتَ به].

وهو في التمثيل والمحاضرة للثعالبي ص ٨٥؛ ونهاية الأرب ٣/ ٨٤.

(٣) الحديث عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: «ليس منّا من لم يتغنَّ بالقرآن» أخرجه البخاري في التوحيد ١٣/ ٥٠١ (٧٥٢٧)؛ وأحمد في المسند ١/ ١٧٢.

تقتضيه بداءة العُقُولِ، وإنّما يُعْلَمُ بِخَبَرِ الأنبياءِ عليهمُ السلامُ، وبِدفعِهِ يقعُ على الإنسانِ اسمُ

يَكْرَهُهُ الزَّوجُ. والغِيبةُ: أن يَذْكُرَ الإنسانُ غيرَه بما فيه مِنْ عَيبٍ مِنْ غيرِ أنْ أُحْوِجَ إلى ذكرِه، قال

النبراس

شرح

شرح العقائد

لجامع المعقول والمنقول ... [illegible]

العلامة محمد عبد العزيز الفرهاري

[illegible]

من الجن ... الرجال قال الخليل ... السماء ... من الجن او من ... [illegible]

من ... الاستعمالات والجوهري ... [illegible] ... الرجل ... [illegible] ... من

لوصفية ... قال صاحب القاموس ... [illegible] ... الحجر لما

... [illegible] ... الارض ... [illegible] ... عليه

وسلم ... [illegible] ... مما تسمى ... [illegible] ... كلامهم

... [illegible] ... الشهاب ... [illegible] ... من السماء ... ما في

الاحاديث ... [illegible] ... الغيب لا احد ... كما في نصوص القرآن ... من يزعم ان

... [illegible] ... الموصولة ... دعوى العلم بالغيب وهو كفر

... العلم بالحوادث الآتية ... [illegible] ... يكون ... [illegible] اما

الجازم ... [illegible] ... على سبيل الظن ... [illegible] ... باجماع العلم بالغيب امر

تفرد به ... [illegible] ... او الاسناد ... [illegible] ... الا

بالعلامات ... [illegible] ... النجوم ... [illegible] ... الحركات والعادات ... [illegible] ... ما

يكن ... [illegible] ... ما ذكر من ان

... [illegible] ... الظن ... [illegible] ... القمر في

... [illegible] ... العيب لا علامات ... [illegible] ...

... [illegible] ... علم الغيب ... [illegible] ... التحقيق ان

الغيب ما غاب عن الحواس والعلم الضروري ... [illegible] ... القرآن ... [illegible] ... كفر ... [illegible]

كفره ... [illegible] ... او دليل ... [illegible] ... والظن في الظني ... [illegible]

... [illegible] ... او الدليل ... [illegible]

الاشياء ... [illegible] ... من الوحي ... [illegible] ... من هو او من

... [illegible] ... من اهل الكشف ... [illegible] ...

... [illegible] ... النجوم والرمل ... [illegible] ... الاشياء ثم

... [illegible] ...

... [illegible] ... المستقبلة بالوحي ... [illegible] ... من ... [illegible] ... من

... [illegible] ... الغيب ... [illegible] ... بالغيب قلت ... [illegible]

شرح
العقائد النسفية

للعلامة سعد الدين التفتازاني رحمه الله

المتوفى ٧٩٢هـ

المحشّى بـ
عقد الفرائد
على
شرح العقائد

لـ مولانا محمد علي رحمه الله

www.besturdubooks.wordpress.com

ومنهم من كان يزعم أنه يستدرك الأمور بفهم أُعطِيَه، والمنجم إذا ادعى العلم
أي يدرك
بالحوادث الآتية، **فهو مثل الكاهن**. وبالجملة: العلم بالغيب أمر تفرد به الله تعالى،
فيكون كافرا
لا سبيل إليه للعباد إلا بإعلام منه، أو إلهام بطريق المعجزة، أو الكرامة، أو إرشاد إلى
عطف على الإعلام
الاستدلال **بالأمارات** فيما يمكن فيه ذلك. **ولهذا ذكر** في الفتاوى: أن قول القائل عند رؤية **هالة القمر**: "**يكون مطراً**" **مدعياً** علم الغيب، لا بعلامته كفر.

= المستقبلة، فيتذاكرونه تحت السماء، فيصعد الجن فيسمعون بعض كلامهم قبل أن يصيبهم الشهاب، فيخلطون معه الكذب، ويخبرون به الكهان، فيصدق الكاهن بالكلمة التي بلغت من السماء، هذا مختصر ما في الأحاديث، وهؤلاء كانوا يزعمون أن الجن تعلم الغيب، وهو كفر؛ إذ لا يعلم الغيب إلا الله سبحانه، كما في نصوص القرآن. [النبراس: ٣٤٣]

مثل الكاهن، فيكون كافرا، وكذلك يكون مصدقه كافرا، أما إذا زعم أنه يستدل بعلامات فلكية على سبيل الظن، كاستدلال الطبيب بالنبض على حال المريض فلا يكفر. [النبراس: ٣٤٣] بالأمارات أي العلامات، كأوضاع النجوم، وأشكال الرمل، والأدلة المذكورة في الطب على كيفية المزاج، وسرعة البرء، أو الهلاك والبحارين فيما يمكن ذلك فيه، بخلاف ما لم يمكن الاستدلال عليه، فإنه لا يمكن معرفته إلا بوحي أو إلهام، كالقيامة وأشراطها. [النبراس: ٣٤٣]

ولهذا ذكر أي لما ذكر من أن العلم الاستدلالي ليس من علم الغيب الخاص بالحق سبحانه [النبراس: ٣٤٣] هالة القمر هي دائرة بيضاء حول القمر في سحاب رقيق [النبراس: ٣٤٣] يكون مطرا أي يوجد وهذا مقول القول. مدعياً أما إذا استدل بأن الهالة تدل على رطوبة الهواء، ورطوبة الهواء سبب أكثري للمطر، فلا كفر. واعلم أن للناس في مسألة الغيب كلمات غير منقحة، والتحقيق أن الغيب ما غاب عن الحواس، والعلم الضروري، والعلم الاستدلالي، وقد نطق القرآن بنفي علمه عمن سواه تعالى، فمن ادعى أنه يعلمه كفر، ومن صدق المدعي كفر، وأما ما علم بحاسة، أو ضرورة، أو دليل - فليس بغيب، ولا كفر في دعواه، ولا في تصديقه على الجزم في اليقيني، والظن في الظني عند المحققين. وبهذا التحقيق اندفع الإشكال في الأمور التي يزعم أنها من الغيب، وليست منه؛ لكونها مدركة بالسمع، أو البصر، أو الدليل، فأحدها: أخبار الأنبياء؛ لأنها مستفادة من الوحي، ومن خلق العلم الضروري فيهم، أو من انكشاف الكوائن على حواسهم، ثانيها: علم الولي؛ لأنه =

مختصر صحيح مسلم

كتاب الإيمان

باب : أول الإيمان قول لا إله إلا الله

١ ــ عن أبي جَمْرَة قال : كنتُ أترجِمُ بين يدَيْ عبدِ اللهِ بنِ عبّاس وبين الناس ، فأتته امرأة تسأله عن نبيذ الجرّ[1] فقال : إنَّ وفدَ عبدِ القيسِ أتوا رسولَ الله ﷺ ، فقال رسولُ الله ﷺ : « مَنِ الوفدُ ؟ أو مَنِ القوم ؟ » قالوا : ربيعةُ ، قال : « مرحباً بالقوم أو بالوفدِ غيرَ خزايا ولا ندامى » فقالوا : يا رسولَ اللهِ إنا نأتيك من شُقّةٍ بعيدةٍ وإنَّ بيننا وبينك هذا الحيَّ من كفّارِ مُضَر ، وإنا لا نستطيعُ أن نأتيك إلا في شهر الحرام ، فمُرْنا بأمرٍ فصلٍ نُخبِر به مَن وراءنا ، وندخل به الجنة ، قال : فأمرهم بأربع ، ونهاهم عن أربع ، قال : أمرهم بالإيمان بالله وحدَه ، وقال : « هل تدرون ما الإيمانُ بالله وحدَه ؟ » قالوا : اللهُ ورسولُه أعلمُ ، قال : « شهادةُ أن لا إلهَ إلا اللهُ ، وأن محمداً رسولُ الله ، وإقامُ الصلاة ، وإيتاءُ الزكاة ، وصومُ رمضان ، وأن تؤدّوا خُمساً من المغنم » ، ونهاهم عن الدُّبّاء[2] والحَنْتَم والمزفَّتِ ، قال شعبةُ وربما قال : (النَّقير) وقال : « احفظوه وأخبروا مَن وراءكم » . وزاد ابن مُعاذ في حديثه عن أبيه قال : قال رسولُ اللهِ ﷺ ، للأشَجِّ أشَجِّ عبدِ القيس : « إن فيك لَخصلتين يحبُّهما اللهُ : الحلمُ والأناةُ » . (م ١/ ٣٥ ــ ٣٦)

٢ ــ عن أبي هُرَيرةَ رضيَ اللهُ عنه قال : كان رسولُ الله ﷺ يوماً بارزاً للناس ، فأتاه رجلٌ فقال : يا رسولَ اللهِ ما الإيمانُ ؟ قال : « أن تؤمنَ بالله ، وملائكتِه ، وكتابِه ولقائه ورسله ، وتؤمنَ بالبعث الآخِر » ، قال : يا رسولَ اللهِ ما الإسلامُ ؟ قال : « الإسلامُ أن تعبدَ اللهَ ولا تُشرِكَ به شيئاً ، وتقيمَ الصلاةَ المكتوبةَ ، وتؤدّيَ الزكاةَ المفروضةَ ، وتصومَ رمضانَ » . قال : يا رسولَ اللهِ ما الإحسانُ ؟ قال : « أن تعبدَ اللهَ كأنك تراه ، فإنك إن لا تراه ، فإنه يراك » . قال : يا رسولَ اللهِ متى الساعة ؟ قال : « ما المسؤولُ عنها بأعلمَ من السائل ، ولكن سأحدِّثُك عن أشراطِها : إذا ولَدتِ الأمَةُ

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی

7354851

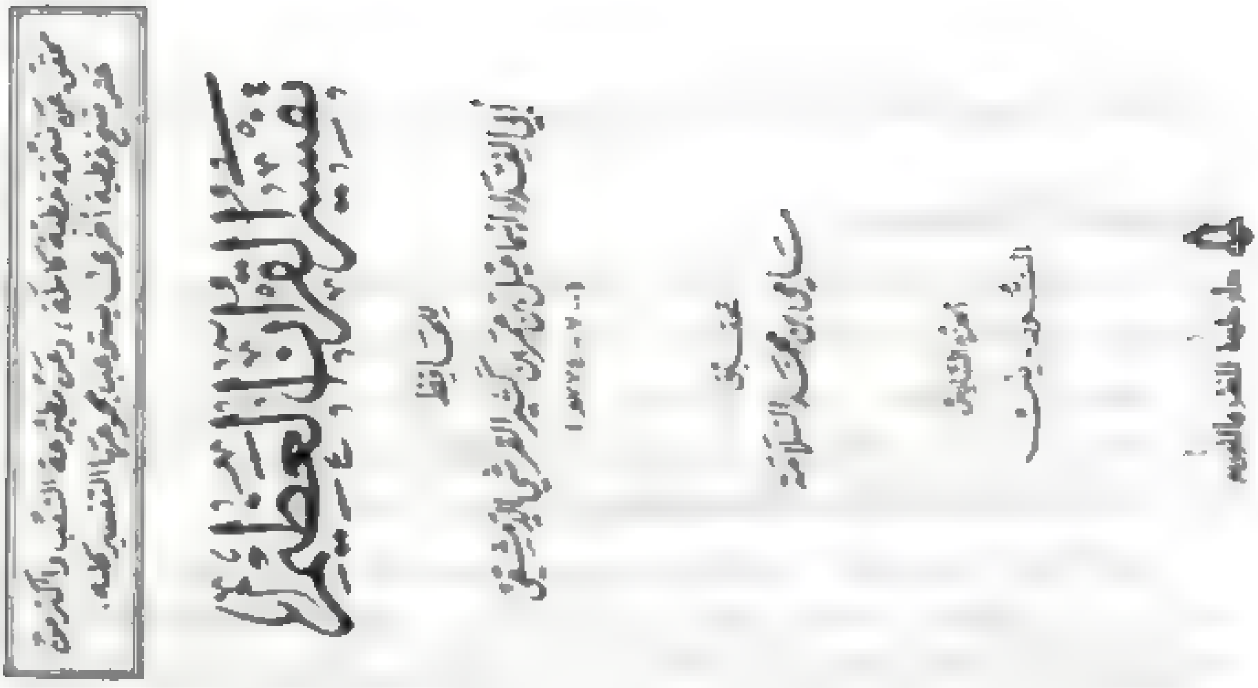

[حديث ابن مسعود ، رضى الله عنه : قال الإمام أحمد : حدثنا يحيى ، عن شعبة ، حدثني عمرو بن مُرَّة ، عن عبد الله بن سلمة قال : قال عبد الله (4) : أوتي نبيكم ﷺ مفاتيح كل شيء غير خمس : ﴿ إِنَّ اللَّهَ عِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴾] (5) (6) .

وكذا رواه عن محمد بن جعفر ، عن شعبة ، عن عمرو بن مرة ، به . وزاد في آخره : قال : قلت له : أنت سمعته من عبد الله ؟ قال : نعم ، أكثر من خمسين مرة (7) .

ورواه أيضا عن وَكِيع ، عن مِسْعَر ، عن عمرو بن مرة به (8) .

وهذا إسناد حسن على شرط أصحاب السنن ولم يخرجوه .

حديث أبي هريرة : قال البخاري عند تفسير هذه الآية : حدثنا إسحاق ، عن جرير ، عن أبي حيان ، عن أبي زُرْعَةَ ، عن أبي هريرة ، رضي الله عنه (9) ؛ أن رسول الله ﷺ كان يوما بارزا للناس ، إذ أتاه رجل يمشي ، فقال : يا رسول الله ، ما الإيمان ؟ قال : « الإيمان : أن تؤمن بالله وملائكته وكتبه ورسله ولقائه ، وتؤمن بالبعث الآخر » . قال : يارسول الله ، ما الإسلام ؟ قال : «الإسلام : أن تعبد الله ولا تشرك به شيئاً ، وتقيم الصلاة ، وتؤتي الزكاة المفروضة ، وتصوم رمضان» فقال : يا رسول الله ، ما الإحسان ؟ قال : « الإحسان : أن تعبد الله كأنك تراه ، فإن لم تكن تراه فإنه يراك » . قال : يا رسول الله ، متى الساعة ؟ قال : « ما المسؤول عنها بأعلم من السائل ، ولكن سأحدثك عن أشراطها : إذا ولدت الأمَةُ ربَّتَها ، فذاك من أشراطها . وإذا كان الحفاة

(1) المسند (2/ 24) وصحيح البخاري برقم (1035)
(2) صحيح البخاري برقم (4697) .
(3) المسند (2/ 85) .
(4) في ت : « وروى الإمام أحمد عن ابن مسعود قال »
(5) زيادة من ف ، أ
(6) المسند (1/ 386)
(7) المسند (1/ 438)
(8) المسند (1/ 445) .
(9) في ت : « وروى البخاري »

حضرت ملا علی القاریؒ اور مسئلہ علم غیب

حضرت ملا علی قاری الحنفیؒ نے علم غیب کے متعلق جو کچھ ارشاد فرمایا ہے وہ بلاکم و کاست حرف بحرف فرقہ رضاخانی میں موجود ہے۔ ملا علی قاریؒ تحریر فرماتے ہیں: "اور جب حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ واقعہ پیش آیا اور بہتان تراشوں نے ان کو متہم کیا تو نبی اکرم ﷺ کو اصل حقیقت کا علم نہ ہوسکا تا آنکہ اللہ کی طرف سے وحی نازل ہوئی اور اس میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی برات کا ذکر کیا گیا مگر اس غالی فرقہ کا خیال ہے کہ آپ بلاشک و شبہ حقیقت حال سے آگاہ تھے اور معدذا لوگوں سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی جدائی اور طلاق کا مشورہ کرتے رہے اور باوجود علم کے حضرت ریحانہ رضی اللہ عنہا سے بھی آپ نے دریافت کیا اور آپ نے یقینی علم کے باوجود یہ بھی کہا کہ اے عائشہ اگر تجھ سے گناہ صادر ہوچکا ہے تو اللہ سے معافی مانگ لے حالانکہ آپ ﷺ کو علم یقینی حاصل تھا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا میں کوئی عیب نہیں ہے اور اس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ اس فرقہ کا باوجود اس غلو کے یہ عقیدہ ہے کہ وہ جتنا غلو کرینگے اتنا ہی انکو حضور ﷺ کا تقرب حاصل ہوگا اور آپ کے خاص ترین لوگوں میں ہوں گے درحقیقت یہ لوگ رسول خدا ﷺ کے حکم کے سب سے زیادہ نافرمان اور آپ کی سنت کے سب سے بڑھ کر مخالف ہیں اور ان میں نصاری کی سی مشابہت پائی جاتی ہے۔انہوں نے مسیح علیہ السلام کے بارے میں انتہائی غلو کیا اور ان کے دین و شریعت کی بڑی مخالفت کی اور ان لوگوں کا مقصد بھی صرف یہ ہے کہ وہ خالص جعلی اور جھوٹی روایتوں کو تسلیم کرتے اور صحیح احادیث کی تحریف کرتے ہیں۔ مگر اللہ خود اپنے دین کا نگران ہے وہ گروہ اہل حق کو دین کی حفاظت کے لئے ضرور کھڑا کرتا رہے گا۔جو خالص دین لوگوں کے سامنے پیش کرتا رہے گا۔(موضوعات کبیر صفحہ 194 مترجم اردو)

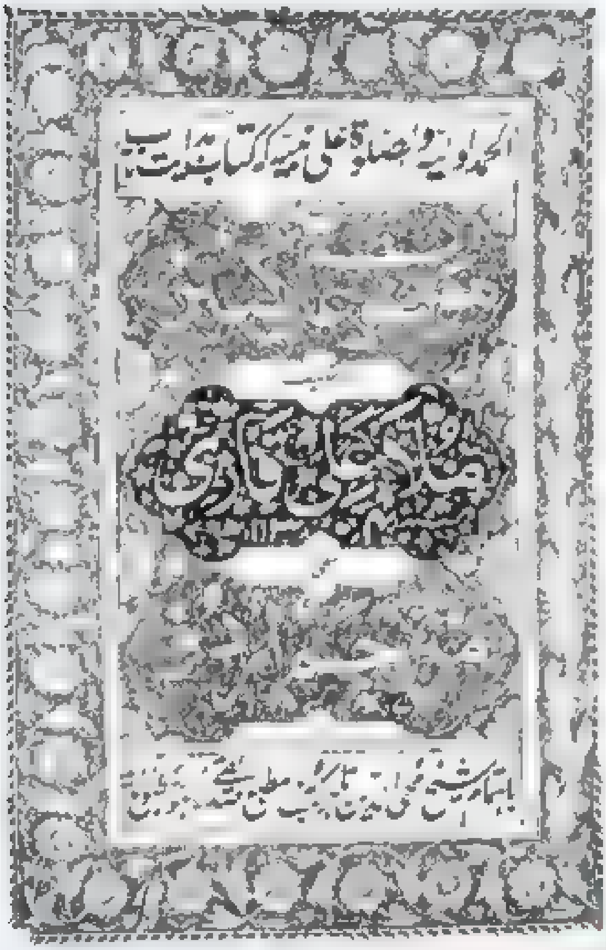

(متن) (۱۹۴) (ترجمہ)

www.facebook.com/RazaKhaniFitna

شیعہ اور بریلوی بھائی بھائی:

بریلوی حضرات کا عقیدہ ہے کہ حضور خاتم النبیین فداہ ابی وامی کو جو کچھ ہو گیا اور جو کچھ ہونیوالا سب غیب کا علم ہے اور بعینہ یہ عقیدہ شیعہ کا ہے چنانچہ شیعہ مذہب کی معتبر کتاب میں لکھا ہے کہ معراج کی رات اللہ تعالی نے حضور علیہ السلام کو ماکان وما یکون کا علم عطا کر دیا تھا:

نوٹ: یہ عقیدہ قرآنی نصوص اور صریح احادیث اور اسلاف کے اقوال کے منافی ہے اگرچہ ہمارے آقا علیہ السلام کے پاس تمام انبیاء و رسل اور تمام انسانوں سے زیادہ علم ہے اسمیں کچھ شک نہیں مگر جمیع ماکان وما یکون کا علم صرف خاصہ خداوندی ہے

۱۴۷

روز اول سے روز آخر تک کا سب ماکان وما یکون انہیں بتایا۔ اشیاء مذکورہ سے کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نہ رہا علم عظیم حبیب کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم ان کو محیط ہوا نہ صرف اجمالاً بلکہ ہر صغیر و کبیر ہر رطب و یابس جو پتہ گرتا ہے زمین کی اندھیریوں میں جو دانہ کہیں پڑا ہے سب کو جدا جدا تفصیلاً جان لیا الی ان قال وبحمد اللہ قرآن عظیم خود شاہد عدل و حکم فصل ہے۔

قال تعالیٰ ونزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شئ الخ وقال تعالیٰ ماکان حدیثا یفتری ولکن تصدیق الذی بین یدیه وتفصیل کل شئ قال اللہ تعالیٰ ۔ مافرطنا فی الکتاب من شئ۔

اثبات علم الغیب جواب انما اللہ الریب

۱۴۹

كتاب الحجة

ان رسول الله ﷺ ... ما كان وما يكون.

رحمۃ اللہ تعالیٰ

مقالاتِ بندیالوی

جلد اول

جامع معقول و منقول

حاوی الفروع والاصول تاجور شو... ملک المدرسین

مولانا عطا محمد چشتی

ناشر

استاذ العلماء اکیڈمی خوشاب

فائدہ چہارم:۔ قرآن کریم میں اللہ جل شانہ کو "رب العالمین" فرمایا گیا۔اور "العالمین" عالم کی جمع ہے۔اور عالم "آلہ" کا صیغہ ہے۔جس چیز سے کسی شئے کا علم آئے اور جو چیز کسی کے وجود پر دلیل ہو اسکو عالم کہا جاتا ہے۔۔۔۔۔جو کہ عالم کا ہر ذرہ اللہ تعالیٰ کے وجود پر دلیل ہے اسلئے اسکو عالم کہا جاتا ہے۔اور عالم موجود ماسوی اللہ کا نام ہے۔اللہ تعالیٰ اور معدومات پر عالم کا اطلاق نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کی توحید یہ ہے کہ اسکی دلیل سے حاصل کی جائے کیوں کہ عالم کا ہر ذرہ اللہ تعالیٰ کے وجود پر اور توحید کی دلیل ہے۔لہذا اس عالم کا جتنا زیادہ کسی کو علم ہوگا اتنی ہی اسکی توحید کامل ہوگی۔اور جس کو عالم کا تھوڑا علم ہوگا اسکی توحید ناقص ہوگی۔اسلئے اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کو عالم کی ہر چیز کا علم ہے۔لہذا آپ کی توحید کامل اور مکمل ہے۔اور اگر کسی نام نہاد مسلمان کا یہ عقیدہ ہو کہ عالم کی فلاں چیز کا علم حضور ﷺ کو عطا نہیں ہوا، یا آپ فلاں فلاں چیز کو نہیں جانتے تو گویا وہ شخص حضور اکرم ﷺ کی توحید کو (العیاذ باللہ) ناقص اور غیر مکمل خیال کرتا ہے۔

یہ جاننا ضروری ہے کہ عالم کی تمام اشیاء متناہی اور محدود ہیں اور عارف باللہ پر ایک ایسا وقت آتا ہے کہ اسکو عالم کی تمام اشیاء کا علم آجاتا ہے اور اس کی توحید مکمل ہو جاتی ہے۔اسکو "سیر الی اللہ" کہا جاتا ہے۔یہ سیر متناہی اور محدود ہے۔عارف باللہ اسکو ختم کر لیتا ہے اسکے بعد "سیر فی اللہ" شروع ہوتی ہے۔یعنی عارف باللہ کو اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کا علم آنا شروع ہو جاتا ہے یہ سیر غیر متناہی اور لامحدود ہے۔عارف اسمیں ہمیشہ ترقی کرتا رہتا ہے۔اور یہ سیر کبھی ختم نہیں ہوتی۔مذکورہ بالا حدیث پاک میں جو فرمایا گیا لا یزال عبدی یتقرب الی (الحدیث)

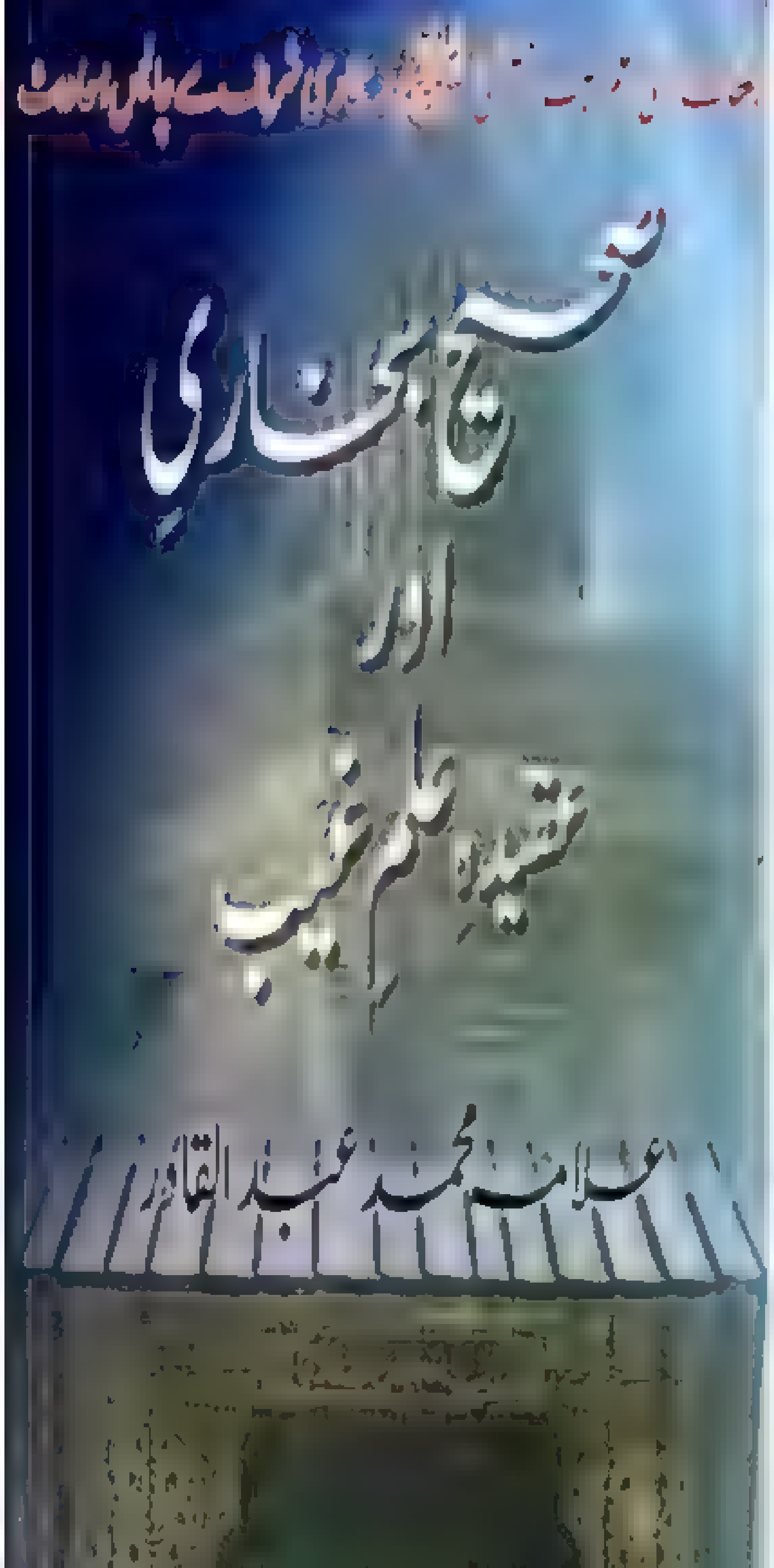

عالم الغیب صرف اللہ عزوجل کو کہا جائے گا

چند الفاظ ایسے ہوتے ہیں جو صرف اللہ عزوجل کے لئے استعمال ہوتے ہیں، بارگاہِ الٰہی عزوجل کے انتہائی ادب کی وجہ سے کسی اور کے لیے استعمال نہیں ہوتے جیسے لفظ رحمٰن، لغوی لحاظ سے اس کے معنی ہیں بہت زیادہ رحم کرنے والا، حالانکہ رسول اللہ ﷺ مخلوق میں سب سے زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں یہاں تک کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قرآن عظیم نے رؤف رحیم اور رحمۃ للعالمین فرمایا لیکن ہم سب جانتے ہیں حضور ﷺ کے لیے رحمٰن کا لفظ نہیں بولا جاتا بلکہ رحمٰن صرف اللہ عزوجل کے لیے ہی استعمال ہوتا ہے، اسی طرح عالم الغیب کا اطلاق صرف اللہ عزوجل کے لیے ہوگا، جیسا کہ امام اہلسنت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

حضور اقدس ﷺ قطعاً بے شمار غیوب و ماکان و مایکون کے عالم ہیں مگر عالم الغیب صرف اللہ عزوجل کو کہا جائے گا جس طرح حضور اقدس ﷺ قطعاً عزت و جلالت والے ہیں تمام عالم میں ان کے برابر کوئی عزیز و جلیل نہ ہے نہ ہو سکتا ہے مگر محمد عزوجل کہنا جائز نہیں بلکہ اللہ عزوجل و محمد ﷺ کہا جائے گا)۔

(فتاویٰ رضویہ، ج ۲۹، ص ۵۰۳)

یہ سب اللہ عزوجل کے انتہائی ادب کی وجہ سے ہے، یہاں یہ بات یاد رہے کہ جس طرح لفظ "الرحمٰن" اور "عزوجل" کا مخلوق کے لئے استعمال نہ ہونا اس بات کی دلیل نہیں بن سکتا کہ اب مخلوق میں اللہ عزوجل کے سوا کوئی رحمت کرنے والا، عزت والا نہیں، اسی طرح لفظ "عالم الغیب" کا نبی پاک ﷺ کے لیے استعمال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھٰذَا کِتٰبُنَا یَنْطِقُ عَلَیْکُمْ بِالْحَقِّ (الجاثیہ)

مقیاسُ الحنفیّت

جُنید زمان پیر طریقت مناظرِ اعظم

ابوعبدالوہاب مولانا محمد عمر صدیقی علیہ الرحمہ

المقیاس پبلشرز

۴۔ دربار مارکیٹ لاہور

امت کے لئے ظاہر نہ فرمانا ان کے عدم علم پر دلالت نہیں کرتا۔ اگر کسی نے بالفرض نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کچھ وقت کیلئے معاذ اللہ اس خبر سے بے علم سمجھا تو اس اعتقاد کی بنا پر اتنی دیر وہ منکر نبوت رہے گا۔ یا اس کو یہ ماننا پڑے گا نبی علیہ السلام کی کچھ دیر کے لئے عدم علمی اس کے نبوت کے انعدام پر دال ہوگی۔ اور نبوت کا نبی سے منعدم ہونا ایک آن کے لئے بھی اصول نبوت کیا بلکہ اصول الٰہیہ کے خلاف ہے ماننا پڑے گا کہ نبی علیہ السلام اپنے علم غیب عطائی سے ایک آن کے لئے بھی بے خبر نہیں ہو سکتا جیسا کہ نبی ﷺ تمام عالمین کے علم سے ایک آن کے لئے بھی بے خبر نہ تھے اور نہ ہیں اور نہ ہو سکتے ہیں۔ یہی مطلب لفظ نبی سے ظاہر ہوتا ہے۔ لہٰذا نبی ﷺ کے واسطے تمام عالمین کا علم غیب عطائی علی الدوام ماننا یعنی از ابتدائے آفرینش حضور ﷺ کو تا قیامت اور قیامت کے بعد تک بھی اور جنت اور دوزخ وغیرہم کا تمام علم غیب بلکہ اس سے بھی زیادہ جس کو اللہ تعالیٰ جانتے ہیں اور مخلوق کی عقلوں کی سے بالاتر ہے آپ کی شان نبوت کو حاصل ہے۔

غیب کی شرح ازروئے قرآن شریف } غیب کے معنی مخاطب مختلف ہیں۔

(۱) بقرہ ۱/۱ } ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ (ہدایت ہے۔ ڈرنے والوں کے واسطے جو ایمان لاتے ہیں پوشیدہ چیزوں کے ساتھ جو دیکھی ہوئی نہیں).

(۲) نساء ۵/۴ } فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰہُ (نیک بخت عورتیں فرمانبردار حفاظت کرنے والیاں پوشیدہ چیز کی جس کی حفاظت اللہ نے فرمائی)

یہاں اگر غیب کے معنی غیر مخلوق کے جاویں تو فرمان الٰہی معاذ اللہ غلط ثابت ہوتا ہے۔

(۳) مائدہ ۷/۱۳ } لِیَعْلَمَ اللّٰہُ مَنْ یَّخَافُہٗ بِالْغَیْبِ (تا کہ معلوم کرے اللہ تعالیٰ کون ڈرتا ہے اس سے بن دیکھے)

(۴) یوسف ۱۲/۷ } ذٰلِکَ لِیَعْلَمَ اَنِّیْ لَمْ اَخُنْہُ بِالْغَیْبِ یوسف علیہ السلام

یعنی جو حواس خمسہ کے ذرائع اور دوسرے کسی قسم کی وساطت کا مرہون منت نہ ہو' ایسا غیب' غیب ذاتی ہے اور یہ خاص ہے صرف اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی ذات کے لئے۔ جس میں کوئی نبی' کوئی رسول اور مخلوق کا کوئی فرد شریک نہیں ہو سکتا۔ ہاں اگر اللہ تعالیٰ کسی کو غیب کا علم دے دے جیسا کہ بالعموم انبیائے سلف کو اور بالخصوص سید الانبیا علیہ السلام کو عطا فرمایا تو ایسا غیب' غیب عطائی کہلاتا ہے' انبیاء علیہم السلام کی اس مخصوص غیب دانی کا منکر' منکر نصوص قطعیہ ہے اور منکر نص قرآنی دائرۂ اسلام سے خارج ہے اور علمائے احناف نے اسی علم غیب ذاتی کے قائل کو کافر کہا ہے نہ کہ عطائی کے قائل کو۔

اب یہ فہرست کوئی نہیں گنوا سکتا کہ کن کن اور کتنی چیزوں کے جاننے میں کون کون نبی اور رسول کس مقام پر فائز ہے' کیوں کہ اس کا حتمی علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ البتہ اتنا کہا جا سکتا ہے کہ حضور علیہ السلام چونکہ افضل الناس ہیں' اس لئے آپ اعلم الناس بھی ہیں اور جو اعلم الناس کے مرتبہ جلیلہ پر فائز ہو' وہ یقیناً کائنات کے تمام انسانوں سے زیادہ غیب دان ہوتا ہے' اس لئے کہ یہ شرف صرف حضور علیہ السلام سے مخصوص ہے کہ آپ پوری کائنات کے ہر انسان پر ہر وصف' ہر خوبی اور ہر کمال میں کلی طور پر فضیلت رکھتے ہیں' یہ مرتبہ آپ کے سوا کسی اور کو حاصل نہیں اور پھر و علمك مالم تكن تعلم کی آیت میں لفظ' ما' کا عموم اس پر دلالت کر رہا ہے کہ آپ جو کچھ نہیں جانتے تھے اللہ تعالیٰ نے آپ پر منکشف فرما دیا اور اس کا تحقق ماضی مطلق کے صیغۂ واحد غائب و علمك سے فرمایا۔ طرفہ تر یہ کہ خود پر صیغۂ غائب کا اطلاق کرنے والا ضمیر کاف کے مخاطب کو حاضر پا کر اس کے سامنے ازل سے لیکر ابد تک کے علوم غیبیہ و حضوریہ کے دروازے

marfat.com

من شأننا ، فعثرت أم مسطح فى مِرْطها فقالت : « تَعِس مسْطح » . فقلت لها : بئسما قلت . تسبين رجلا [قد] [1] شهد [2] بدرا ؟ قالت : أىْ هَنْتَاه ، ألم [3] تسمعى ما قال ؟ قلت : وماذا قال ؟ فأخبرتنى [4] بقول أهل الإفك ، فازددتُ مرضًا إلى [5] مرضى . فلما رجعتُ إلى بيتى فدخل على رسول اللّه ﷺ فسلم ، ثم قال : « كيف تِيكُم ؟ » قلت : أتأذن لى أن آتى أبوىَّ ؟ ـ قالت : وأنا حينئذ أريد أن أتيقن الخبر من قبلهما ـ فأذنَ لى رسول اللّه ﷺ ، فجئت أبوى فقلت لأمى : يا أُمَّتاه ، ما يتحدث الناس ؟ فقالت : أىْ بُنَيَّة [6] ، هَوّنى عليك ، فواللّه لقلما كانت [7] امرأة قَطّ وضيئة ، عند رجل يحبها ، ولها ضرائر إلا أكثرن عليها . قالت : فقلتُ : سبحان اللّه أوقد تحدث الناس بهذا ؟ قالت : فبكيت تلك الليلة حتى أصبحت ، لا يرقأ لى دمع ولا أكتحل بنوم ، ثم أصبحت أبكى . فدعا رسول اللّه ﷺ عليًا [8] ، وأسامة بن زيد حين استلبث الوحى، يستشيرهما فى فراق أهله ، قالت : فأما أسامة بن زيد فأشار على رسول اللّه ﷺ بالذى يعلم من براءة أهله ، وبالذى يعلم فى نفسه له من الود ، فقال : يا رسول اللّه ، هم أهلك، ولا نعلم إلا خيرا . وأما على بن أبى طالب فقال : لم يُضيق اللّه عليك ، والنساء سواها كثير ، وإن تسأل الجارية تصدُقك الخبر. قالت [9] : فدعا رسول اللّه ﷺ بَريرة ، فقال : « أىْ بَريرة ، هل رأيت من شىء يَريبك من عائشة؟» فقالت له بريرة : والذى بعثك بالحق إنْ رأيت عليها أمرا قَطّ أغمِصُه عليها ، أكثر من أنها جارية حديثة السن، تنام عن عجين أهلها ، فتأتى الداجن فتأكله ، فقام رسول اللّه ﷺ فاستعذر من عبد اللّه بن أبى بن سَلُول . قالت : فقال رسول اللّه ﷺ وهو على المنبر : « يا معشر المسلمين ، مَنْ يعذرنى من رجل قد بلغنى أذاه فى أهل بيتى ، فواللّه ما علمت على أهلى إلا خيرًا ، ولقد ذكروا رجلا ما علمت عليه إلا خيرًا ،

---

(1) زيادة من ف ، أ ، والمسند .
(2) فى أ : « شاهد » .
(3) فى ف : « أولم » .
(4) فى ف ، أ : « وماذا قال ؟ قالت : فأخبرتنى » .
(5) فى أ : « على » .
(6) فى ف ، أ : « يا بنية » .

تفسير القرآن العظيم

للحافظ
أبي الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي الدمشقي
(٧٠٠ - ٧٧٤هـ)

تحقيق
سامي بن محمد السلامة

الجزء السادس
النور - يس

دار طيبة للنشر والتوزيع

تیسری قسم: جس کے ماننے والوں کے درمیان اہلسنت و جماعت میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

اہلسنت و جماعت میں اس بات پر تو اتفاق ہے کہ اللہ عزوجل نے اپنے پیارے محبوب ﷺ کو علوم خمسہ میں سے بعض وقعات کے بارے میں علم عطا فرمایا ہے لیکن اس بارے میں اہلسنت و جماعت میں اختلاف پیدا ہوتا ہے کہ علوم خمسہ میں سے قیامت تک کے تمام واقعات کا علم تفصیل کے ساتھ عطا فرما دیا گیا ہے یا خاص خاص واقعات کا علم دیا گیا ہے۔ اس بارے میں کثرت علماء اہلسنت، علماء باطن اور اولیاء کرام رحمہم اللہ اور انکی اتباع کرنے والے عوام کا یہ عقیدہ ہے:

1) روز اول سے قیامت تک تفصیل کے ساتھ سرکار دو عالم ﷺ کو علوم خمسہ میں سے ہر ہر واقعہ کا علم اللہ عزوجل نے عطا فرمایا ہے۔

2) جو لوح محفوظ میں جو کچھ ما کان و ما یکون درج ہے (یعنی جو ہوا اور جو ہوگا) کا علم رسول اللہ ﷺ کو عطا فرمایا ہے۔

3) رسول اللہ ﷺ کو تعیین وقت قیامت کا بھی علم ہے۔

4) حضور پر نور ﷺ کو حقیقت روح کا بھی علم ہے۔

5) محبوب ﷺ کو قرآن عظیم کے تمام متشابہات کا علم ہے۔

تو جو کوئی اس تیسری قسم میں سے کسی عقیدے کو نہ مانے مثلاً کہے: سرکار دو عالم ﷺ کو علوم خمسہ میں سے جتنا اللہ عزوجل نے چاہا اتنا علم ہے، ہر ہر واقعے کا علم نہیں تو ایسا شخص معاذ اللہ کافر تو در کنار گمراہ اور فاسق بھی نہیں اور اس عقیدے کی بناء پر اس کو گمراہ و شک نہیں کیا جائے گا بشرطیکہ دل میں پیارے مصطفیٰ ﷺ کا کمال درجے کا ادب و احترام رکھتا ہو اور نہ ماننا اس وجہ سے ہو کہ اپنے خیال میں دلائل سے استدلال کو قوی نہ سمجھتا ہو اور نہ ماننا اس بیماری کی وجہ سے نہ ہو جو آج کل بدمذہبوں کے دلوں میں پائی جاتی ہے کہ پیارے مصطفیٰ ﷺ کی تعریف و شان کر کے جلتے ہیں، یہ بات میں

اور خلیل صلوٰۃ اللہ علیہ کا معاملہ بالعکس ہے۔ علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وہ مسلمنهما بون مسلمن یعنی ان دونوں علوم میں بڑا عظیم فرق ہے قرآن وسنت سے جو عقیدہ توحید ثابت ہوتا ہے اس کا ذکر اوپر بیان ہو چکا ہے۔ اور اس بیان سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر کسی بھی نبی ﷺ کے متعلق یہ عقیدہ ہو کہ اس کو فلاں چیز کا علم نہیں ہے تو یہ عقیدہ اس امر کو مستلزم ہے کہ اس نبی کی توحید مکمل نہیں ہے۔ چہ جائیکہ افضل الانبیاء صلوٰۃ اللہ علیہ کے متعلق یہ عقیدہ ہو کہ آپ ﷺ کو فلاں چیز کا علم نہیں تھا تو بتائیے جب آپ ﷺ کی توحید مکمل نہیں ہے تو پھر دنیا میں کس کی توحید مکمل ہو سکتی ہے۔ اور بعض اہل بدعت نے عقیدہ توحید کو اتنا جامہ پہنا دیا کہ اگر کسی نبی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے متعلق یہ عقیدہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو عالم کی ہر چیز کا علم عطا فرمایا ہے تو یہ عقیدہ شرک ہے۔ یعنی عقیدہ توحید کو جو براہین سے ثابت ہوتا ہے اس کو تو شرک قرار دیا اور ان اہل بدعت نے عقیدہ توحید یہ اختراع کیا کہ کمال موصود ہے جس کو دیوار کے پیچھے کا علم نہ ہو اور پھر طرفہ یہ کہ ان اہل بدعت کے نزدیک شیطان لعین کی وسعت علمی تو نص قرآنی سے ثابت ہے اور افضل الانبیاء ﷺ کے علم پر کوئی دلیل نہیں ہے جس کا خلاصہ یہ ہوا کہ شیطان کی توحید انبیاء علیہم السلام کی توحید سے اکمل ہے۔ نعوذ باللہ من ہذہ الخرافات۔ ع

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا نام خرد

یہاں تک بندہ نے یہ واضح کیا ہے کہ ملت اسلامیہ کی اساس اول توحید کو اہل ضلالت نے کتنا غلط رنگ دیا ہے اب آیئے آپ کو دین متین کی بنیاد ثانی یعنی رسالت سے روشناس کرائیں۔ پھر اہل بدعت نے اس بنیاد میں جو قہر سامانیاں کیں ہیں ان پر سے پردہ اٹھائیں اولاً آپ کو یہ بیان کرتے ہیں کہ اہل السنت والجماعت کے نزدیک عقیدہ رسالت ﷺ کیا چیز ہے؟ قرآن پاک میں ہے۔ انی جاعل فی الارض خلیفہ اس آیت مبارکہ پر یہ اشکال ہوتا ہے کہ خلیفہ اس وقت مقرر کیا جاتا ہے جب اصل کام سرانجام نہ دے سکے۔ اللہ تعالیٰ تو ہر قسم کے

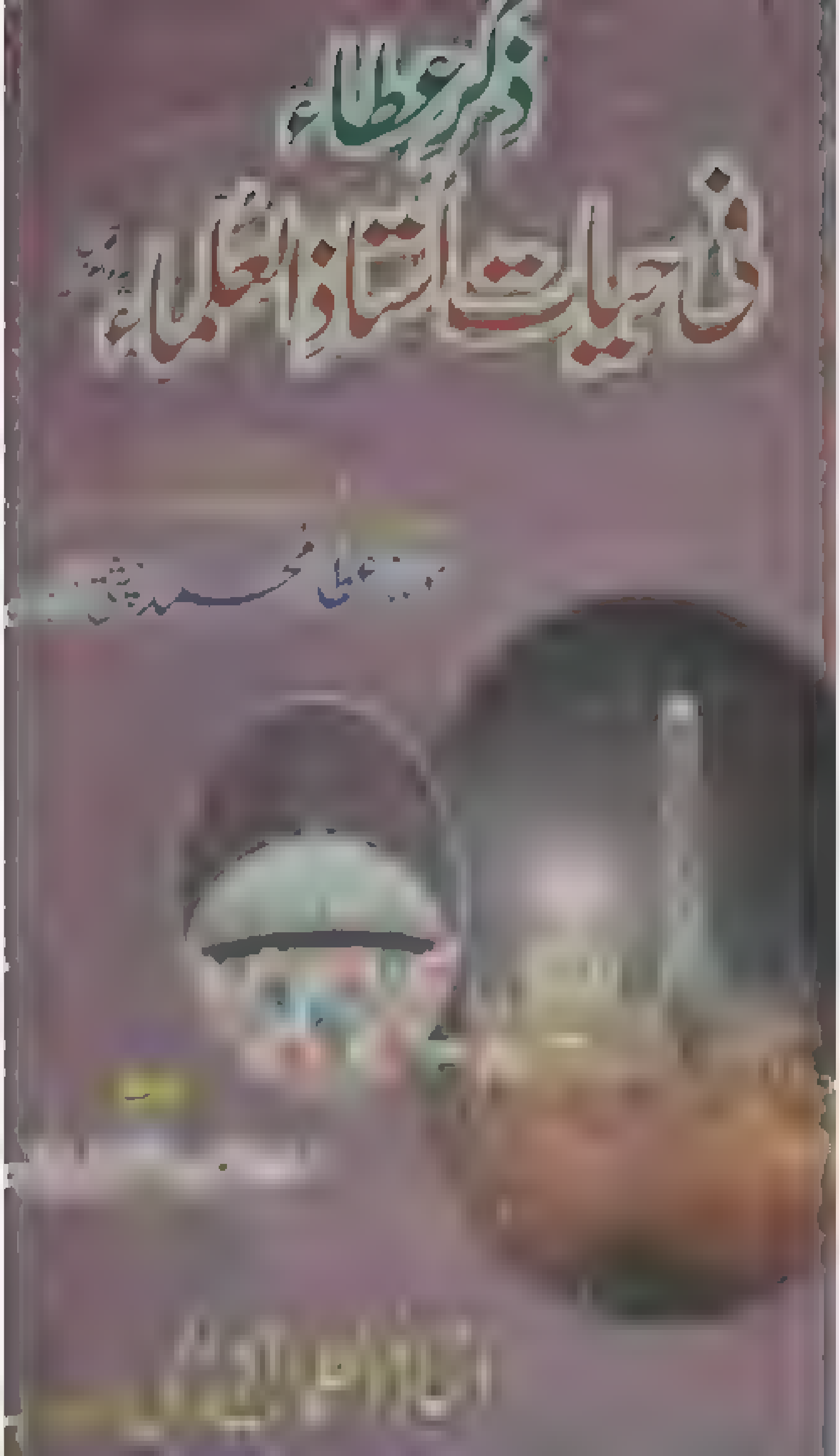

افضل کہنا اور ختنین سے محبت کرنا، موزوں پر مسح کو جائز کہنا، تمام صحابہ و اہل بیت علیہم الرضوان کا ادب، اہل سنت کی جماعت کو تسلیم کرنا، اہل سنت و جماعت کا ساتھ دینا اور شذوذ سے بچنا۔

(III)۔ ثابتات محکمہ: یہ وہ عقائد ہیں جو ظنی دلائل سے ثابت ہیں۔ یہ دلائل اس قدر قوی ہوتے ہیں کہ جانب خلاف کو بالکل ہی رد کر دیتے ہیں۔ جیسے صحیح خبر واحد اور قول مجتہد۔ ان کا خلاف بھی کوئی معمولی آفت نہیں۔ مثلاً عذاب قبر، عبادت پر ہمیشگی علی الصحابہ، مثلاً گستاخ رسول کی توبہ کا عدم قبول، ابوبکر کی ذوالنورین پر افضلیت، حضرت ﷺ کی نبی ... کی سب پر افضلیت، حضرت علی کی بعد والوں پر افضلیت۔

(IV)۔ ظنیات محتملہ: یہ فکر و عقائد ایسی ظنی دلیل سے ثابت ہوتے ہیں جو کبھی راجح ہوتی ہو اور جانب خلاف کے لیے گنجائش بھی موجود ہو۔ مثلاً محبوب کریم ﷺ کو عالم ما کان و ما یکون کہنا، حاضر ناظر کہنا، مختار کل کہنا، آپ ﷺ کی نورانیت حسی، یا رسول اللہ کہنے کا جواز، حضور ﷺ کا سایہ نہ ہونا، علماء و شہداء کے شفیع بننے کا عقیدہ، مزارات کی زیارت اور صاحب مزار سے توسل، بخاری شریف کو اصح الکتب بعد کتاب اللہ کہنا۔

بعض کام ایسے ہیں جن کا تعلق عقیدہ سے نہیں بلکہ عمل سے ہے اور عصر حاضر میں اختلافی ہونے کی وجہ سے انہیں عقائد کے ساتھ ختم کر دیا جاتا ہے۔ مثلاً ایصال ثواب کے لیے دن مقرر کرنا، میلاد شریف منانا، کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام پڑھنا، محبوب کریم ﷺ کے اسم گرامی پر انگوٹھے چومنا، جنازہ کے بعد دعا کرنا، ایصال ثواب کی مختلف صورتیں مثلاً سوئم، چالیسواں، عرس وغیرہ۔ یہ سب باتیں مستحب ہیں۔ ان کا کرنا ثواب ہے لیکن ان کے ترک سے نہ گناہ لازم آتا ہے۔

ایک شخص کو معلوم ہونا چاہیے کہ کونسی دلیل سے کیا ثابت ہوتا ہے اور کون سے مدعا پر کونسی دلیل درکار ہوتی ہے۔ آج کچھ لوگ ایسے ہیں جو قطعی باتوں کے انکار کو بھی کفر نہیں کہتے اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو عقائد محتملہ اور مستحبات پر شرک کا فتوی داغ رہے ہیں۔ ایسا بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ منکر عمل اپنے پسندیدہ احتمال پر مصر ہوتا ہے اور اس احتمال کے منکر کو کافر کہہ رہا ہوتا ہے جبکہ فریق مخالف کے پاس قول مختار ہوتا ہے۔ یہ قول مختار کو رد کر کے صرف احتمال پر کافر کہتا ہے اس مسئلہ ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

القواعد فی العقائد

تالیف

شیخ الحدیث والتفسیر
پیر سائیں غلام رسول قاسمی قادری نقشبندی
دامت برکاتہم العالیہ

ناشر
رحمۃ للعالمین پبلی کیشنز بشیر کالونی سرگودھا
048-3215204-0303-7931327

تفسير القرآن العظيم

للحافظ

أبي الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي الدمشقي

(٧٠٠ - ٧٧٤هـ)

تحقيق

سامي بن محمد السلامة

الجزء السادس

النور - يس

دار طيبة للنشر والتوزيع

وماكان يدخل على أهلي إلا معي » . فقام سعد بن معاذ الأنصاري فقال : أنا أعذرك منه يا رسول الله ، إن كان من الأوس ضربنا عنقه ، وإن كان من إخواننا من الخزرج ، أمرتنا ففعلنا أمرك . قالت : فقام سعد بن عبادة ـ وهو سيد الخزرج ، وكان رجلا صالحا ، ولكن احتملته الحمية ـ فقال لسعد بن معاذ : لعمر الله لا تقتله[١]، ولا تقدر على قتله . فقام أُسيد بن حُضير ـ وهو ابن عم سعد بن معاذ ـ فقال لسعد بن عبادة: كذبت ! لعمر الله [٢] لنقتلنه ، فإنك منافق تجادل عن المنافقين . فتثاور الحيان الأوس والخزرج حتى هموا أن يقتتلوا ، ورسول الله ﷺ [قائم على المنبر . فلم يزل رسول الله ﷺ] [٣] يُخفّضهم حتى سكتوا وسكت رسول الله ﷺ ، قالت : وبكيت يومي ذلك ، لا يرقأ لي دمع ، ولا أكتحل بنوم ، وأبواي يظنان أن البكاء فالق كبدي . قالت : فبينما هما جالسان عندي وأنا أبكي ، استأذنت علي امرأة من الأنصار ، فأذنتُ لها ، فجلست تبكي معي ، فبينا نحن على ذلك [٤] ، إذ دخل علينا رسول الله ﷺ فسلم ثم جلس ـ قالت : ولم يجلس عندي منذ قيل [لي] [٥] ما قيل ، وقد لبث شهراً لا يُوحَى إليه في شأني شيء ـ قالت: فتشهد رسول الله ﷺ حين جلس ، ثم قال : أما بعد يا عائشة ، فإنه قد بلغني عنك كذا وكذا ، فإن كنت بريئة فسيبرئك الله ، وإن كُنت ألْمَمْت بذنب فاستغفري الله ثم توبي إليه ، فإن العبد إذا اعترف بذنب ثم تاب ، تاب الله عليه . قالت : فلما قضى رسول الله ﷺ مقالته قَلَص دمعي حتى ما أحس منه قطرة ، فقلت [٦] لأبي : أجب عني رسول الله ﷺ . فقال . والله ما أدري ما أقول للرسول . فقلت لأمي: أجيبي عني رسول الله . فقالت : والله ما أدري ما أقول لرسول الله . قالت : فقلت ـ وأنا جارية حديثة السن ، لا أحفظ [٧] كثيرا من القرآن ـ : [إني] [٨] والله لقد عرفت أنكم قد سمعتم بهذا ، حتى استقر [٩] في أنفسكم وصدقتم به ، ولَئن [١٠] قلت لكم إني بريئة ـ والله يعلم إني بريئة ـ لا تصدقوني [بذلك . ولئن اعترفت لكم بأمر والله عز وجل يعلم أني بريئة تصدقوني][١١] ، وإني والله ما أجد لي [١٢] ولكم مثلا إلا كما قال أبو يوسف : ﴿ فصبر جميل والله المستعان على ما تصفون ﴾ [يوسف : ١٨] . قالت : ثم

دو جماعتوں کے درمیان صلح کرا دے گا) آپ بھی چونکہ سید حسنی ہیں۔ فریقین کو تحریر بدانست کر کے آپس میں ملا دیں اور ہدایت کریں کہ ایک دوسرے کا ازالہ کریں اور ایسا ہی عوام کو بھی۔

این کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

الملتجی والمشتکی الی اللہ المدعو بمہر علی شاہ از گولڑہ عفی عنہ

۳۔ آنحضرت ﷺ عالم الغیب

(آپ سے استفسار کیا گیا کہ کیا حضور ﷺ کو علم غیب عطا ہوا اور آپ ﷺ عالم الغیب کہلا سکتے ہیں یا نہیں؟ آپ جواب ارشاد فرماتے ہیں)

آنحضرت ﷺ کو علم غیب حسب نصوص قرآنیہ اور علم ما کان و ما یکون کا ازروئے احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام من جانب اللہ عطا ہوا ہے۔ علم غیب کلی اور بالذات علی سبیل الاستمرار خاصہ خدا تعالیٰ کا ہے۔ اور علم غیب علی قدر ما علّمہ و ما اطلعہ آنحضرت ﷺ کو عطا ہوا ہے اور آپ کو عالم الغیب بمعنی معلَّم و مطلع بھی کہا جا سکتا ہے۔

الملتجی الی اللہ المدعو بمہر علی شاہ عفی عنہ از گولڑہ

۴۔ غیر نبی اور علوم غیب

(در جواب استفسار جناب صاحبزادہ عبدالحق صاحب بہ جناب [illegible] صاحب کی [illegible] ضلع پشاور)

مہربان من جناب صاحبزادہ عبدالحق صاحب دام اللہ لہ محب و مرتضی۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ حسب الارشاد تعمیل بعنوان سوال و جواب مسودہ ہے آج (میرے مہربان جناب صاحبزادہ عبدالحق صاحب اللہ تعالیٰ آپ کا محب اور پسندیدہ کاموں کی توفیق دے۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ حسب الارشاد سوال جواب کے عنوان کے ساتھ تعمیل کی جاتی ہے)

الافاضات السنیۃ

الملقب بہ

فتاوی مہریہ

منکرین علم غیبِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں شرعی حکم

جاننا چاہیے کہ عقائد تین طرح کے ہیں:

1) بعض عقائد ایسے ہوتے ہیں کہ جن کا تعلق ضروریات دین سے ہوتا ہے اور ان کا انکار کرنے والا کافر ہو جاتا ہے جیسے اللہ عزوجل کے رب ہونے یا ہمارے آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کا منکر کافر ہے۔

2) بعض عقائد ایسے ہوتے ہیں جو اہلسنت وجماعت میں اگرچہ پائے جاتے ہیں لیکن انکے دلائل ایسے قطعی یقینی نہیں ہوتے کہ انکار کرنے والا کافر ہو۔ لہٰذا ایسے عقائد اہلسنت کے منکر کو گمراہ و بدمذہب کہا جاتا ہے۔ جیسے انبیاء کرام کے وصال کے بعد حیات جسمانی کا انکار کرنے والا گمراہ کہلائے گا، کافر نہیں۔

3) بعض عقائد ایسے ہوتے ہیں کہ خود اہلسنت وجماعت میں ہی آپس میں اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے جیسے مُردوں کے سننے اور شب معراج دیدار الٰہی عزوجل کے بارے میں صحابہ کرام میں اختلاف رہے تو اس تیسری قسم کے اختلاف کی وجہ سے کسی فریق کو گمراہ یا کافر نہیں کہا جا سکتا بلکہ دونوں ہی فریق صحیح العقیدہ مسلمان ہیں۔

﴿قُل لَّآ أَمۡلِكُ لِنَفۡسِي نَفۡعٗا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَآءَ ٱللَّهُۚ وَلَوۡ كُنتُ أَعۡلَمُ ٱلۡغَيۡبَ لَٱسۡتَكۡثَرۡتُ مِنَ ٱلۡخَيۡرِ وَمَا مَسَّنِيَ ٱلسُّوٓءُۚ إِنۡ أَنَا۠ إِلَّا نَذِيرٞ وَبَشِيرٞ لِّقَوۡمٖ يُؤۡمِنُونَ ١٨٨﴾.

﴿قل لا أملك لنفسي نفعاً ولا ضراً﴾ جلب نفع ولا دفع ضر، وهو إظهار للعبودية والتبري من ادعاء العلم بالغيوب. ﴿إلا ما شاء الله﴾ من ذلك فيلهمني إياه ويوفقني له، ﴿ولو كنت أعلم الغيب لاستكثرت من الخير وما مسني السوء﴾ ولو كنت أعلمه لخالفت حالي ما هي عليه من استكثار المنافع واجتناب المضار حتى لا يمسني سوء. ﴿إن أنا إلا نذير وبشير﴾ ما أنا إلا عبد مرسل للإنذار والبشارة. ﴿لقوم يؤمنون﴾ فإنهم المنتفعون بهما، ويجوز أن يكون متعلقاً بالـ ﴿بشير﴾ ومتعلق الـ ﴿نذير﴾ محذوف.

﴿۞ هُوَ ٱلَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفۡسٖ وَٰحِدَةٖ وَجَعَلَ مِنۡهَا زَوۡجَهَا لِيَسۡكُنَ إِلَيۡهَاۖ فَلَمَّا تَغَشَّىٰهَا حَمَلَتۡ حَمۡلًا خَفِيفٗا فَمَرَّتۡ بِهِۦۖ فَلَمَّآ أَثۡقَلَت دَّعَوَا ٱللَّهَ رَبَّهُمَا لَئِنۡ ءَاتَيۡتَنَا صَٰلِحٗا لَّنَكُونَنَّ مِنَ ٱلشَّٰكِرِينَ ١٨٩﴾.

﴿هو الذي خلقكم من نفس واحدة﴾ هو آدم. ﴿وجعل منها﴾ من جسدها من ضلع من أضلاعها، أو من جنسها كقوله: ﴿جعل لكم من أنفسكم أزواجاً﴾ ﴿زوجها﴾ حواء ﴿ليسكن إليها﴾ ليأنس بها ويطمئن إليها اطمئنان الشيء إلى جزئه أو جنسه، وإنما ذكر الضمير ذهاباً إلى المعنى ليناسب. ﴿فلما تغشاها﴾ أي جامعها. ﴿حملت حملاً خفيفاً﴾ خف عليها ولم تلق منه ما تلقى منه الحوامل غالباً من الأذى، أو محمولاً خفيفاً وهو النطفة. ﴿فمرت به﴾ فاستمرت به أي قامت وقعدت، وقرىء «فمرت» بالتخفيف و«فاستمرت به» و«فمارت» من المور وهو المجيء والذهاب، أو من المرية أي فظنت الحمل وارتابت منه. ﴿فلما أثقلت﴾ صارت ذات ثقل بكبر الولد في بطنها. وقرىء على البناء للمفعول أي أثقلها حملها. ﴿دعوا الله ربهما لئن آتيتنا صالحاً﴾ ولداً سوياً قد صلح بدنه. ﴿لنكونن من الشاكرين﴾ لك على هذه النعمة المجددة.

Aik Ganda Gustaakh Mazhab hai ! http://razakhanimazhab.we

العين في الحال عند حرين أو حر وحرتين عاقلين بالغين مسلمين ولو فاسقين أو محدودين أو أعميين أو ابني العاقدين وصح تزوج مسلم ذمية عند ذميين ومن أمر رجلاً

وتزوجها لم تطلق لأنه حين خطبها حنث لوجود الشرط فحين تزوجها والعين غير باقية اهـ. ومنها ما في الخلاصة: لو قال صرت لي أو صيرت لك فإنه نكاح عند القبول وقد قيل بخلافه اهـ. ومنها ما في الولوالجية: لو قال لها يا عروسي فقالت لبيك انعقد نكاح وفي الصيرفية أنه خلاف ظاهر الرواية. ومنها بالسمع والطاعة لو قال زوجي نفسك مني فقال بالسمع والطاعة فهو نكاح كما في الخلاصة. ومنها ما في الذخيرة: لو قال ثبت حقي في منافع بضعك بألف فقالت نعم صح النكاح اهـ. والجواب أن العبرة في العقود للمعاني حتى في النكاح كما صرحوا به وهذه الألفاظ تؤدي معنى النكاح وهذا ما ظهر لي من فضله تعالى.

قوله: (عند حرين أو حر وحرتين عاقلين بالغين مسلمين ولو فاسقين أو محدودين أو أعميين أو ابني العاقدين) متعلق بـ«ينعقد» بيان للشرط الخاص به وهو الإشهاد فلم يصح بغير شهود لحديث الترمذي «البغايا اللاتي ينكحن أنفسهن من غير بينة»[1] ولما رواه محمد بن الحسن مرفوعاً «لا نكاح إلا بشهود» فكان شرطاً ولهذا قال في مآل الفتاوى: لو تزوج بغير شهود ثم أخبر الشهود على وجه الخبر لا يجوز إلا أن يجدد عقداً بحضرتهم اهـ. وفي الخانية والخلاصة: لو تزوج بشهادة الله ورسوله لا ينعقد ويكفر لاعتقاده أن النبي يعلم الغيب وصرح في المبسوط بأن النبي ﷺ كان مخصوصاً بالنكاح بغير شهود ولا يشترط الإعلان مع

قوله: (والجواب أن العبرة في العقود للمعاني الخ) يعني أن المصنف أراد لفظ النكاح والتزويج وما يؤدي معناهما. قال في النهر: وفيه ما لا يخفى قول المصنف: (أو محدودين) أي في قذف، وقيده في النهر بقوله «وقد تابوا» قال: وهذا القيد لا بد منه وإلا لزم التكرار وفيه نظر، أما أولاً فلأن قوله «لا بد من هذا القيد» ممنوع لأن المقصود من إطلاق المصنف الإشارة إلى خلاف الشافعي في الفاسق المظهر والمحدود قبل التوبة، وأما المستور والمحدود بعد التوبة فلا خلاف له فيهما كما في شرح المجمع والحقائق، فظهر أن قوله «لا بد من القيد» مرية بلا مرية بل لا بد من اعتبار عدمه ومن ثم قال في البرهان: أو محدودين في قذف غير تائبين. وأما ثانياً فلأن قوله «وإلا لزم التكرار» ممنوع أيضاً لأن المحدود في القذف أخص مطلقاً من الفاسقين ولم يقل أحد إن ذكر الخاص بعد العام تكرار كيف وهو واقع في كلام الله تعالى الذي هو في غاية الإعجاز على أنه قد صرح في الحواشي السعدية من كتاب الإكراه بأنه إذا قوبل الخاص بالعام يراد بالعام ما عدا الخاص. هـ. ولا يخفى أن في عبارة المصنف عطف الخاص على العام بـ«أو» وهو مما تفردت به الواو و«حتى» كما في مغني اللبيب حيث قال

(١) رواه الترمذي في كتاب النكاح باب ١٥.

...vi Mazhab Aik Ganda Gustaakh Mazhab hai !

البحر الرائق

شرح

كنز الدقائق

(في فروع الحنفية)

للشيخ الإمام أبي البركات عبد الله بن أحمد بن محمود المعروف بحافظ الدين النسفي

المتوفى سنة ٧١٠ هـ

والشرح البحر الرائق

للإمام العلامة الشيخ زين الدين بن إبراهيم بن محمد المعروف بابن نجيم المصري الحنفي

المتوفى سنة ٩٧٠ هـ

ومعه الحواشي المسماة

منحة الخالق على البحر الرائق

للعلامة الشيخ محمد أمين ... المعروف بابن عابدين ...

المتوفى سنة ١٢٥٢ هـ

ضبطه وخرج آياته وأحاديثه

الشيخ زكريا عميرات

الجزء الثالث

منشورات
محمد علي بيضون
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

Free Image Hosting at www.ImageShack.us

Aik Ganda Gustaakh Mazhab hai ! http://razakhanimazhab.we

www.alahazratnetwork.org

(۳) اُسی کی نظر ثانی میں ہے :
ثم هل وجه من ما تقرر ان شبهة علوم المخلوقين ط [۱]
الی ان۔

دکھایا جا چکا کہ تمام مخلوق کے ... سے مساوی ہونے کا شبہ ... دل میں اس کا خطرہ

(
قد ا
علو ا
محال ؛

... کا جمیع معلومات ... سے یقیناً

(۴) اس
العلم الذاتی
مختص باللہ تعالٰی ... مطلق
العلم العطائی [۲]

علم ذاتی اور ہا و استیعاب جمیع تفصیل یہ اللہ عزوجل کے ساتھ خاص ہیں بندوں کے لئے صرف ایک گونہ علم بعطائے الٰہی ہے۔

(۵) اسی کی نظر خامس میں ہے :
ولا نقول بمساواة علم اللہ تعالٰی ولا بحصوله بالاستقلال ولا نثبت بعطاء اللہ تعالٰی ایضاً الا البعض [۳]

ہم نہ علم الٰہی سے مساوات مانیں نہ غیر کے لئے علم بالذات جانیں اور عطائے الٰہی سے بھی بعض علم ہی ملنا مانتے ہیں نہ کہ جمیع۔

میرا مختصر فتوٰی انباء المصطفٰی بمبئی مراد آباد میں تین بار ۱۳۱۸ھ سے ہزاروں کی تعداد میں طبع ہو کر شائع ہوا ایک فتوٰی اسی کا کہ رسالہ الکلمة العلیا کے ساتھ مطبوع ہوا مرسل خدمت ہے۔ اس سے ظاہر کہ جس امر کا اعتقاد میری طرف کوئی نسبت کرے مفتری کذاب ہے اور اللہ کے یہاں اس کا حساب۔

---

[۱] الدولة المکیة النظر الثانی مطبع اہل سنت بریلی ص ۱۵
[۲] " " " " " ص ۱۶
[۳] " " النظر الثالث " ص ۱۹
[۴] " " النظر الخامس " ص ۲۸
ف: الکلمة العلیا مصنفہ صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

شرح صحیح مسلم

جلد سابع

[illegible]

علامہ غلام رسول سعیدی

[illegible]

فرید بک سٹال ۳۸ اردو بازار لاہور

اس کا شریک ٹھہرانا شروع کر دیا اور اللہ تعالیٰ کو انتظامی امور میں ان کے تعاون کا محتاج ماننا شروع کر دیا تو فرمایا اے حبیب میری توحید اور یکتائی، میرا بیوی اور بچوں سے، فرزند اولاد اور بیٹیوں سے پاک ہونا تم بیان کرو قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد۔

قُل کہہ کے اپنی بات بھی مد سے تیرے سنی
اللہ کو ہے کتنی تیری گفتگو پسند

جب مشرکین عرب نے آپ کو شاعر ہونے کا طعنہ دیا اور کہا بل ھو شاعر نتربص بہ ریب المنون "بلکہ وہ تو شاعر ہے ہم اس پر گردش دوراں کے منتظر ہیں" اور شاعر کی کلام خیالی ہوتی ہے اور ذہنی اختراع ہوتی ہے جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا لہٰذا ہم ان کی اتباع کیسے کریں؟! اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن عصمت پناہ کو اس عیب سے بھی محفوظ فرمایا اور اس الزام کا جواب دیتے ہوئے فرمایا وما علمناہ الشعر وما ینبغی لہ ان ھو الا ذکر وقرآن مبین "ہم نے انہیں شعر نہیں سکھلائے اور نہ ہی ان کے لائق ہے لہٰذا ان کی زبان پر جاری ہونے والی کلام شعر نہیں بلکہ ذکرِ خدا اور قرآن مبین ہے لہٰذا اسے شعر کہنا اور انہیں شاعر کہنا لغو و باطل ہے۔

منکرین و معاندین نے کہا ان ھذا الا سحر یؤثر ان ھذا الا قول البشر "یہ تو جادو ہے جو نقل کیا جاتا ہے اور یہ تو صرف انسانی کلام ہے" اس کے کلامِ خدا ہونے اور منزل من السماء ہونے کا دعویٰ باطل ہے تو اللہ تعالیٰ اس الزام سے بھی ان کی براءت کو بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے والنجم اذا ھوی ما ضل صاحبکم وما غوی وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ "قسم ہے چمکتے ستارے احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وہ معراج سے لوٹے، تمہاری طرف آنے والے مدعی رسالت و نبوت نہ راہِ راست سے بھٹکے ہیں اور نہ ہی گمراہ ہوئے

فہرست مضامین

صفحہ	مضامین	نمبر شمار
10	حرف اولیں	01
18	تاثرات و تقریظات علمائے اہل سنت	02
18	استاذ العلماء، حضرت علامہ مفتی عبدالرشید رضوی، جھنگ	03
19	حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ محمد نقشبندی، میانوالی	04
22	حضرت علامہ مولانا محمد حیات باروی، ملیہ	05
29	حضرت علامہ مولانا مفتی غلام حسن قادری، لاہور	06
30	حضرت علامہ مولانا الحاج محمد بندیالوی شرقپوری	07
39	حضرت علامہ مولانا محمد اقبال مصطفوی، لاہور	08
46	علامہ مفتی محمد رشید چشتی سرگودھا	09
48	استاذ العلماء علامہ علی احمد سندیلوی، لاہور	10
52	حضرت اعظم علیہ الرحمہ کے ایک مرید کا مکتوب	11
54	آغاز کتاب	12
58	گناہ بے گناہی	13
61	بہتان عظیم	14
63	باب اول۔ الزام و اتہام کا مقصد و منشا	15

مصدق لما معکم "پھر آئے تمہارے پاس وہ رسول جو تصدیق کرنے والا ہو تمہارے تمام امور شرعیہ اور احکام دینیہ اور معجزات و شواہد نبوت کی" تو تم ضرور بالضرور ان پر ایمان لانا اور ان کی امداد کرنا"

لہٰذا ہمارے ان مجتہدین کے نظریہ و عقیدہ کے مطابق آپ کو اس دورانیہ میں نبی ماننا بھی لازم اور ضروری ہونا چاہیے تھا۔ اور ان تمام پہلی شریعتوں کا مکمل علم بھی آپ کے حق میں ماننا لازم اور ضروری بلکہ فرض ہونا چاہیے تھا جیسا کہ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

علمت علم الاولین والآخرین (خصائص کبریٰ)

"مجھے تمام پہلے اور پچھلے حضرات کا علم عطا کر دیا گیا ہے"

اس میں خصم استبعاد کی نفی کرنے کا کوئی تک نہیں ہو سکتا تھا۔ کیونکہ بقول ان مجتہدین کے جو نبوت آپ کو عالم ارواح میں حاصل تھی وہ سلب تو نہیں ہوئی تھی۔ بلکہ اپنی اسی حالت پر قائم و دائم تھی۔ فقال حق الاحتمال۔ لہٰذا ان کے نظریے کے مطابق صرف استبعاد کی نفی سراسر ناکافی ہے۔

علامہ سید محمود آلوسی ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

ما كنت تدري ما الكتاب ولا الايمان قبل الايحاء، وقيل المراد بهذا الايحاء في الايحاء في هذه النشأة وكان ﷺ في كل حال من احواله فيما اوحي من الوحي والهداية المتعلقة لا كان عليه الصلوة والسلام في كونه قبل اقرانه بها يعني كونه عز وجل ولا يعرف ﷺ نبي ولا آدم ولا ماء ولا طين ولا يعقل نبي بدون ايمان

ترجمہ:

"اے محبوب کریم تم نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور نہ یہ جانتے تھے کہ ایمان کیا ہے ہمارے وحی فرمانے سے پہلے، کہا گیا ہے کہ اس وحی کرنے سے مراد ہے کہ اس دنیا میں وحی کرنا اور آں حضرت ﷺ کیلئے جملہ احوال (دینیہ اور اخرویہ) میں سے ہر ہر حال میں وحی کا کوئی

marfat.com

کیا جن کو آئندہ کی باتوں کا پتا چل جاتا ہے؟

سوال: جن کی آئندہ کی بتائی ہوئی غیب کی خبر پر یقین کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: نہیں کر سکتے۔ میرے **آقا اعلیٰ حضرت**، امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: "**حاضرات** کر کے مؤکلان وجن سے (آئندہ کی باتیں) پوچھتے ہیں، فلاں مقدمہ میں کیا ہوگا؟ فلاں کام کا انجام کیا ہوگا؟ **یہ حرام ہے۔**"------

جن غیب سے نِرے (یعنی مکمل طور پر) **جاہل** ہیں۔ ان سے آئندہ کی بات پوچھنی عقلاً حماقت اور شرعاً **حرام** اور ان کی غیب دانی کا اعتقاد ہو تو (یعنی یہ عقیدہ رکھنا کہ جن کو علم غیب ہے یہ) **کفر** ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ص ۱۷۸) جنات کو ایک سال تک **حضرت**

رمان غير أن يعرض لها غلط (ومتنازلاً إلى البليد الذي لا يكاد يفقه قولاً وكيف) يستنكر ذلك الاطلاع في حق النبي (وقد يوجد) ذلك (فيمن قلت شواغله لرياضة) بأنواع المجاهدات (أو مرض) صارف للنفس عن الاشتغال بالبدن واستعمال الآلة (أو نوم) ينقطع به إحساساته الظاهرة فإن هؤلاء قد يطلعون على مغيبات ويخبرون عنها كما يشهد به التسامع والتجارب بحيث لا يبقى فيه شبهة للمتصفين. (قلنا: ما ذكرتم (مردود) بوجوه (إذ الاطلاع على جميع المغيبات لا يجب للنبي اتفاقاً) منا ومنكم، ولهذا قال سيد الأنبياء: ولو كنت أعلم الغيب لاستكثرت من الخير وما مسني السوء. (والبعض) أي الاطلاع على البعض (لا يختص به) أي بالنبي (كما أقررتم به) حيث جوزتموه للمرتاضين والمرضى والنائمين فلا يتميز به النبي عن غيره (ثم) نقول: (إحالة ذلك) أي الاطلاع المختص بالنبي (على اختلاف النفوس) في صفاء جوهرها وكدره وشدة قوتها على قطع التعلق والتوجه إلى جناب القدس والملاء الأعلى (وتجردها مع اتحادها بالنوع) كما هو مذهبهم (مشكل) لأن المساواة في الماهية توجب الاشتراك في الأحكام والصفات وإسناد الاختلاف إلى أحوال البدن مبني على القول بالموجب بالذات (و) نقول أيضاً (باقي المقدمات) من الاتصال بالمبادىء العالية بعلة الجنسية وانتقاشها بما فيها من صور الحوادث كما في المرايا المتقابلة (خطابية) لا تفيد إلا ظناً ضعيفاً. (وثانيها) أي ثاني تلك الأمور المختصة بالنبي (أن يظهر منه الأفعال الخارقة للعادة لكون هيولى عالم العناصر مطيعة له منقادة لتصرفاته انقياد بدنه لنفسه) في حركاته وسكناته على وجوه شتى وأنحاء مختلفة بحسب إرادته (ولا يستنكر) ذلك الانقياد (لأن النفوس الإنسانية) ليست منطبعة في الأبدان (وهي بتصوراتها مؤثرة في المواد) البدنية (كما تشاهد من الاحمرار والاصفرار والتسخن عند الخجل والوجل والغضب) هذا نشر على ترتيب

شرح المواقف

للقاضي عضد الدين عبد الرحمن الإيجي المتوفى سنة ٧٥٦هـ

تأليف

السيد الشريف علي بن محمد الجرجاني

المتوفى سنة ٨١٦هـ

ومعه

حاشيتا السيالكوتي والجلبي

على شرح المواقف

ضبطه وصححه

محمود عمر الدمياطي

تنبيه:

جعلنا متن المواقف مع شرحه ودونها حاشية عبد الحكيم السيالكوتي ودونها حاشية حسن چلبي بن محمد شاه الفناري مفصولاً بين كل واحد منها بجدول

الجزء الثامن

منشورات
محمد علي بيضون
دار الكتب العلمية

وقد أورد على هذا أنه إن أراد بالاطلاع الاطلاع على جميع الغائبات فهو ليس بشرط في كون الشخص نبيا بالاتفاق وإن أراد به الاطلاع على بعضها فلا يكون ذلك خاصة للنبي إذ ما من أحد إلا ويجوز أن يطلع على بعض الغائبات من دون سابقة تعليم وتعلم وأيضا النفوس البشرية كلها متحدة بالنوع فلا تختلف حقيقتها بالصفاء والكدر فما جاز لبعض جاز أن يكون لبعض آخر فلا يكون الاطلاع خاصة للنبي

اور اس پر یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ اگر مصنف کی مراد یہ ہے کہ نبی کے لئے تمام مغیبات پر اطلاع ہونی چاہیے تو یہ بالاتفاق نبی کے لئے کسی کے نزدیک بھی شرط نہیں ہے اور اگر ان کی مراد یہ ہے کہ بعض مغیبات پر اطلاع ہونی چاہیے تو یہ نبی کے ساتھ خاص نہیں کیونکہ کوئی شخص ایسا نہیں جس کو بغیر کسی سابق تعلیم وتعلم کے بعض مغیبات پر اطلاع ہو جانی جائز نہ ہو علاوہ ازیں نفوس بشریہ نوع کے لحاظ سے سب متحد ہیں لہٰذا ان کی حقیقت صفائی اور کدورت (عدم صفائی) میں مختلف نہیں ہو سکتی سو جو بات بعض کے لئے ممکن ہے وہ سب کے لئے ممکن ہے پس اطلاع علی الغیب بھی نبی کا خاصہ نہ رہا۔

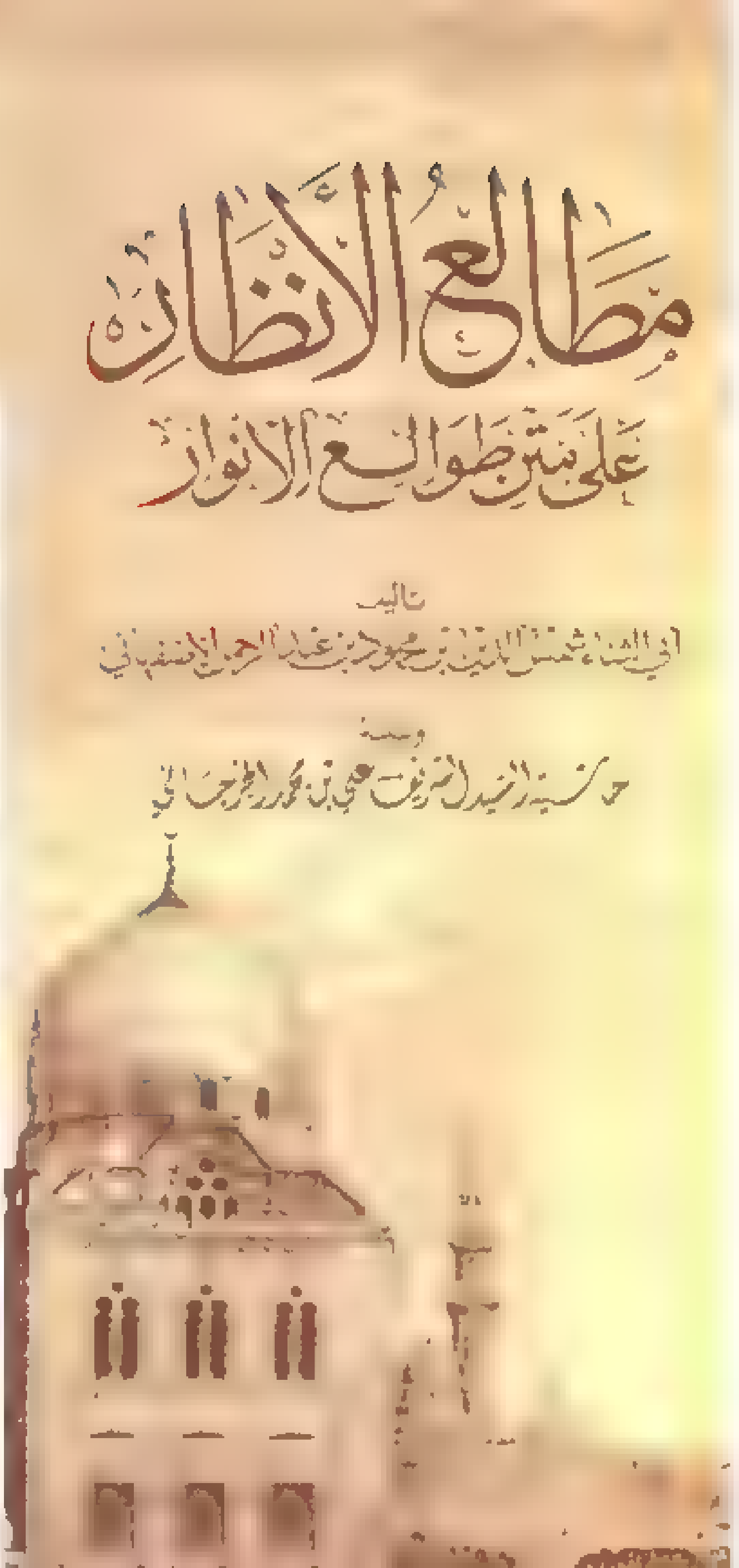

کہ بیان روشن اور تفصیل سے کوئی چیز رہ گئی ہو۔

قطعیت کلامی اور قطعیت اصولی

اُصولِ فقہ میں قطعیت کلامی اور قطعیت اُصولی میں فرق بتایا گیا ہے، قطعیت عام اجتہادی ہے۔ تو قطعیت کلامی کے سامنے وہ کچھ حیثیت نہیں رکھتی کسی حنفی کا استدلال عموم قرآنی سے اور اس کے مذہب میں اس حکم کا قطعی ہونا نہ مراد الٰہی پر جزماً کوئی حکم لگاتا ہے۔ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم تمام ما کان و ما یکون ہو جاتے ہیں اور جب یہ بات طے شدہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کا علم قرآن کریم سے مستفاد ہے اور ہر ایک بیان روشن اور مفصل ہے۔ یہ کتاب خداوندی کی صفت ہے کہ اس میں ہر ایک چیز موجود ہے۔ ہر سورت، ہر آیت اور ہر پارہ بیک وقت نہیں اُترا تھا۔ بلکہ قرآن پاک کا نزول پورے تئیس سال میں ہوا تھا۔ جوں جوں کوئی آیہ کریمہ اُترتی حضور ﷺ کے علوم میں اضافہ ہوتا جاتا تھا۔ حتیٰ کہ جب قرآن پاک مکمل ہو گیا حضور ﷺ کے علوم کی تکمیل ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پر اپنی نعمت تمام کردی۔ قرآن پاک کے نزول سے پہلے سابقہ انبیاء کا ذکر مجمل رہا اور مفصل بیان نہ کیا گیا۔ پھر ان اُولوالعزم انبیاء کے واقعات سامنے آنے لگے۔ اگرچہ منافقین حضور کے علم کے بارے میں خفیہ بدزبانی کرتے تھے۔ اگر حضور ﷺ کسی معاملہ میں توقف فرماتے یا تردد فرماتے تو منافقین بغلیں جھانکتے کہ حضور ﷺ تو (معاذ اللہ) بے خبر ہیں۔ حتیٰ کہ وحی آتی۔ حضور ﷺ کے علم میں اضافہ ہوتا۔ یہ بات نہ تو حضور ﷺ کے علم میں نقص کی دلیل ہے نہ قرآن پاک کی آیات کے خلاف ہے۔

HTTPS://T.ME/TAQVIYATULEEMAAN 9639940768

"یعنی اس نور سے جو اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، یہ مقصود نہیں کہ وہ کوئی مادہ ہے جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پیدا ہوا بلکہ مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارادہ آپ کے نور سے بلا کسی واسطہ فی الوجود کے متعلق ہوا۔"

لہٰذا ہمارے حضور عین النور صلی اللہ علیہ وسلم جن کو اللہ تعالیٰ نے بذاتِ خود بلا واسطہ تخلیق فرمایا ان کی طاقت و قوت کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

جھک جاتا چدھر انگلی اٹھاتے مہ میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پہ کھلونا نور کا
انبیاء اجزاء ہیں تو بالکل ہے جملہ نور کا
اس علاقے سے ہے ان پر نام سچا نور کا

پھر مولانا اپنے مضمون کے صفحہ ۳۷ پر حضرت آدم علیہ السلام کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جزئی فضیلت ثابت کرنے کے لیے لکھتے ہیں:

اسی طرح حضرت آدم علیہ السلام کو علم الاسماء والمسمیات ایک بار سکھا دیا گیا اور نبی مکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں فاضل بریلوی وغیرہ علماء رحمہم اللہ نے وضاحت فرمائی ہے کہ آپ کو بتدریج علم عطا کیا گیا اور آپ کا علم قرآن مجید کے ساتھ مکمل ہوا۔

الجواب اس ضمن میں بھی درج ذیل امور قابل غور ہیں۔

اولاً: اس عبارت سے یہ بات پھر ثابت ہوتی ہے کہ علم کی کسی ایک نوع یا انواع کثیرہ کے بارے میں عدم علم، عدم نبوت کا ثبوت نہیں چہ جائیکہ محض کسی چیز یا علم کی تفصیلات سے ناواقفی، نبوت کے منافی ہو جیسا کہ مولانا نے ما کنت تدری ما الکتاب آیت سے استدلال کیا ہے۔

ثانیاً: یہاں مولانا علم الاسماء والمسمیات جو کہ علم کی کثیر انواع میں سے ایک نوع ہے، کا موازنہ

https://t.me/taqviyatuleemaan 9639940768

"عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا ﴿٢٦﴾ إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ فَإِنَّهُ يَسْلُكُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا ﴿٢٧﴾ لِّيَعْلَمَ أَن قَدْ أَبْلَغُوا رِسَالَاتِ رَبِّهِمْ وَأَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَأَحْصَىٰ كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا"

(سورۃ الجن آیت نمبر 26'27,28)

کون سا اہل علم ہو سکتا ہے جو اس آیت کریمہ کے مطابق مقام مدح میں اللہ تعالیٰ کی مراد اس عالم الغیب سے شرعی مفہوم کے سوا کچھ اور کہہ سکے یا علم غیب کے لغوی مفہوم کی طرف اس کا ذہن جا سکے۔ یہی حال حدیث کے حوالے سے بھی ہے کہ جہاں جہاں ذوات قدسیہ انبیاء و مرسلین اور ان کے متبعین کیلئے علم غیب کا ثبوت آیا ہے وہ علم غیب کے لغوی مفہوم پر محمول ہیں اور جہاں پر غیر اللہ سے علم غیب کی نفی مذکور ہوئی ہے وہیں پر علم غیب کے محمول شرعی والا مفہوم معتبر ہے۔ سلف صالحین کے طبقہ مفسرین سے لیکر طبقہ محدثین تک اور طبقہ فقہاء سے لیکر طبقہ عرفاء تک، جس نے بھی اس حوالے سے کوئی کلام کیا ہے ان سب کا یہی حال ہے کہ جس نے غیر اللہ کیلئے ثابت کیا ہے اس کے لغوی مفہوم کو پیش نظر رکھ کر ایسا کیا ہے اور جنہوں نے اسے ممنوع و ناجائز ہونے کا قول کیا ہے ان کے پیش نظر اس کے شرعی مفہوم کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔

☆☆☆☆☆☆

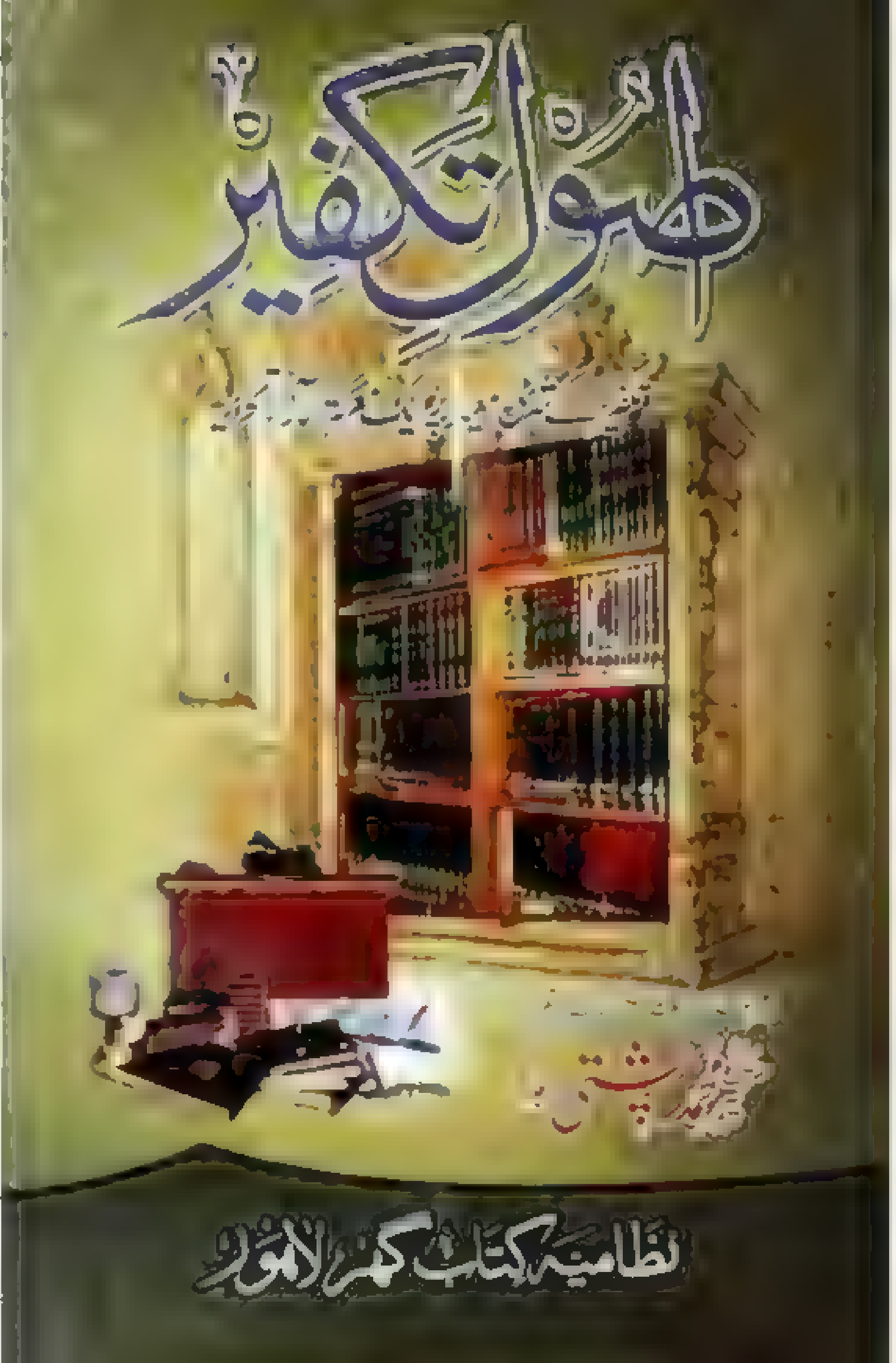

نبی کے لئے علم غیب کا عقیدہ رکھنے والے کافر ہیں

امام اعظم امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فتوی

قارئین کرام : حضرت مولانا ساجد خان نقشبندی صاحب نے علم غیب کے موضوع پر فقہاء احناف کے درجن بھر فتاوی پیش کئے ہیں جن میں نبی کے جیلئے علم غیب کے قائل پر کفر کا فتوی لگایا گیا ہے ۔۔۔رضاخانیوں سے ان حوالہ جات کا تو کوئی جواب نہیں بن سکا۔ خیر۔ یہ ہم نے امام اعظم کا فتوی پیش کر دیا ہے جس میں امام صاحب نے علم غیب کے قائل پر کفر کا فتوی لگایا ہے ۔رضاخانیوں کیا امام صاحب کو بھی وہابی کہو گے ؟۔رضاخانی حضرات سے گزارش ہے کہ یا تو امام صاحب کی بات مان لو اگر نہیں تو خود کو سنی کہنا چھوڑ دو۔ اگر چھوڑتے بھی نہیں تو تم امام صاحب کے فتوے سے کافر تو ہو ہی گئے

بریلویت کے لئے ڈوب کر مر جانے کا مقام

امام اعظم امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ۔بھی وہابی نکلے

05/07/2017

بڑے حنفی بنے پھرتے ہیں
جو حنفیت سے بھاگتے ہیں ۔

https://t.me/taqviyatuleemaan

تفسیر نور العرفان

http://www.rehmani.net

رب نے شیطان کو علم غیب دیا

اس شرک سے مراد کفر ہے۔ رب فرماتا ہے ... اور مطلب یہ ہے کہ جو کفر پر مرے اس کی مغفرت نہیں۔ ... [illegible]

[illegible]

... کر رب تعالیٰ صاحب حق سے معاف کرا دے ... ہاں اصل حق ... تمام گناہوں کی سزا مشیت الٰہی پر موقوف

يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ

اس کا کوئی شریک ٹھہرایا جائے اور اس سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا

وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۞

ہے اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے وہ دور کی گمراہی میں پڑا

اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ

یہ شرک والے اللہ کے سوا نہیں پوجتے مگر کچھ عورتوں کو اور نہیں پوجتے

اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ۞ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ

مگر سرکش شیطان کو جس پر اللہ نے لعنت کی اور بولا قسم ہے میں ضرور

مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۞ وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ

تیرے بندوں میں سے کچھ ٹھہرایا ہوا حصہ لوں گا قسم ہے میں ضرور بہکا دوں گا

وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ

اور ضرور انہیں آرزوئیں دلاؤں گا اور ضرور انہیں کہوں گا کہ وہ چوپایوں کے کان

الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ؕ وَ

چیریں گے اور ضرور انہیں کہوں گا کہ وہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزیں بدل دیں گے اور

مَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ

جو اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے وہ

خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ۞ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ؕ

صریح ٹوٹے میں پڑا شیطان انہیں وعدے دیتا ہے اور آرزوئیں دلاتا ہے

وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۞ اُولٰٓئِكَ

اور شیطان انہیں وعدے نہیں دیتا مگر فریب کے ان کا

مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۫ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ۞

ٹھکانا دوزخ ہے اس سے بچنے کی جگہ نہ پائیں گے

ہے۔ تیسرے یہ کہ اس بخشش کا یقین نہیں امید ہے کیونکہ ... فرمایا گیا ... گناہ پر جرأت پیدا نہیں کرتی بلکہ گناہ سے روکتی ہے ... ۳۔ کفار عرب فرشتوں کو رب کی لڑکیاں کہہ کر پوجتے تھے۔ نیز گزشتہ مشرک ہر بت کو عورت کی شکل بنا کر اس کو زیور پہناتے تھے۔ جیسے آج مشرکین ہند گنگا، کالی وغیرہ کو عورت مان کر پوجتے ہیں۔ ۴۔ حضور کا راستہ چھوڑ کر جس گمراہ کی اطاعت کی جاوے شیطان کی پوجا ہے ... سب گمراہوں کو شیطان نے ہی گمراہ کیا ہے ۵۔ اس سے تین مسئلے معلوم ہوئے۔ ایک یہ کہ تیری ایسی بری لعنت ہے کہ شیطان نے بھی رب کے سامنے قسم کھا کر جو اسے کہنا تھا وہ صاف صاف کہہ دیا۔ دوسرے یہ کہ شیطان کو رب نے اتنا وسیع علم اور قدرت بخشی کہ وہ بہکانے کے طریقے جانتا ہے اور ہر ایک کو بہکاتا ہے۔ تیسرے یہ کہ انبیاء و اولیاء کو شیطان بھی معصوم و محفوظ جانتا ہے اس لئے اس نے ... گمراہ نہیں کر سکا ... وہ شیطان سے بھی بدتر ہیں۔ ۶۔ خیال رہے کہ دنیا کی ... وغیرہ کی ... رب سے غافل کرے شیطانی کام ہے ... ۷۔ اس سے پتا لگا کہ ... کی تغییر ... ہونٹ ... کان میں چھید ... کی رسمیں یہ سب شیطانی کام ہیں۔ مسلمانوں کو اس سے بچنا لازم ہے ... ان کی تغییر ... کا احترام کرنا ... مسلمان کو ہر بری چیز سے نفرت چاہیے۔ ۸۔ معلوم ہوا کہ رب نے شیطان کو بھی علم غیب دیا کہ اس نے ... کے متعلق ... خبر دی ... اس کی وسعت ... جب بیماری کی یہ طاقت ہے تو علاج اور دوا کی طاقت زیادہ ہونی چاہیے۔ نبی ولی علاج ہیں شیطان بیماری ... اس میں داخل ہے کہ ... جیسے عورت کو سر منڈانا حرام ہے ایسے ہی مردوں کو ... منڈانا ... تمام ... کی تغییر ہے جن میں ... کی مخالفت کی

ہے۔ اس ... سے ... شیطان اور شیطانی لوگ ہیں۔ ولی اللہ اور ہیں اور ولی من دون اللہ کچھ اور۔ اس ... خیال چاہیے۔ ۱۰۔ کہ تم ... سے بخشے جاؤ گے اور بری رسمیں تمہاری عزت ... یہ ... مراد ہو کہ آج کل مسلمان بہت ... ہیں۔ وہ ... ہیں کہ ... رسمیں ... عزت کا ... ہیں۔ یہ سب شیطانی ... ہے ۱۱۔ ... دوزخ میں جا کر وہاں سے نہ نکل سکیں گے۔ ... اپنی سزا پوری کر کے بخش دیئے جائیں گے۔ دوزخ میں ... کفار کیلئے خاص ہے۔

نکتہ۔ اس آیت سے یہ تو معلوم ہوا کہ رب تعالیٰ کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں۔ اب یہ سوال ہے کہ اس کنجی سے کسی کے لئے دروازہ غیب کھولا بھی گیا یا نہیں؟ یا کسی کو کوئی کنجی دی گئی یا نہیں؟ اس کا جواب قرآن و حدیث سے پوچھو قرآن فرماتا ہے اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ہم نے آپ کے لئے ظاہر طور پر کھول دیا کیا کھول دیا؟ اس کی نفیس توجیہیں ہماری کتاب شان حبیب الرحمٰن بآیات القرآن میں دیکھو۔

قفل اور کنجی میں وہ ہی چیز رکھی جاتی ہے جو کھول کر نکالنی ہو اور جسے کھول کر نکالنا نہ ہو وہ زمین میں دفن کر دی جاتی ہے۔ پتہ لگا کہ غیب دینا تھا اس لئے کنجی میں رکھا۔

حدیث میں ہے اُوْتِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ مجھ کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں دے دی گئیں اس سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام کو کنجی بھی دی گئی اور آپ کے لئے فتح باب بھی ہوا۔

(۲) قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ تم فرماؤ خود غیب نہیں جانتے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہیں مگر اللہ۔

اس آیت کے بھی مفسرین نے دو مطلب بیان فرمائے غیب ذاتی کوئی نہیں جانتا۔ کل غیب کوئی نہیں جانتا۔

تفسیر انموذج جلیل میں اسی آیت کے ماتحت ہے مَعْنَاهُ لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ بِلَا دَلِيْلٍ اِلَّا اللّٰهُ اَوْ بِلَا تَعْلِيْمٍ اَوْ جَمِيْعَ الْغَيْبِ اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ بغیر دلیل یا بغیر بتائے یا سارے غیب خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

تفسیر مدارک یہ ہی آیت وَالْغَيْبُ مَا لَمْ يَقُمْ عَلَيْهِ دَلِيْلٌ وَّلَا اَطْلَعَ عَلَيْهِ مَخْلُوْقٌ غیب وہ ہے جس پر کوئی دلیل نہ ہو اور کسی مخلوق کو اس پر مطلع نہ کیا گیا ہو۔

مدارک کی اس توجیہ سے معلوم ہوا کہ ان کی اصطلاح میں جو علم عطائی ہو وہ غیب ہی نہیں کہا جاتا غیب صرف ذاتی کو کہتے ہیں۔ اب کوئی اشکال ہی نہیں رہا جن آیات میں غیب کی نفی ہے وہ علم ذاتی کی ہے۔

اسی آیت کے بعد آگے ہے۔ وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝ جس سے معلوم ہوا کہ ہر غیب لوح محفوظ یا قرآن میں موجود ہے۔

فتاویٰ امام نووی میں ہے۔ معنٰی قَوْلِ اللّٰهِ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَاَشْبَاهِ ذٰلِكَ مَعَ اَنَّهٗ قَدْ عَلِمَ مَا فِىْ غَدٍ وَالْجَوَابُ مَعْنَاهُ لَا يَعْلَمُ ذٰلِكَ اِسْتِقْلَالًا وَاَمَّا الْمُعْجِزَاتُ وَالْكَرَامَاتُ

رماد عير ان يعرض لها غلط (ومتنازلاً إلى البليد الذي لا يكاد يفقه قولاً وكيف) يستنكر ذلك الاطلاع في حق النبي (وقد يوجد) ذلك (فيمن قلت شواغله لرياضة) بانواع المجاهدات (او مرض) صارف للنفس عن الاشتغال بالبدن واستعمال الآلة (أو نوم) ينقطع به إحساساته الظاهرة فإن هؤلاء قديطلعون على مغيبات ويخبرون عنها كما يشهد به التسامع والتجارب بحيث لا يبقى فيه شبهة للمتصفين. (قلنا) ما ذكرتم (مردود) بوجوه (إذ الاطلاع على جميع المغيبات لا يجب للنبي اتفاقا) منا ومنكم، ولهذا قال سيد الأنبياء: ولو كنت أعلم الغيب لاستكثرت من الخير وما مسني السوء. (والبعض) اي الاطلاع على البعض (لا يختص به) أي بالنبي (كما أقررتم به) حيث جوزتموه للمرتاضين والمرضى والنائمين فلا يتميز به النبي عن غيره (ثم) نقول: (إحالة ذلك) أي الاطلاع المختص بالنبي (على اختلاف النفوس) في صفاء جوهرها وكدره وشدة قوتها على قطع التعلق والتوجه إلى جناب القدس والملأ الاعلى (وتجردها مع اتحادها بالنوع) كما هو مذهبهم (مشكل) لان المساواة في الماهية توجب الاشتراك في الاحكام والصفات وإسناد الاختلاف إلى احوال البدن مبني على القول بالموجب بالذات (و) نقول أيضاً (باقي المقدمات) من الاتصال بالمبادىء العالية بعلة الجنسية وانتقاشها بما فيها من صور الحوادث كما في المرايا المتقابلة (خطابية) لا تفيد إلا ظناً ضعيفاً. (وثانيها) اي ثاني تلك الأمور المختصة بالنبي (أن يظهر منه الافعال الخارقة للعادة لكون هيولى عالم العناصر مطيعة له منقادة لتصرفاته انقياد بدنه لنفسه) في حركاته وسكناته على وجوه شتى وانحاء مختلفة بحسب إرادته (ولا يستنكر) ذلك الانقياد (لان النفوس الإنسانية) ليست منطبعة في الابدان (وهي بتصوراتها مؤثرة في المواد) البدنية (كما تشاهد من الاحمرار والاصفرار والتسخن عند الخجل والوجل والغضب) هذا نشر على ترتيب

شرح المواقف

للقاضي عضد الدين عبد الرحمن الإيجي المتوفى سنة ٧٥٦هـ

تأليف

السيد الشريف علي بن محمد الجرجاني

المتوفى سنة ٨١٦هـ

ومعه

حاشيتا السيالكوتي والجلبي

على شرح المواقف

ضبطه وصححه

محمود عمر الدمياطي

تنبيه:

جعلنا أعلى الصفحة المواقف بشرحه [illegible] ودونها حاشية عبد الحكيم السيالكوتي [illegible]
[illegible] حسن چلبي بن محمد شاه الفناري [illegible]

الجزء الثامن

منشورات
محمد علي بيضون
دار الكتب العلمية

اس کا شریک ٹھہرانا شروع کر دیا اور اللہ تعالےٰ کو انتظامی امور میں ان کے تعاون کا محتاج ماننا شروع کر دیا تو فرمایا اے حبیب میری توحید اور یکتائی میرا بیوی اور بچوں سے، فرزند اولاد اور بیٹیوں سے پاک ہونا تم بیان کرو قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد ۔

قُل کہہ کے اپنی بات بھی منہ سے تیرے سنی
اللہ کو ہے کتنی تیری گفتگو پسند

جب مشرکین عرب نے آپ کو شاعر ہونے کا طعنہ دیا اور کہا بل ھو شاعر نتربص بہ ریب المنون" بلکہ وہ تو شاعر ہے ہم اس پر گردش دوراں کے منتظر ہیں" اور شاعر کی کلام خیالی ہوتی ہے اور ذہنی اختراع ہوتی ہے جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا لہٰذا ہم ان کی اتباع کیسے کریں؟ اللہ تعالےٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن عصمت پناہ کو اس عیب سے بھی محفوظ فرمایا اور اس الزام کا جواب دیتے ہوئے فرمایا وما علمناہ الشعر وما ینبغی لہ ان ھو الا ذکر و قرآن مبین" ہم نے انہیں شعر نہیں سکھلائے اور نہ ہی ان کے لائق ہے لہٰذا ان کی زبان پر جاری ہونے والی کلام شعر نہیں بلکہ ذکرِ خدا اور قرآن مبین ہے لہٰذا اسے شعر کہنا اور انہیں شاعر کہنا لغو و باطل ہے ۔

منکرین و معاندین نے کہا ان ھذا الا سحر یؤثر ان ھذا الا قول البشر" یہ تو جادو ہے جو نقل کیا جاتا ہے اور یہ تو صرف انسانی کلام ہے" اس کے کلام خدا ہونے اور منزل من السماء ہونے کا دعوےٰ باطل ہے تو اللہ تعالےٰ اس الزام سے بھی ان کی براءت کو بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے والنجم اذا ھوٰی ما ضل صاحبکم وما غوٰی وما ینطق عن الھوٰی ان ھو الا وحی یوحٰی" قسم ہے چمکتے ستارے احمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وہ معراج سے لوٹے تمہارا رفیق آنے والے مدعی رسالت و نبوت نہ راہ راست سے بھٹکے ہیں اور نہ ہی گمراہ ہوئے

عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول فانہ یسلک من بین یدیہ ومن خلفہ رصدا لیعلم ان قد ابلغوا رسلٰت ربہم واحاط بما لدیہم واحصی کل شیء عددا (فرما دیجئے یا رسول اللہ ﷺ نہیں جانتا میں جو تم وعدہ دیئے گئے ہو۔ کیا قریب ہے یا رب میرا اس کے واسطے مدت بنا دے گا۔ غیب کے جاننے والا ہے۔ وہ نہیں مطلع کرتا اپنے تمام غیب پر کسی کو مگر رسول سے جس کو پسند کرے۔ اس کے آگے اور اس کے پیچھے نگہبان چلاتا ہے تا کہ وہ رسول جان لے کہ انہوں نے (ملائکہ نے) اپنے رب کی رسالت کو پہنچایا اور مضبوط کیا اس نے (رسول اللہ ﷺ) نے جو ملائکہ (جبرائیل علیہ السلام وغیرہ) کے پاس ہے۔ اور گھیر لیا اس نے (رسول اللہ ﷺ نے) ہر چیز کو گنتی سے اس آیۂ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کی ذات کی طرف سے قیامت کی روایت کا انکار کرواتے ہوئے ظاہر فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے اس مدت مقررہ سے علم غیب کو اپنے رسولوں پر جس کو مرتضیٰ بنائے ظاہر کر سکتا ہے۔ اور اس کی حفاظت کے لئے چاروں طرف فرشتے بھی متعین فرما دیتا ہے تا کہ اس کے علم غیب میں کوئی شیطان شریک نہ ہو جائے۔ اور وہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام ان ملائکہ کی مراسلات کو محفوظ رکھتا ہے۔ اور کل چیز کے اعداد کو وہ محیط ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے علی غیبہ میں اپنے کسی علم غیب کی تخصیص نہیں فرمائی جو نبی ﷺ کو عطا کیا گیا بلکہ غیب کی ضمیر کا مرجع الغیب رکھا۔ اور الغیب میں ال جنس کا ہے۔ اگر اللہ رب العزت الغیب کی نسبت اپنی طرف کر کے اپنے تمام غیب کے عالم ہونے کا ثبوت دیتا ہے اور ثابت ہے تو اس کی طرف ضمیر راجعہ کا منسوب نبی ﷺ فلا یظہر علی غیبہ سے کیسے بے خبر ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ ضمیر کا مرجع کل غیب ہے۔ جب عطا کنندہ نبی ﷺ کو اپنا کل غیب عطا کر کے سراہے تو اس سے انکار کرنے والے کو کیسے صحیح مومن کہا جا سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے عموم کا انحصار نبی اللہ ﷺ کے واسطے کل شئے کو ہے۔ جس کا کوئی تم تخصیص نہیں کر سکتے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھذا کتابنا ینطق علیکم بالحق (الجاثیہ)

مقیاس الحنفیت

جنید زمان پیر طریقت مناظر اعظم
ابو عبد الوہاب مولانا محمد عمر صدیقی علیہ الرحمہ

المقیاس پبلشرز
۴- دربار مارکیٹ لاہور

اور خلیل صلوٰۃ اللہ علیہ کا معاملہ بالعکس ہے۔ علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وسلمنھما بون مسلکن یعنی ان دونوں علوم میں بڑا عظیم فرق ہے قرآن وسنت سے جو عقیدہ توحید ثابت ہوتا ہے اس کا ذکر اوپر بیان ہو چکا ہے۔ اور اس بیان سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر کسی بھی نبی ﷺ کے متعلق یہ عقیدہ ہو کہ اس کو فلاں چیز کا علم نہیں ہے تو یہ عقیدہ اس امر کو مستلزم ہے کہ اس نبی کی توحید کمل نہیں ہے۔ چہ جائیکہ افضل الانبیاء صلوٰۃ اللہ علیہ کے متعلق یہ عقیدہ ہو کہ آپ ﷺ کو فلاں چیز کا علم نہیں تھا تو بتائیے جب آپ ﷺ کی توحید کمل نہیں ہے تو پھر دنیا میں کس کی توحید کمل ہو سکتی ہے۔ اور بعض اہل بدعت نے عقیدہ توحید کو اتنا جامہ پہنا دیا کہ اگر کسی نبی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے متعلق یہ عقیدہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو عالم کی ہر چیز کا علم عطا فرمایا ہے تو یہ عقیدہ شرک ہے یعنی عقیدہ توحید کو جو براہین سے ثابت ہوتا ہے اس کو تو شرک قرار دیا اور ان اہل بدعت نے عقیدہ توحید یہ اختراع کیا کہ کمال موحد وہ ہے جس کو دیوار کے پیچھے کا علم نہ ہو اور پھر طرفہ یہ کہ ان اہل بدعت کے نزدیک شیطان لعین کی وسعت علمی تو نص قرآنی سے ثابت ہے اور افضل الانبیاء ﷺ کے علم پر کوئی دلیل نہیں ہے جس کا خلاصہ یہ ہوا کہ شیطان کی توحید انبیاء علیہم السلام کی توحید سے اکمل ہے۔ نعوذ باللہ من ہذہ الخرافات۔ ع

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا نام خرد

یہاں تک بندہ نے یہ واضح کیا ہے کہ ملت اسلامیہ کی اساس اول توحید کو اہل ضلالت نے کتنا غلط رنگ دیا ہے اب آئیے آپ کو دین متین کی بنیاد ثانی یعنی رسالت سے روشناس کرائیں۔ پھر اہل بدعت نے اس بنیاد میں جو قبر سامانیاں کیں ہیں ان پر سے پردہ اٹھائیں اولاً آپ کو یہ بیان کرتے ہیں کہ اہل السنت والجماعت کے نزدیک عقیدہ رسالت ﷺ کیا چیز ہے؟ قرآن پاک میں ہے۔ انی جاعل فی الارض خلیفہ اس آیت مبارکہ پر یہ اشکال ہوتا ہے کہ خلیفہ اس وقت مقرر کیا جاتا ہے جب اصل کام سرانجام نہ دے سکے۔ اللہ تعالیٰ تو ہر قسم کے

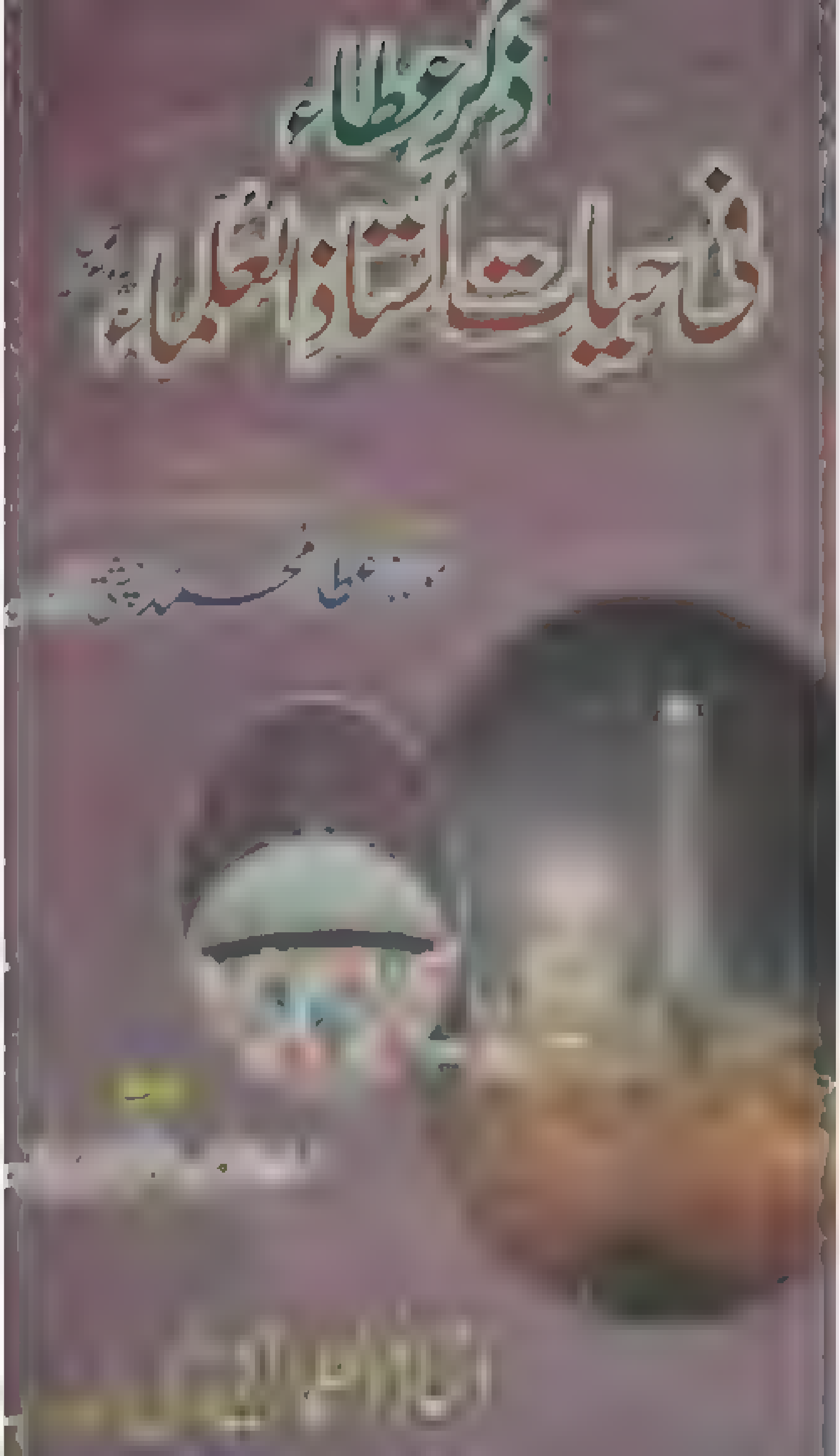

انبیاء کیلئے علم غیب ماننا ان کو الہ ماننا ھے

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لازم ہے کہ انبیا علیہم السلام سے واجب الوجود کی صفات کی نفی کی جائے جیسے علم غیب اور اور عالم کی تخلیق پر قدرت ہونا

(تفہیمات الہیہ، ج ۱، ص ۲۴ مطبوعہ برقی پریس بجنور انڈیا)

معلوم ہوا کہ جو نبی کریم ﷺ کو عالم الغیب مانے تو انہیں خدا مانتا ہے معاذ اللہ

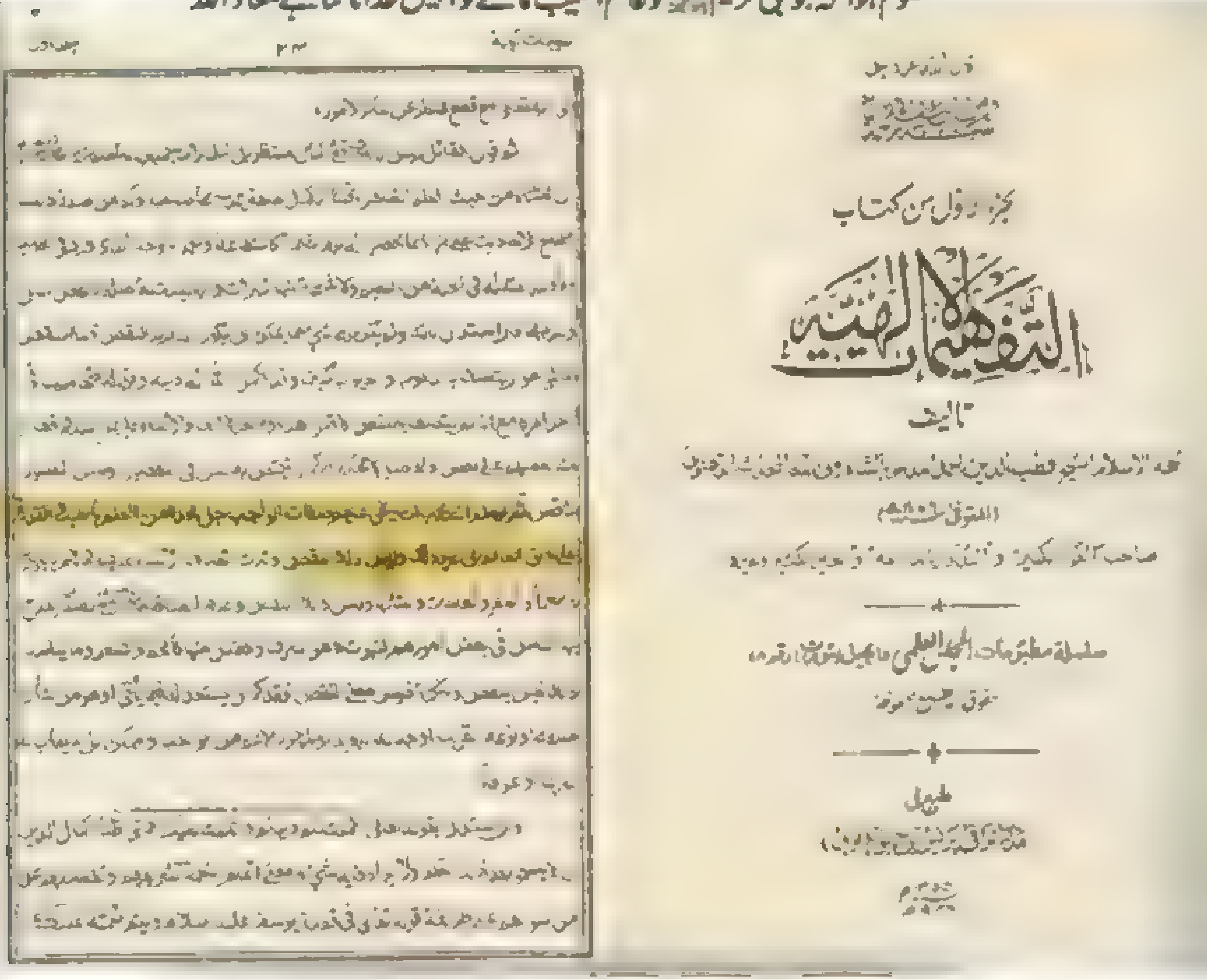
الجزء الاول من كتاب
التفهيمات الالهية
تاليف

اللہ کے سوا کوئی بھی علمِ غیب نہیں جانتا
(تفسیر الخازن، ج 1، ص 235)

تفسير الخازن

المسمّى

لباب التأويل في معاني التنزيل

تأليف
علاء الدين علي بن محمد بن إبراهيم البغدادي
الشهير بالخازن
المتوفى سنة ٧٢٥ هـ

ضبطه وصححه
عبد السلام محمد علي شاهين

الجزء الأول

يحتوي
سورة الفاتحة - سورة النساء

منشورات
محمد علي بيضون
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

مؤمن والمحسن وما كان الله ليبين لكم أيها الكفار المؤمن من الكافر فيقول فلان مؤمن وفلان كافر أو منافق لأنه لا يعلم الغيب أحد غيره وإن سنة الله جارية أنه لا يطلع على غيب أحد من الناس فلا سبيل إلى معرفة المؤمن من الكافر والمنافق إلا بالامتحان بالآفات والمصائب فيتميز المؤمن المخلص بثباته على إيمانه ويتزلزل المنافق عن الدين عند البلايا. وقيل في معنى الآية وما كان الله ليطلع محمداً على الغيب ليخبركم بالمؤمن من الكافر ﴿ولكن الله يجتبي من رسله من يشاء﴾ يعني ولكن الله يصطفي ويختار من رسله من يشاء فيطلعه على ما يشاء من غيبه ﴿فآمنوا بالله ورسله﴾ يعني أنه لما قامت الدلائل على صحة نبوة محمد ﷺ فلم يبق إلا الإيمان بالله ورسوله محمد ﷺ وإنما قال ورسله على الجمع ولم يقل ورسوله على التوحيد لقوله ولكن الله يجتبي من رسله من يشاء ولأنه إذا أقر بجميع الرسل كان مقراً بأحدهم وهذه صفة المؤمنين لأنهم آمنوا بجميع الرسل ﴿وإن تؤمنوا وتتقوا﴾ يعني وأن تصدقوا أجيبته رسالتي وأطلعته على ما أشاء من غيبي وأصبته بالمنافق منكم والمؤمن المخلص وتتقوا ربكم فيما أمركم به ونهاكم عنه ﴿فلكم أجر عظيم﴾ يعني فلكم بإيمانكم واتقائكم ثواب جزيل وهو الجنة. قوله عز وجل:

﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُم بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۞﴾

﴿ولا يحسبن الذين يبخلون بما آتاهم الله من فضله هو خيراً لهم﴾ يعني ولا يحسبن الذين يبخلون البخل خيراً لهم ﴿بل هو﴾ يعني البخل ﴿شر لهم﴾ والبخل هو إمساك المقتنيات عما لا يستحق حبسها عنه والبخيل هو الذي يكثر منه البخل والآية دالة على ذم البخل عن عبد الله بن عمرو قال: خطب رسول الله ﷺ فقال: «إياكم والشح فإنما هلك من كان قبلكم بالشح أمرهم بالبخل فبخلوا وأمرهم بالفجور ففجروا» أخرجه أبو داود عن أبي سعيد الخدري قال: قال رسول الله ﷺ: «خصلتان لا يجتمعان في مؤمن: البخل وسوء الخلق» أخرجه الترمذي وقال: حديث حسن غريب. واختلف العلماء فيمن نزلت هذه الآية فقال عبد الله بن مسعود وأبو هريرة وابن عباس في رواية أبي صالح عنه والشعبي ومجاهد نزلت هذه الآية في الذين يبخلون أن يؤدوا زكاة أموالهم ووجه هذا القول أن أكثر العلماء ذهبوا إلى أن البخل عبارة عن منع الواجب وأن من منع التطوع لا يكون بخيلاً ويدل عليه الوعيد الشديد في سياق الآية وهو قوله تعالى سيطوقون ما بخلوا به وهذا لا يكون إلا في ترك الواجب لا في التطوع وقال ابن عباس في رواية عطية عنه وابن جريج عن مجاهد أنها نزلت في أحبار اليهود الذين كتموا صفة محمد ﷺ ونبوته وهذا القول هو اختيار الزجاج ووجه هذا القول أن البخل عبارة عن منع الخير والنفع ويدخل فيه العلم كما يقال يبخل فلان بعلمه وصحح الطبري القول الأول واختاره وقوله ﴿سيطوقون ما بخلوا به يوم القيامة﴾ أي سيلزمون وبال ما بخلوا به إلزام الطوق فإن حملنا معنى الآية على منع الزكاة والبخل بها فقد قال ابن مسعود وابن عباس يجعل ما منعه من الزكاة حية تطوق في عنقه يوم القيامة تنهشه من قرنه إلى قدمه ويدل على صحة هذا التأويل ما روي عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: «من آتاه الله مالاً فلم يؤد زكاته مثل له يوم القيامة شجاعاً أقرع له زبيبتان يطوقه يوم القيامة ثم يأخذ بلهزمتيه يعني شدقيه ثم يقول أنا مالك أنا كنزك ثم تلا: ولا يحسبن الذين يبخلون بما آتاهم الله» الآية أخرجه البخاري قوله زبيبتان قيل هما النكتتان السوداوان فوق عيني الحية وقيل هما نقطتان يكتنفان فاها وقيل هما زبيبتان في شدقيها وقد جاء في الحديث تفسير لهزمتيه بأنهما شدقاه وقيل إنهما مضغتان في أصل الحنك وقيل هما عظما اللحيين أسفل من الأذن ... (ق) عن أبي ذر قال: انتهيت إلى النبي ﷺ وهو جالس ... فجئت حتى جلست فلم أتقار أن قمت فقلت يا رسول الله فداك أبي وأمي من هم؟ قال هم الأكثرون أموالاً إلا من

www.FaceBook.com/Razakhanifitna

جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب و مختار کل مانتا ہے وہ ان کو معاذ اللہ الہ (خدا) مانتا ہے

قاضی ناصر الدین بیضاوی رحمہ اللہ سورہ انعام کی آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے عالم الغیب اور زمینوں کے خزانوں کے ملک کے دعوے سے اپنی برات کا اظہار کیا کیونکہ اس قسم کے دعوے الوہیت کے دعوے ہیں اور صاف طور پر نبوت کا دعویٰ کیا کیونکہ ایسا دعویٰ ہی کمالات بشریت میں سے ہے۔ قاضی بیضاوی نے اپنی ایک عبارت ہی میں رضاخانیوں کے تینوں عقائد علم غیب، مختار کل، نور کی دھجیاں اڑا دیں

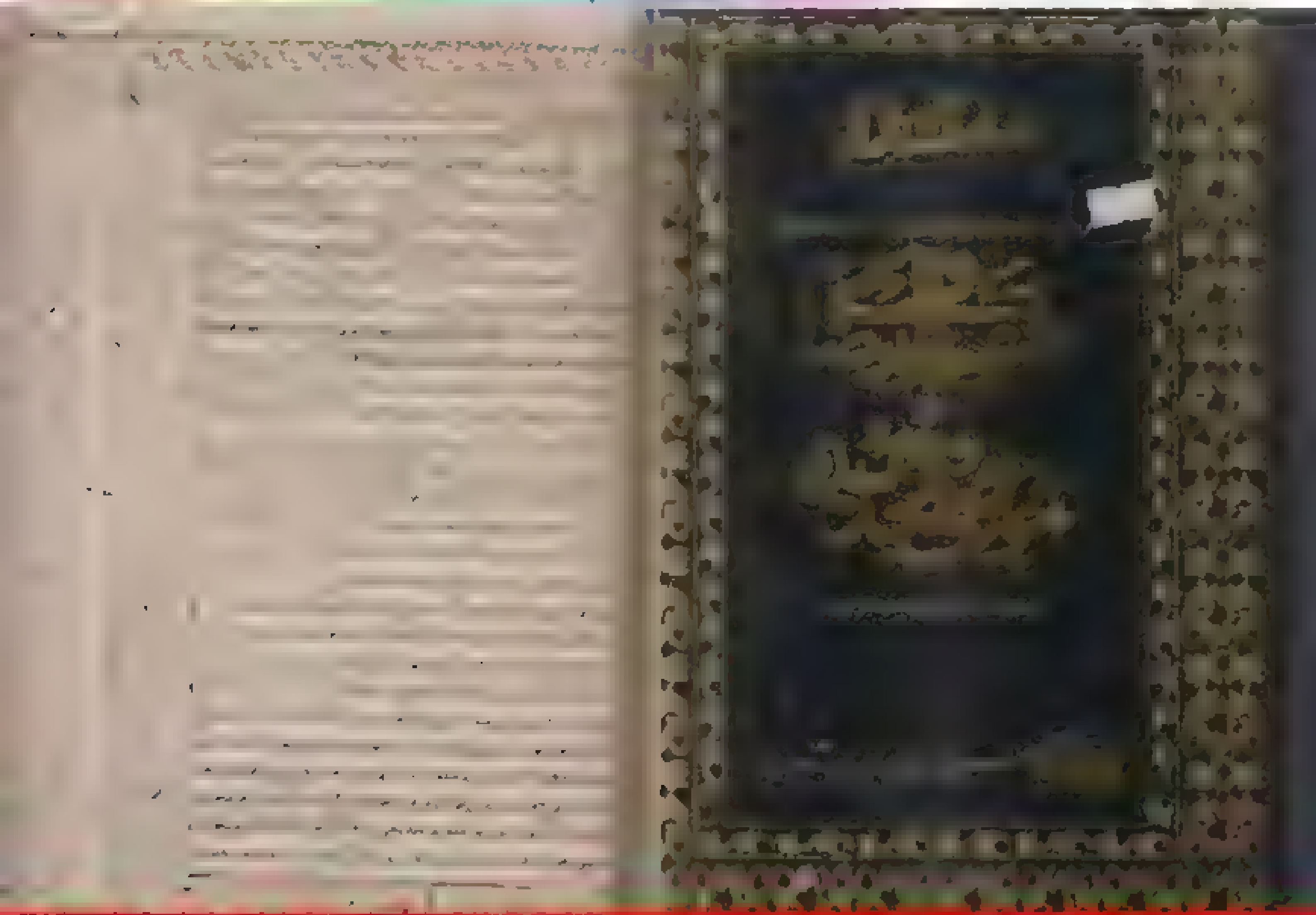

www.FaceBook.com/RazaKhaniFitna

فقہاءِ احناف کے ہاں ایسا شخص کافر ہے جو یہ عقیدہ رکھے کہ نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ علم غیب جانتے تھے

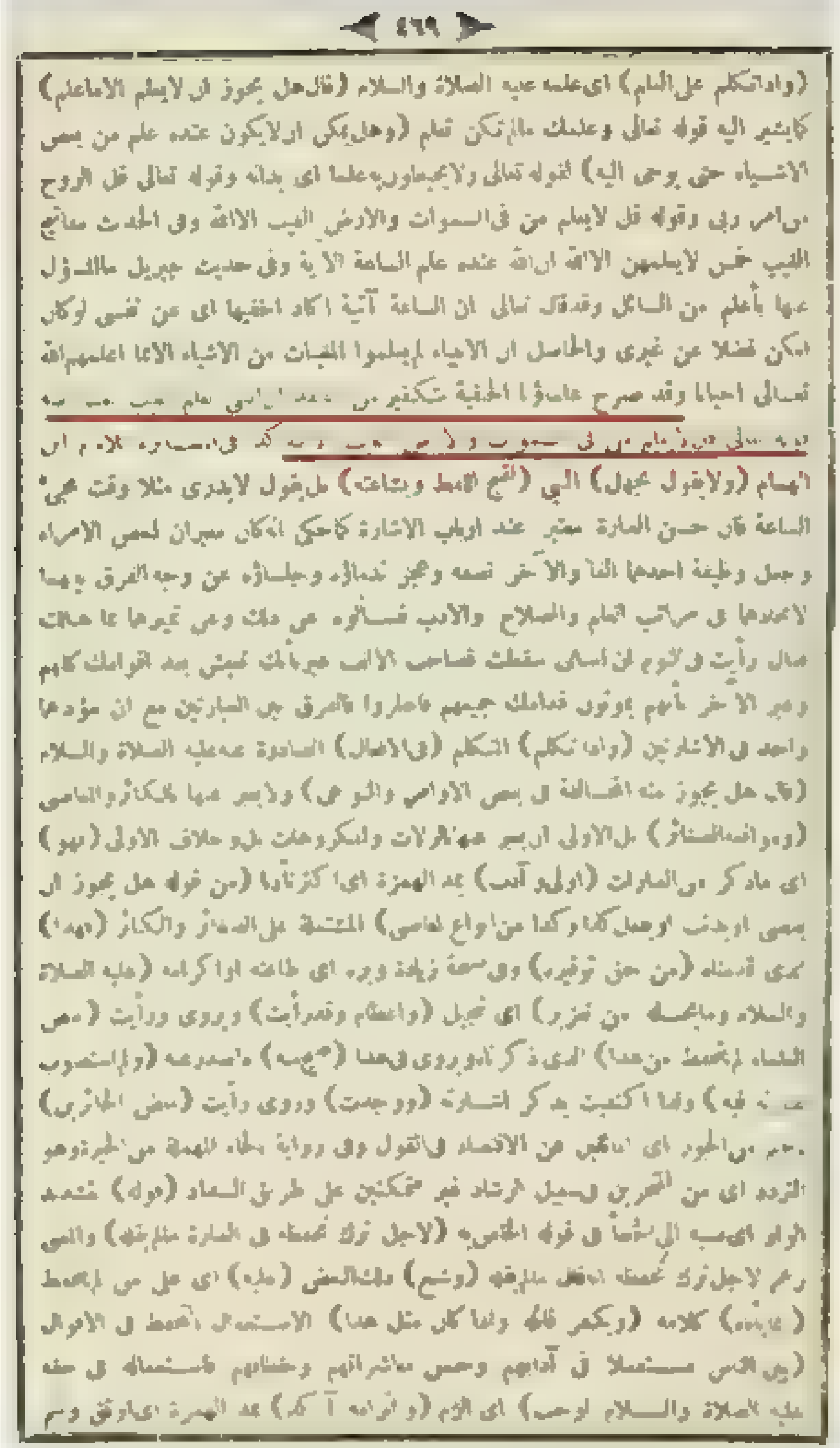

﴿ ٤٦٩ ﴾

(وإذا تكلم على العلم) اى علمه عليه الصلاة والسلام (قال هل يجوز ان لا يعلم الا ما علم) كما يشير اليه قوله تعالى وعلمك ما لم تكن تعلم (وهل يمكن ان لا يكون عنده علم من بعض الاشياء حتى يوحى اليه) لقوله تعالى ولا يحيطون بشيء من علمه اى بذاته وقوله تعالى قل الروح من امر ربي وقوله قل لا يعلم من في السموات والارض الغيب الا الله وفي الحديث مفاتح الغيب خمس لا يعلمهن الا الله ان الله عنده علم الساعة الاية وفي حديث جبريل ما المسؤول عنها بأعلم من السائل وقد قال تعالى ان الساعة آتية اكاد اخفيها اى عن نفسي لو كان امكن فضلا عن غيري والحاصل ان الانبياء لم يعلموا المغيبات من الاشياء الا ما اعلمهم الله تعالى احيانا وقد صرح علماؤنا الحنفية بتكفير من اعتقد ان النبي عليه الصلاة والسلام يعلم الغيب لمعارضة قوله تعالى قل لا يعلم من في السموات والارض الغيب الا الله كذا في المسايرة للامام ابن الهمام (ولا يقول يجهل) الى (فتح الامط وبشاعته) بل يقول لا يدري مثلا وقت مجيء الساعة فان حسن العبارة معتبر عند ارباب الاشارة [illegible]

[illegible]

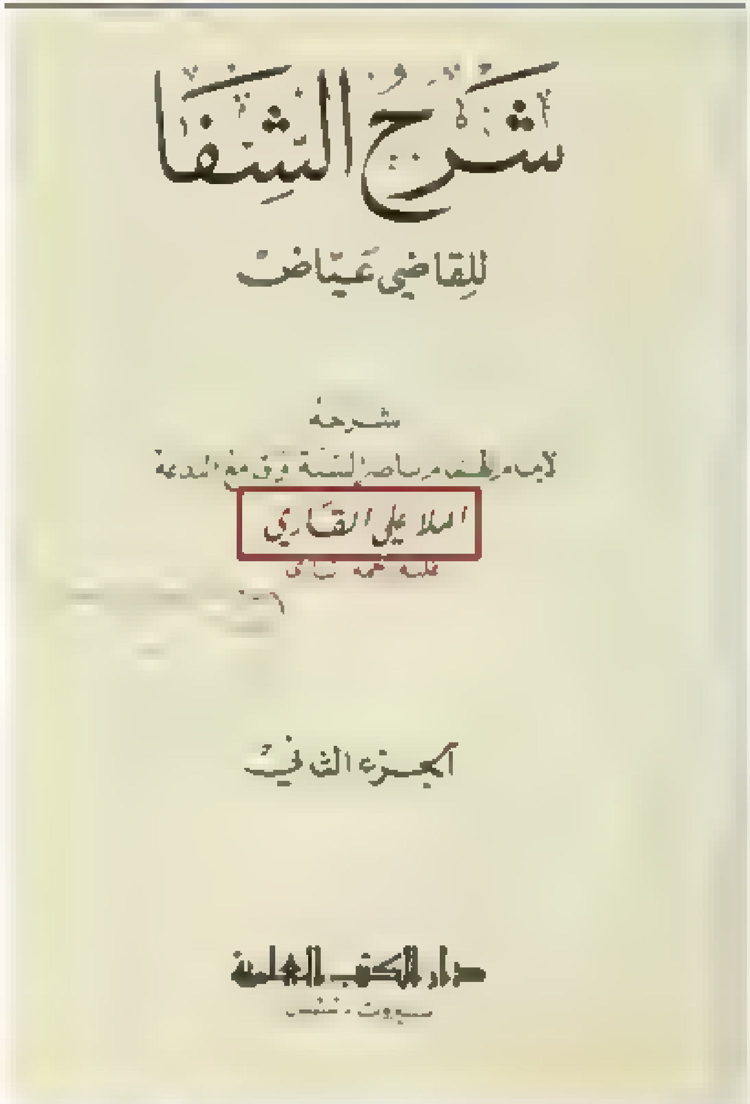

ملا علی قاری حنفی فرماتے ہیں:

اور ہمارے علماء احناف نے اس بات کی صراحت کر دی ہے کہ جو یہ عقیدہ رکھے کہ نبی (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) علم غیب جانتے تھے تو اس کی تکفیر کی جائے گی کیونکہ یہ قرآن کی اس آیت کے خلاف ہے۔

[قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ (النمل : 65)]

/SUsamaAskari

نبی ہونے کے لئے علم غیب ضروری ماننے والے راسخ ایمان (ایمان میں پختہ) نہیں ہیں

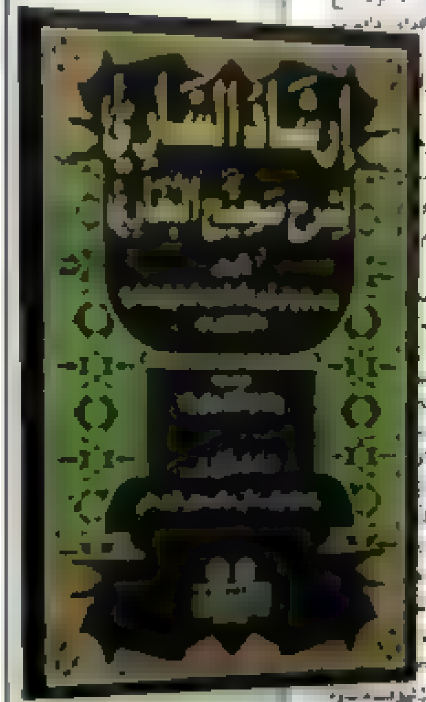

علامہ قسطلانیؒ فرماتے لکھتے ہیں کہ:

بعض وہ لوگ جو راسخ الایمان نہ تھے ایسا خیال کرتے تھے۔ یہاں تک ان کا خیال تھا کہ نبوت کی صحت اس کو مستلزم ہے کہ نبی تمام غیوب پر مطلع ہو۔

(ارشاد الساری ج10 ص453)

https://www.facebook.com/RazaKhaniFitna

علم غیب سے متعلق بریلوی دلیل کا جواب

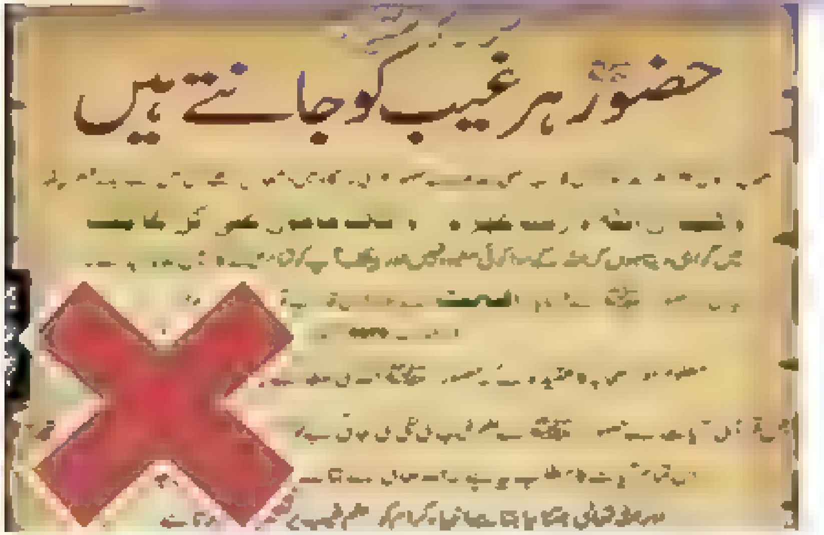

مستدرک میں ہے نبی کل غیب پر مامون ہے۔ جواب: پہلی بات تو یہ کہ مستدرک میں "غائب" نہیں بلکہ "غاب" کا لفظ ہے ثانیاً اس روایت کے متعلق علامہ ذہبی فرماتے ہیں کہ یہ منقطع روایت ہے (مستدرک، ج4 ص41) اور علامہ ہیثمی فرماتے ہیں وفیہ من لم اعرفھم (مجمع الزوائد ج8، ص195، رقم 13914) اس کی سند میں مجہول راوی ہیں ایسی ضعیف منقطع روایت سے عقیدہ میں استدلال کرتے ہوئے شرم آنی چاہیے

www.Facebook.com/Razakhanifitna

میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بغیر وحی کے اپنے عطائی علم غیب کا اظہار فرمایا ہے ان میں سے دو حدیث مبارک بطور حوالہ پیش خدمت ہیں۔

نمبر۱: حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک چاندنی رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر مبارک میری گود میں تھا میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا کسی کی نیکیاں آسمان کے ستاروں کے برابر بھی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "ہاں عمر کی" (نیکیاں آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں) میں نے عرض کیا کہ (میرے باپ حضرت) ابوبکر کی نیکیوں کا کیا حال ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "عمر کی ساری نیکیاں ابو [illegible] ([illegible])

[illegible] اس کی [illegible] عنہا کا یہ عقیدہ ہوتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علم غیب نہیں جانتے تو کبھی ایسا سوال نہ کرتیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سوال کرتے ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فوراً بغیر وحی کے اپنے عطائی علم غیب سے جواب ارشاد فرمایا۔

نمبر۲: حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دو قبروں پر گزر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے گناہ کے سبب نہیں (بلکہ) ان میں ایک پیشاب (کی چھینٹوں) سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور دوسرا شخص چغل خور تھا"۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک تازہ (سبز) شاخ منگوا کر اس کو درمیان سے چیر کر دونوں قبروں پر لگا دیا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ

الجامع لاحکام القرآن
معروف بہ
تفسیرِ قرطبی
جلد اول

امام ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابوبکر قرطبی رحمۃ اللہ علیہ

متن قرآن کا ترجمہ: جسٹس حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

مترجمین

مولانا ملک محمد بوستان — مولانا سید محمد اقبال شاہ گیلانی
مولانا محمد انور مگھالوی — مولانا شوکت علی چشتی

زیر اہتمام
ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور۔ کراچی ٥ پاکستان

قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کرنے اور اس پر جرأت کرنے پر وعید اور مفسرین کے مراتب

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتاب اللہ کی تفسیر فرماتے تھے مگر چند آیات کی جو جبریل آپ کو سکھاتے تھے۔ ابن عطیہ نے کہا اس حدیث کا مطلب ہے قرآن کے مغیبات کے بارے میں، مجمل کی تفسیر وغیرہ کے بارے میں حضور تفسیر فرماتے تھے جن تک اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر رسائی ممکن نہ تھی۔ جملہ مغیبات میں سے وہ ہے اللہ تعالیٰ نے جن کا علم نہیں دیا ہے جیسے قیامت ہے قیام کا وقت وغیرہ، جو الفاظ سے تلاوت کی جاتی ہیں، صور میں پھونک کی تعداد، آسمانوں اور زمین کی تخلیق کی ترتیب۔ ترمذی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے فرمایا: میری طرف سے حدیث بیان کرنے سے بچو مگر جو تم جانتے ہو (وہ بیان کرو) جس نے جان دیکھ کر مجھ پر جھوٹ بولا تو وہ آگ کے ٹھکانا میں اترے اور فرمایا: جو قرآن میں اپنی رائے کو دخل دے وہ آگ کے ٹھکانا میں اترے (1)۔ حضرت جندب سے مروی ہے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قرآن کے بارے میں اپنی رائے دی اور صحیح کی بیان کیا تو اس نے خطا کی (2)۔ فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ اس حدیث کو ابو داؤد نے نقل کیا ہے اور اس کے ایک راوی پر کلام کی گئی ہے۔ رزین نے یہ زائد بیان کیا ہے جس نے اپنی رائے دی اور غلطی کی تو اس نے کفر کیا۔ ابوبکر محمد بن قاسم بن بشار بن محمد انباری نحوی، لغوی نے اپنی کتاب الرد میں ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس کی حدیث کی دو تفسیریں بیان کی گئی ہیں (1) جس نے قرآن کے مشکل الفاظ کی ایسی تفسیر بیان کی جو صحابہ، تابعین اور پہلے لوگوں کے مذہب سے معروف نہیں ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہے۔ دوسرا جواب یہ ہے اور قول اثبت ہے اور معنی کے اعتبار سے زیادہ صحیح ہے۔ جس نے قرآن کے بارے میں کوئی قول کہا جبکہ وہ جانتا ہے کہ حق اس کے علاوہ ہے تو وہ دوزخ کے ٹھکانا میں اترے۔ یتبوأ کا معنی ینزل، یحل (اترے) ہے۔ شاعر نے کہا ۔

[illegible]

اور حضرت جندب کی حدیث میں فرمایا: بعض اہل علم نے اس حدیث کو اس پر محمول کیا ہے کہ رائے سے مراد خواہش ہے یعنی جس نے قرآن کے بارے میں ایسا قول کیا جو اس کی خواہش کے موافق ہے اس نے ائمہ سلف سے نہیں لیا ہے پھر وہ ٹھیک بھی کہے گا تو خطا کرنے والا ہوگا کیونکہ اس نے قرآن پر ایسا حکم لگایا جس کی اصل معروف نہیں ہے اور وہ اہل اثر اور نقل کے مذاہب پر موقوف نہیں ہے۔ ابن عطیہ نے کہا: اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی شخص سے کتاب اللہ کا کوئی معنی پوچھا گیا تو ...

1۔ مسند امام احمد، مسند عبداللہ بن عباس، جامع ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ما جاء فی الذی یفسر القرآن برأیہ، حدیث نمبر 2876، ...

Mohammmad Sajid Siddiqui

ے لئے یہ فقرہ کہتے ہوئے سنا تو اس کی گردن مار دوں گا (قتل کر دوں گا)

تفسیر الآلوسی، ج 1، ص 348، مکتبہ حقانیہ ملتان

آیت کریمہ ۔ 7۔ ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والآخرۃ

واعد لھم عذابا مھینا O (الاحزاب، آیت 57)

ترجمہ: بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

اس آیت میں رسول کو ایذا دینے والے پر دنیا و آخرت کا ملعون ہے۔ آخرت کی لعنت تو جہنم کے عذاب کی صورت میں ہوگی اور دنیا کی لعنت اس عذاب کی صورت میں ہوگی اسی صورت میں تیسری آیت سے بعد والی آیت کریمہ کا حکم ہے۔

ترجمہ: ملعون جہاں کہیں ملیں پکڑے جائیں اور چن چن کر قتل کر دیئے جائیں۔ اللہ کا یہی دستور چلا آتا ہے ان سے پہلے لوگوں میں بھی اور تم اللہ کا دستور ہرگز بدلتا نہ پاؤ گے۔

الاحزاب، آیت 61، 62

ان آیات کریمہ میں گستاخوں کی سزا بیان ہوئی کہ جہاں کہیں بھی ملیں انہیں قتل کیا جائے اور دوسری آیت میں یہ بھی بیان ہے کہ یہ سزا صرف اس امت کے گستاخوں کیلئے ہی نہیں ہے بلکہ پہلی امتوں کے گستاخوں کے لئے بھی رب کا یہی قانون و دستور تھا۔

یعنی اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دینے والا اس عذاب کا مستحق ہو جاتا ہے جو کسی بھی صاحب ایمان کو نہیں دیا جائے گا۔

درج ذیل آیات میں عذاب مہین کا ذکر ہے۔

☆ سورۃ بقرہ آیت 90 ☆ سورۃ آل عمران آیت 178
☆ سورۃ نساء آیت 14، 37، 102، 151 ☆ سورۃ حج آیت 57
☆ سورۃ الجاثیہ آیت 9 ☆ سورۃ المجادلہ آیت 5، 16
☆ سورۃ الاحزاب آیت 17

ان میں عذاب مہین کا ذکر ہے کافروں کے لئے جو ایمان والوں کے لئے نہیں ہے۔

یعنی اہل ایمان میں سے اذیت رسول کا ارتکاب کرتا ہے تو مسلمان نہیں رہتا کافر ہو جاتا ہے اور ذلت کے عذاب کا مستحق ہو جاتا ہے۔

آیت کریمہ 8 فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما O (النساء، آیت 65)

ترجمہ: تو اے نبی تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان ہی نہیں ہوں گے جب تک کہ اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرما دو اپنے دلوں میں اس سے کوئی حرج محسوس نہ کریں۔

یہاں رب العزت حکم بیان فرما رہا ہے کہ رسول اللہ کے فیصلے کو جو شخص دل سے تسلیم نہ کرے اور آپ کے فیصلے پر دل میں میل لائے تو وہ ایمان والوں میں سے نہیں رہتا چاہے وہ بظاہر دین کا مرتکب ہو۔

اس آیت کا شان نزول کچھ یوں

کیا کہ دو بندوں نے حضور کی
جس کے خلاف فیصلہ کیا گیا
کیا چاہتا ہے؟ کہنے لگا میں چاہتا
جس کے حق میں فیصلہ ہوا تھا
تو حضور نے میرے حق میں
حضور نے فرمایا ہے۔ جس کے
پاس جاتے ہیں فاروق اعظم
نے نبی کریم کی بارگاہ میں اپنا
پھر صدیق اکبر کے پاس
کی راضی نہ ہوا (اور آپ کے
سے) پوچھا کیا معاملہ اسی طرح

ماکانؐ وما یکون جو کچھ ہوا اور جو کچھ قیام قیامت تک ہونے والا ہے ذرہ ذرہ بالتفصیل مندرج ہے حضور کے علوم سے ایک پارہ ہیں اور پہلا شعر کہ اگر خیریت دنیا و عقبی آرزو حضرت شیخ محقق رحمہ اللہ تعالیٰ کا ہے کہ قصیدۂ نعتیہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کیا ہے الحمد للہ یہ عقیدے ہیں ائمۂ دین کے محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب عالم تاب میں۔ برخلاف اُس سرکش طاغی شیطان لعین کے بندۂ داغی جو کہ ایمان کی آنکھ پر کفران کی ٹھیکری رکھ کر کہتا ہے جس کا نام محمد ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔" اَلَاصَلّٰی رَبُّ مُحَمَّدٍ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاَخْزٰی مُنْتَقِصِیْہِ وَاَعَاذَنَا مِنْ حَالِہِمْ وَشَرِّہِمْ وَسَلَّمَ آمین علامہ علی قاری علیہ رحمۃ الباری مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں یُؤْخَذُ مِنْ اِطْلَاقِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاَمْرَ بِالسُّؤَالِ اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی مَکَّنَہٗ مِنْ اِعْطَاءِ کُلِّ مَا اَرَادَ مِنْ خَزَائِنِ الْحَقِّ یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مانگنے کا حکم مطلق دیا اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ اللہ عزوجل نے حضور کو عام قدرت بخشی ہے کہ خدا کے خزانوں سے جو چاہیں عطا فرما دیں۔ والحمد للہ رب العلمین۔ ؎

مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں دو جہاں کی نعمتیں ہیں اُن کے خالی ہاتھ میں

پھر اس حدیث جلیل میں سب سے بڑھ کر جانِ وہابیت پر یہ کیسی آفت کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر حضرت ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود حضور سے جنت مانگتے ہیں کہ اَسْئَلُکَ مُرَافَقَتَکَ فِی الْجَنَّۃِ یارسول اللہ میں حضور سے سوال کرتا ہوں کہ جنت میں رفاقت والا عطا ہو۔ وہابی صاحبو یہ کیسا کھلا شرکِ وہابیت ہے جسے حضور مالکِ جنت علیہ افضل الصلاۃ والتحیہ قبول فرما رہے ہیں وَلِلّٰہِ الْحُجَّۃُ

---

۱۲۷ ماکان وما یکون کا علم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک ٹکڑا ہے۔

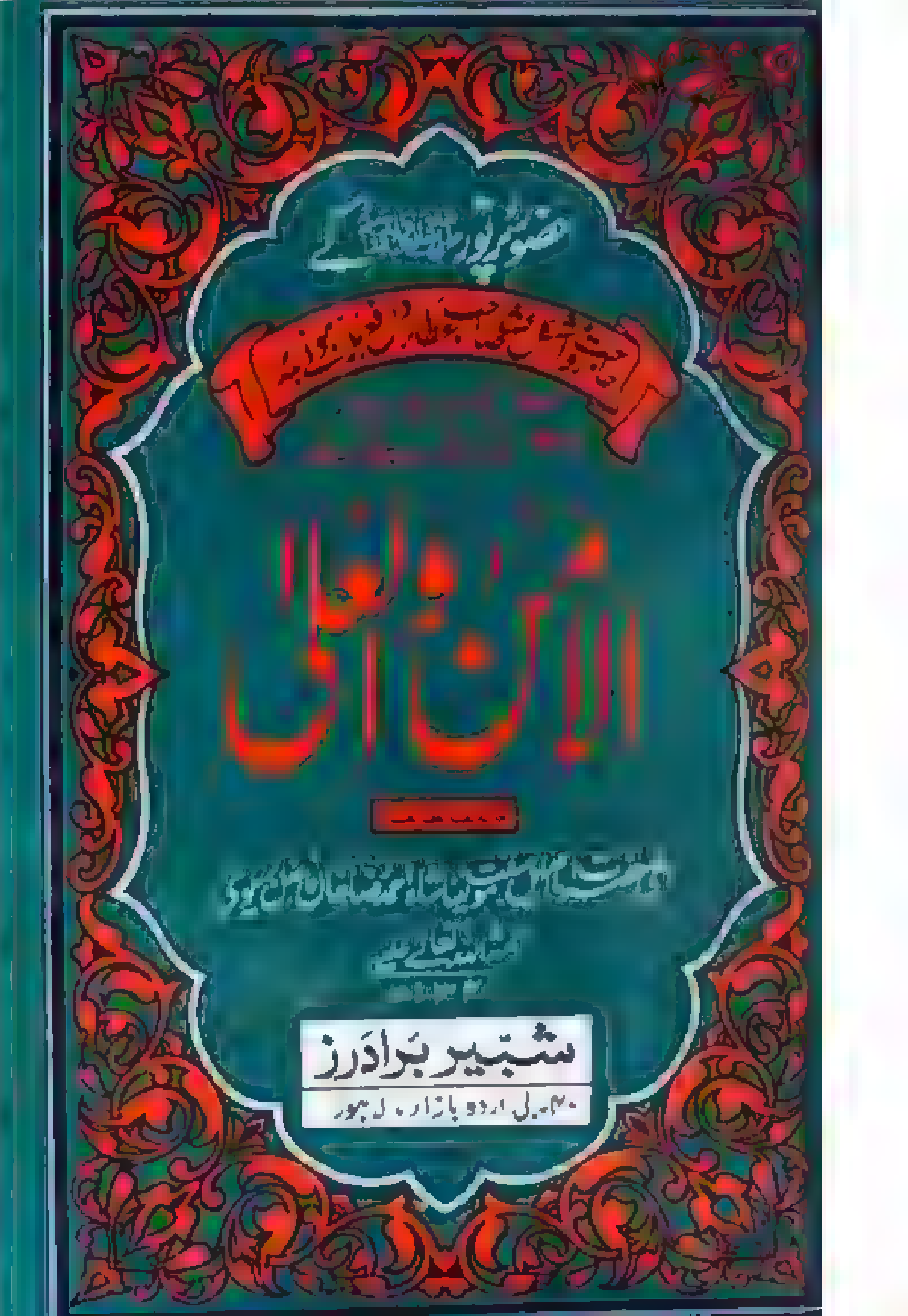

وَصَلَّى الظُّهْرَ فَلَمَّا سَلَّمَ نَادَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فُلَانُ أَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ أَلَا تَرَى كَيْفَ تُصَلِّي إِنَّكُمْ تُرَوْنَ أَنَّهُ يَخْفَى عَلَيَّ شَيْءٌ مِّمَّا تَصْنَعُوْنَ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرَى مِنْ خَلْفِي كَمَا أَرَى مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ

جب سلام پھیرا تو اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فلاں کیا تو اللہ سے نہیں ڈرتا کیا تو نہیں دیکھتا کہ کیسے نماز پڑھتا ہے۔ تم یہ سمجھتے ہو کہ مجھ پر تمہارا کوئی عمل چھپا رہتا ہے۔ اللہ کی قسم میں اپنے پیچھے بھی ایسے ہی دیکھتا ہوں جیسے کہ اپنے آگے دیکھتا ہوں۔

(احمد)

۱؎ اس نے سلام پھیرا۔

۲؎ واضح ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آگے پیچھے دیکھنا خرق عادت (معجزہ) کے طور پر تھا وحی والہام کے ذریعے اور کبھی کبھی تھا ہمیشہ نہ تھا۔ ایک موید وہ روایت ہے کہ جب آپ کا ناقہ مبارک گم ہو گیا تو آپ کو معلوم نہ ہوا کہ کدھر گیا ہے تو منافقین نے کہا محمد کہتے ہیں کہ میں آسمان کی خبر دیتا ہوں مگر نہیں جانتے کہ ان کا ناقہ کہاں گیا ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا ہوں مگر جس قدر اللہ مجھے بتلاتا ہے۔ ابھی ابھی مجھے میرے پروردگار نے بتایا ہے کہ وہ فلاں جگہ ہے اس کی مہار ایک درخت کی شاخ سے الجھی ہوئی ہے۔ پھر آپ نے فرمایا میں بشر ہوں نہیں جانتا کہ دیوار کے پیچھے کیا ہے۔ یعنی خدا کے بتانے کے بغیر نہیں جانتا۔

اور یہ بات نماز چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات میں سے سب سے افضل و ارفع حالت ہے۔ تو اس حالت میں آپ کو انکشاف حقائق اشیاء اور اعیان موجودہ پر اطلاع اتم اور اکمل ہوتی تھی اور حق تعالیٰ کی ذات میں آپ کا حضور کائنات سے استغراق اور غائب ہونے کا موجب نہ تھا جس طرح کاملین کائنات میں ہوتے ہیں مگر کائنات سے جدا ہوتے ہیں ان کا حال ہے۔ شیخ قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں نماز کشف و حضور کا مقام ہے بحیثیت استغراق اور اضمحلال کا مقام نہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان دیکھنے کا آلہ تھا سوراخ کی مانند مگر یہ قول غریب ہے کسی روایت سے ثابت نہیں ہوا۔ واللہ اعلم۔

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

جو کچھ رسول تمہیں دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو (قرآن کریم)

جلد دوم

اشعۃ اللمعات

شرح مشکوۃ

تصنیف منیف

عارف باللہ شیخ محقق حضرت مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

اردو ترجمہ و حواشی

حضرت علامہ مولانا محمد سعید احمد نقشبندی مدظلہ العالی

Mohammad Sajid Siddiqui

ناشر

فرید بک سٹال، ۴۰۔ اردو بازار ۞ لاہور (پاکستان)

حضرت خلیل احمد سہارنپوریؒ نے براہین قاطعہ میں شیخ عبدالحقؒ کے حوالے سے لکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیوار کے دوسری جانب کا علم نہیں تھا۔ اس پہ رضا خانیوں نے کفر کے فتوے لگا دیے۔ اب ان کا غلام رسول سعیدی لکھتا ہے کہ نبیؐ کو اپنی پشت پہ پڑی اوجھڑی کا علم نہ تھا۔ دیکھتے ہیں یہاں سعیدی پہ کوئی رضاخانی فتوی لگاتا ہے یا نہیں

MOHAMMAD SAJID SIDDIQUI

نبی ﷺ کی دعائے ضرر کو بددعا کہنے کا عدم جواز

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بی ﷺ کو کوئی ... [illegible]

[illegible]

اس اشکال کا جواب کہ آپ کی پشت پر نجاست ڈال دی گئی تو پھر آپ کیوں نماز پڑھتے رہے؟

[illegible]

پڑھتے رہے اس کا جواب یہ ہے کہ اس وقت آپ سجدہ میں تھے اور آپ کو پتا نہیں تھا کہ آپ کی پشت پر کیا ڈالا گیا ہے۔

اوجھڑی کھانے کا شرعی حکم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat com

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا

نعمۃ الباری فی شرح صحیح البخاری

جلد اوّل

الاحادیث: ۱ — ۳۴۸

کتاب بدء الوحی، کتاب الایمان، کتاب العلم

کتاب الوضوء، کتاب الغسل، کتاب الحیض، کتاب التیمم

تصنیف

علامہ غلام رسول سعیدی

شیخ الحدیث دار العلوم نعیمیہ کراچی ۳۸

ناشر

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸ اردو بازار لاہور

اور شوہر اول کی طرف رجوع پر مجبور کی جائے گی ورنہ مال اٹھ جائے گی۔ ۱۲ مؤلف غفی عنہ) یا اصل

المذہب یہی ہے کہ نکاح فی الحال فسخ ہو جاتا ہے۔

عرض: کسی مسلمان کو کافر کہہ دیا کیا حکم ہے۔

ارشاد: بطور سب و شتم کہا تو کافر نہ ہوا گنہگار ہوا اور اگر کافر جان کر کہا تو کافر

[illegible] ادا ہوا اسلام کلمات کفر بولے احتمال کفر

[illegible] کافر کو کافر کہتا ہے۔ ۱۲) ہو گیا۔

عرض: حضور ایک صاحب پہلے محدث (یعنی حضرت مولانا وصی احمد صاحب قدس سرہ العزیز۔ ۱۲ مؤلف غفرلہ) صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے یہاں مدرسہ میں پڑھتے تھے اب ان کی حالت یہ ہے کہ اکثر مخفی باتیں بتاتے ہیں لوگوں کا ہجوم زیادہ ہے اور نماز وغیرہ کی پابندی نہیں ہے۔

ارشاد: ایک صاحب اولیائے کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم میں سے تھے آپ کی خدمت میں بادشاہ وقت قدم بوسی کے لئے حاضر ہوا حضور کے پاس کچھ سیب نذر میں آئے تھے حضور نے ایک سیب دیا اور کہا کھاؤ عرض کیا حضور بھی نوش فرمائیں آپ نے بھی کھائے اور بادشاہ نے بھی اس وقت بادشاہ کے دل میں خطرہ آیا کہ یہ جو سب میں بڑا خوش رنگ سیب ہے اگر اپنے ہاتھ سے اٹھا کر مجھ کو دیں گے تو جان لوں گا یہ ولی ہیں۔ آپ نے وہی سیب اٹھا کر فرمایا ہم مصر گئے تھے وہاں ایک جگہ جلسہ بڑا بھاری تھا دیکھا کہ ایک شخص ہے اس کے پاس ایک گدھا ہے اس کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہے ایک چیز ایک شخص کی دوسرے کے پاس رکھ دی جاتی ہے اس گدھے سے پوچھا جاتا ہے گدھا ساری مجلس میں دورہ کرتا ہے جس کے پاس ہوتی ہے سامنے جا کر سر ٹیک دیتا ہے یہ حکایت ہم نے اس لیے بیان کی کہ اگر یہ سیب ہم نہ دیں تو ولی ہی نہیں اور اگر دے دیں تو اس گدھے سے بڑھ کر کیا کمال یہ فرما کر سیب بادشاہ کی طرف پھینک دیا بس یہ سمجھ لیجیے کہ وہ صفت جو غیر انسان کے لیے ہو سکتی ہے انسان کے لیے کمال نہیں اور وہ جو غیر مسلم کے لیے ہو سکتی ہے مسلم کے لیے کمال نہیں۔

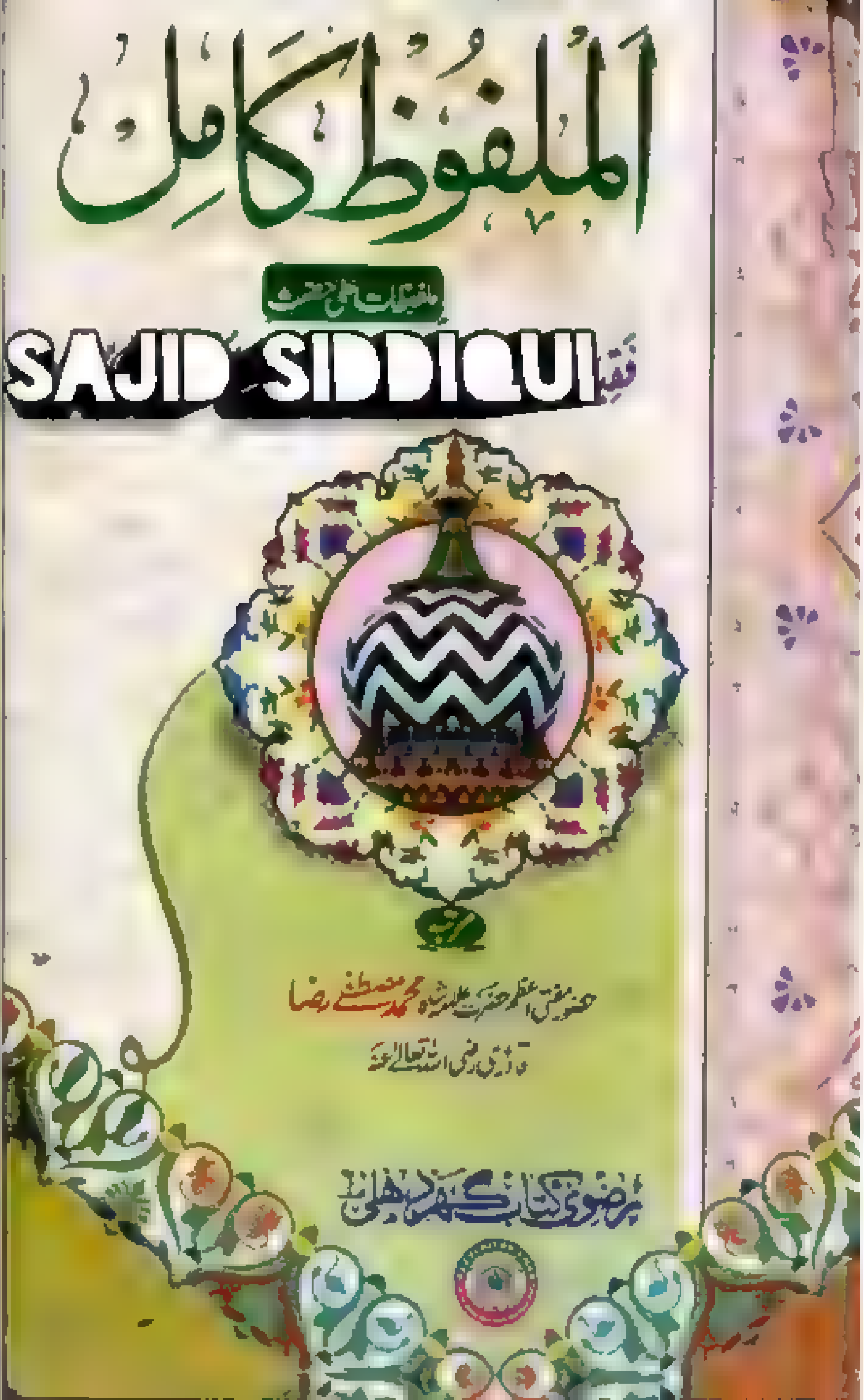

MOHAMMAD SAJID SIDDIQUI

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
امیر معاویہ کی سچی پیشین گوئی	۲۶۸	زلفہ اور زلفہ کا فرق	۲۹۳
ابدال بننے کی دعا	۲۶۹	مقابلے اور غیر مقابلے کے وقت معجزہ اور	
شیعوں کے نزدیک امام مہدی کون ہے	؍	کرامت کا فرق	۲۹۸
اولیاء کے درجے اور تعداد	؍	نبی کا عمل غیر نبی کے عمل سے زیادہ درجہ رکھتا	
قبل [illegible]		[illegible]	۲۹۹
[illegible]		[illegible]جال کے پہلے ساتھی	۳۰۰
[illegible] مسائل کشف سے ثابت نہیں ہوسکتے	۲۷۰	کفار کی مشابہت کب جائز ہے کب منع	؍
تیسری فصل	۲۷۲	دجال کی نعش کتے کھینچیں گے گلیوں میں پڑی ہو	
سیاہ لباس ماتم نہیں اور جائز ہے	۲۷۳	گی۔	؍
مکڑی کا خاتمہ قریب قیامت ہوگا مکڑی برکت والا		عمر ابن عاص نے دجال کو ایک جزیرے میں بندھا	
جانور ہے۔	۲۷۴	ہوا دیکھا۔	۳۰۵
اصولی فروعی امتوں کی تعداد	۲۷۵	دجال کے منہ سے نبی کریم کی تعریف	۳۰۸
قیامت کے سامنے والی علامات اور دجال کا		مسیح اور دجال کے معنی حضرت عیسیٰ بھی	
باب۔ پہلی فصل	۲۷۶	اب بھی زمین پر آتے ہیں۔	۳۱۰
دجال کا ترجمہ اور دجال کی قسمیں	؍	دوسری فصل	۳۱۲
سورج کا سجدہ اور اس کا چکر	۲۸۰	دجال کا حلیہ	۳۱۳
جھوٹے خدا اور جھوٹے نبی میں فرق	۲۸۲	بعض لوگ اعمال میں صحابہ سے بڑھ سکتے ہیں	
کانا آدمی شرارتی ہوتا ہے۔	۲۸۳	لیکن درجے میں نہیں	۳۱۵
سب سے پہلے دجال سے نوح علیہ السلام		بدمذہب کے پاس مت جاؤ۔	۳۱۶
نے ڈرایا۔	۲۸۳	سب سے پہلے امیر اور فیشن پرست لوگ دجال کو	
نبی کریم اگلے پچھلوں کو ہر وقت دیکھ سکتے ہیں	۲۸۶	مانیں گے۔	۳۱۷
جس دن ایک سال برابر دن ہوگا تو نمازیں کیسے		جنات ہر شکل میں آسکتے ہیں	۳۱۹
پڑھی جائیں گی۔	۲۸۷	دجال کو علم غیب دیا گیا	؍
یاجوج ماجوج کا ذکر	۲۹۰	تیسری فصل	۳۲۱

MOHAMMAD SAJID SIDDIQUI

الحمد للہ خالق الارض والسمٰوٰت

کرم

جلد ہفتم

مرآۃ المناجیح

اردو ترجمہ و شرح

مشکوٰۃ المصابیح

تاریخی نام

ذوالمرات

مصنف حضرت حکیم الامت مولانا الحاج مفتی احمد یار خاں صاحب نعیمی اشرفی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ

صاحبزادہ اقتدار احمد خاں مالک نعیمی کتب خانہ گجرات

ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور

مولانا کرم دین دبیر مرحوم کو بریلوی اپنے اکابرین میں سے مانتے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ (ملخصاً)

اللہ کے سوا کسی اور کیلئے علم ما کان وما یکون، حلال حرام، موت زندگی کا اختیار ثابت کرنا کفر ہے کیونکہ یہ صفات الٰہیہ ہیں

Mohammad Sajid Siddiqui

عَدُوٌّ وَالْحَزَنَةِ بِأَنَّ الشَّيْطَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوٌّ ... كَمَا بَيَّنَ الشَّاذَّ ...

... وَمَنْ دَعَا إِلَى هَذَا الشِّعَارِ ... وَلَوْ كَانَ تَحْتَ عِمَامَتِي

(دو فریق میرے بارہ میں ہلاک ہو جائیں گے۔ محبت و دوستی میں افراط (حد سے) کرنے والا ... جس کو یہ دوستی حق سے دور لے جائے۔ اور دشمنی میں افراط کرنے والا ... جو یہ عناد حق سے دور کر دے۔ خوشحال انسان میرے بارہ میں ... جو میانہ روی اختیار کرتے ہیں۔ تم اسی جماعت کے تابع ہو جاؤ۔ اور بڑی جماعت ... کیونکہ خدا کا ہاتھ بڑی جماعت کے سر پر ہے۔ تفرقہ سے باز رہو۔ جو جماعت سے علیحدہ ہوتے ہیں وہ انسان شیطان کا شکار ہوتا ہے جیسا کہ ... ریوڑ سے علیحدہ ہو کر بھیڑیے کا شکار ہوتی ہے۔ خبردار جو تمہیں جماعت سے پیچھے ... قتل کر دو۔ اگرچہ وہ میری اس دستار کے نیچے ہوں گا)

جناب امیر علیہ السلام نے ... اس خطبہ میں حقانیت مذہب اہل سنت والجماعت ... اور رافضیوں و خارجیوں کے مذہب کو مردود قرار دیا ہے کیونکہ ... ہیں۔ جو جناب امیر علیہ السلام اور دیگر اہل بیت کو شان نبوت سے اعلیٰ درجہ سمجھتے ہیں۔ ... علی کو دیگر انبیاء سے افضل اور نبی آخر الزمان کا ہم پلہ سمجھتے ہیں۔ نصیریہ ... جو جناب امیر علیہ السلام کی نسبت بلکہ الوہیت کے بھی قائل ... (تفصیل آگے آئے گی)

... کے شیعہ گو یہ نہ ... آپ کی الوہیت کے قائل نہیں۔ تاہم ان صفات ایسے بیان ... کو درجہ الوہیت پر پہنچا دیتے ہیں۔ چنانچہ علم ما کان وما یکون ان کو ... سے حلال و حرام کرنے کا اختیار، موت و حیات پر اختیار و غیرہ ... ہی اوصاف ہیں جو شان الوہیت تک پہنچا دیتی ہیں۔ اس لئے بقول جناب ... مذہب بھی ... ہے۔ ایسے ہی خارجی جو جناب امیر علیہ السلام سے اس درجہ کا ... ہیں کہ آپ کو مشرک و کافر قرار دیتے ہیں۔ وہ بھی مردود ازلی ہیں۔ ہاں ... میانہ روی اختیار کرنے والا مذہب اہل سنت والجماعت ہے جو جناب امیر ... محبت رکھتے ہیں۔ لیکن شان نبوی و الوہیت تک پہنچانا کفر جانتے ... جس رکھنا بھی کفر و الحاد سمجھتے ہیں۔ اس لئے یہی مذہب جناب امیر علیہ السلام

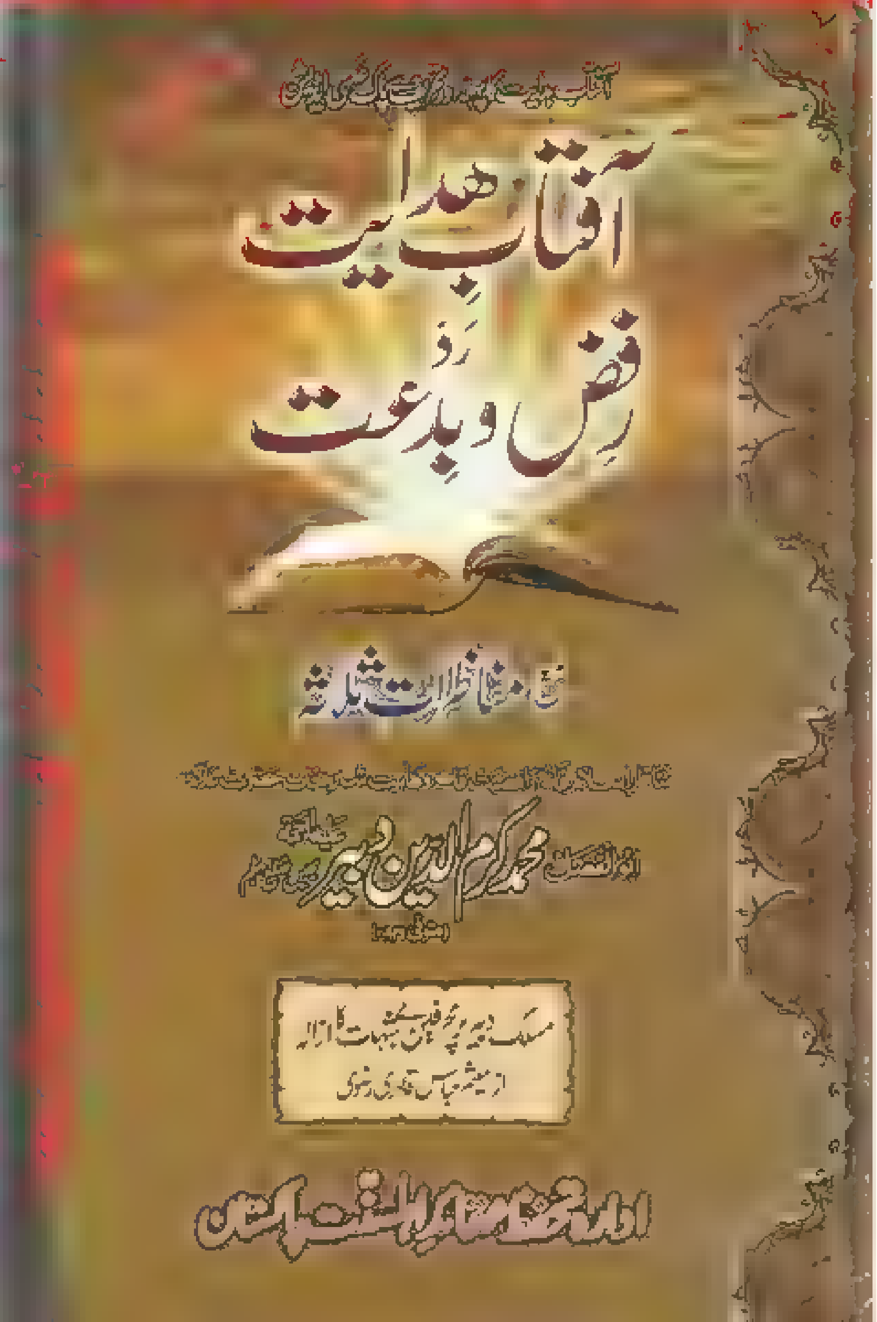

اور مصنف کہتے ہیں کہ انبیاء کرام کا علم غیب کا تو بلند مقام ہے۔ اولیاء

رہے جو نوں کو بھی علم غیب حاصل ہو جاتا ہے۔

مولوی قاسم صاحب کی بھی سنیئے ۔ علوم اولین ، دریں اور علوم آخرین

..یں وہ سب علوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں محقق ہیں۔

لیجئے ۔ بڑے صاحب ... دہلوی اور رشید احمد گنگوہی کہتے ہیں

رسول کو کیا ... کے ... کہتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ... ہر قسم کے غیوب کی خبر

[illegible]

دونوں مسلمان یا دونوں کافر

قارئین حضرات ... دیکھ لیا کہ ... سوال کے جواب میں ... بات

دو لیاں ملاحظہ فرمالیں۔

یہ وہ اونٹ ہے جس کی کوئی کل سیدھی نہیں کوئی مولوی قاسم کو جاہل

احمق بیہودہ کہہ رہا ہے اور کوئی کافر اور فاسق ۔ کوئی التزام کفر اور لزوم کفر کے

چکر میں اُلجھا ہوا ہے غرضیکہ ان کے یہاں فتویٰ نویسی یا فتویٰ بازی کا کوئی

معیار ہی نہیں اور سارے فتوے ... میاد ... ہیں کسی کو علم ... کی خبر نہیں کہ ...

... دار العلوم کا شعر ہے تو ... اس شعر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب لاجواب

مسمّٰی بہ

ضربِ حیدریہ
علیٰ اعناق النجدیہ

معروف بہ

تاریخ وہابیہ

از قلم

جناب حافظ حبیب اللہ صاحب قریشی

پھگواڑی تحصیل کوہ مری

... Sajid Siddiqui

رضاخانی کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب نہیں بنتے جب کے رضاخانی مولوی کا اقرار ہے کہ وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب مانتا ہے۔

https://ataunnabi.blogspot.com

دوسری جگہ شعر یوں ہے۔

علامہ قسطلانی مواہب میں بروایت حضرت عبد اللہ بن عمر حدیث ذیل نقل فرماتے ہیں۔

«إن الله قد رفع لي الدنيا فأنا أنظر إليها وإلى ما هو كائن فيها إلى يوم القيامة كأنما أنظر إلى كفي هذه»	بے شک جانتے ہم دنیا کو میرے سامنے کیا ہے اور میں اسے دیکھ رہا ہوں جو کچھ کہ اس میں ہے اور جو اس میں ہوگا قیامت تک اور دنیا کے تمام اطراف و جوانب میرے سامنے اس طرح ہیں جیسے اللہ کی یہ میری ہتھیلی۔
شرح مواہب جلد ۷ ص ۲۰۴	

عینی شرح بخاری میں ایک صحابی رضی اللہ عنہ کے قصیدہ پیش کرنے کی روایت ہے جس کا ایک شعر یہ بھی ہے۔

وأشهد أن الله لا رب غيره وأنك مأمون على كل غائب	میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ بھی شہادت دیتا ہوں کہ آپ ہر غیب کے امر پر امین ہیں۔

ان اشعار کو سن کر حضور نے تبسم فرمایا اور محظوظ ہوئے۔ مقام غور ہے کہ [illegible] شرعیہ حجت الٰہی ہو کیا یہ ممکن تھا کہ آپ کے سامنے کوئی غلط بات کہی جائے اور آپ خوش ہو جائیں اور اپنے خادم کو اس سے منع نہ فرمائیں۔ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین عام و خاص طور پر حضور کو عالم غیب جانتے تھے یہی سبب تھا کہ مالک بن عوف نے جو اشعار پڑھے ان میں کا ایک مصرعہ یہ بھی تھا۔

ومتى تشأ يخبرك عما في غد۔

غرض حدیث و تفسیر میں علمائے کرام کے نزدیک حضور عالم غیب تھے اور یہ مسئلہ واضح دلائل سے ثابت ہو چکا ہے۔

شاہ عبد العزیز صاحب اور علم غیب

شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی تفسیر عزیزی سورۂ بقرہ میں:

Click For More Books

گکھڑوی جواب کا محاسبہ -

گکھڑوی صاحب کی جانب سے اس حوالہ سے مصباح سنت کے جواب میں جو کچھ لکھا گیا ہے اس کی تفصیل مع رد بلیغ حسب ذیل ہے۔

"مگر مچھ کے آنسو" بجواب "پرانا رنڈی رونا"۔

چنانچہ اس مقام پر گکھڑوی صاحب کی جانب سے "پرانا رنڈی رونا" کا عنوان دے کر اس کے تحت اپنی مخصوص زبان میں حقائق کا چہرہ مسخ کرتے ہوئے ازراہ غلط بیانی ان گستاخانہ اور کفریہ عبارات کی بجائے اصل اختلاف کی بنیاد علم غیب وغیرہ جیسے درحقیقت فروعی مسائل کو بتایا اور انہیں ہمارے متعلق لکھا کہ وہ علم غیب مختار کل اور حاضر ناظر وغیرہ جیسے مسائل کو چھپانے کے لیے ان کی ان عبارات کو بطور ڈھال استعمال کرتے ہیں جس کی حقیقت ہم ابھی واضح کر چکے ہیں پس ان کے اس اقدام کو اگر "مگر مچھ کے آنسو" سے تعبیر کیا جائے تو کچھ بے جانہ ہوگا۔ باقی رہا ان کا یہاں پر ہمارے عقائد کو "شرکیہ اور بدعیہ نظریات" کا عنوان دینا؟ (ایضاح سنت جلد ا صفحہ ۹۵) تو یہ کوئی نئی بات نہیں وہ ان کا ایسا بلا دلیل دعوی ہے جس کی دلیل پیش کرنے سے وہ عاجز اور بے بس ہیں۔

رہا ان کا یہ کہنا کہ کسی عبارت پر فتوی اس وقت صحیح ہوتا ہے جب وہ اپنے کفریہ مفہوم میں صریح اور واضح ہو کہ اس میں کوئی احتمال نہ ہو اور قائل کی وہی مراد ہونا بھی ثابت ہو (ایضاح سنت جلد ا صفحہ ۹۵ ملخص)؟

تو عرض ہے کہ ان عبارات پر یہ آپ کی اقراری ڈگری ہے کیونکہ وہ عبارات اپنے گستاخانہ مفہوم میں صریح اور ان کے مخترعین وقائلین سے بالالتزام ثابت ہیں۔

رہا یہ کہ آپ کے علماء کی ان عبارات کا غلط اور خود ساختہ مفہوم لے کر ان کے ذمہ لگایا گیا جس کے آن میں سے بعض نے اظہار برأت بھی کیا (ملخصاً) [ایضاح سنت جلد ا صفحہ ۹۶]

تو اس کا جواب یہ ہے کہ آپ کا یہ دعوی خلاف واقعہ ہے باقی ان بعض کی اظہار برأت والی عبارات وغیرہا آپ نے یہاں پیش نہیں کیں تاکہ ہم اس کا جائزہ لے سکتے اس لیے جب آپ اس کا ثبوت لائیں گے تو جواب ہمارے ذمہ بنے گا۔

پس آپ کا یہ کہنا کہ اس کے باوجود ان عبارات کی وجہ سے ان حضرات پر فتوے لگا

مفتاح سنت

(جلد اول)

بجواب

ایضاح سنت (جلد اول)

از

حضرت مولانا مفتی محمد عبد المجید خان سعیدی رضوی

باہتمام

نوجوان علامہ سید مظفر حسین شاہ صاحب قادری

قادریہ پبلشرز

اشرکت لیحبطن عملک۔ اگر آپ نے شرک کیا تو تمہارے سارے اعمال خیر بیکار اور برباد ہو جائیں گے۔ لیس لک من الامر شیء آپ کے لیے امر میں سے کوئی شیء نہیں۔ تریدون زینۃ الحیوۃ الدنیا آپ زینت دنیا کا ارادہ رکھتے ہو۔ اور اس قسم کے دیگر ارشادات یا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بندگی اور عبودیت عاجزی و افتقار و احتیاج اور فقر و مسکنت کا اظہار پایا جائے مثلاً انما انا بشر مثلکم میں تو صرف تمہاری طرح بشر ہوں، اغضب کما یغضب العبد میں اسی طرح غضب اور غصہ میں آجاتا ہوں جس طرح عام بندے ولا اعلم ماوراء ھذا الجدار میں نہیں جانتا کہ اس دیوار کے پیچھے کیا ہے۔ وما ادری ما یفعل بی ولا بکم میں نہیں جانتا میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور نہ یہ کہ تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا اور علیٰ ہذا القیاس دیگر تواضع و انکساری پر مبنی کلمات سرزد ہوں تو ہمیں نہ چاہیے کہ ان میں دخل دیں اور برابری کا عقیدہ رکھ لیں اور خوشی و مسرت کا اظہار کریں بلکہ ہم پر لازم ہے کہ حد ادب میں رہیں اور اپنی زبان اور منہ کو قابو میں رکھیں آقا و مولیٰ کا حق ہے کہ اپنے بندے اور غلام کو جو چاہے کہے اور جو سلوک مناسب سمجھے کرے اور اپنی قدرت اور غلبہ اور بلندی و برتری کا مظاہرہ کرے اور بندہ و غلام کو بھی حق ہے کہ اپنے آقا و مولا کے سامنے بندگی اور فروتنی کا مظاہرہ کرے دوسرے کے لیے کیا مجال اور طاقت کہ اس مقام میں دخل دے اور حد ادب کو پھلانگے یہ مقام بہت سے ضعیف و ناقص العقل بے علم اور جاہلوں کے لیے لغزش اور پھسل جانے کا موجب بنتا ہے اور ضرر و نقصان اور خسران و خذلان کا سبب بنتا ہے۔)

رضا خانی عقیدہ

کے پیچھے کا علم

اگر یہی حدیث اہل السنۃ کا کوئی عالم اپنی کتاب میں نقل کرے تو اس پر گستاخی کا فتویٰ لگاتے ہیں رضا خانی اب ذرا اپنے مولوی اشرف سیالوی پر کیا فتویٰ لگائے گئے رضا خانی۔۔۔؟

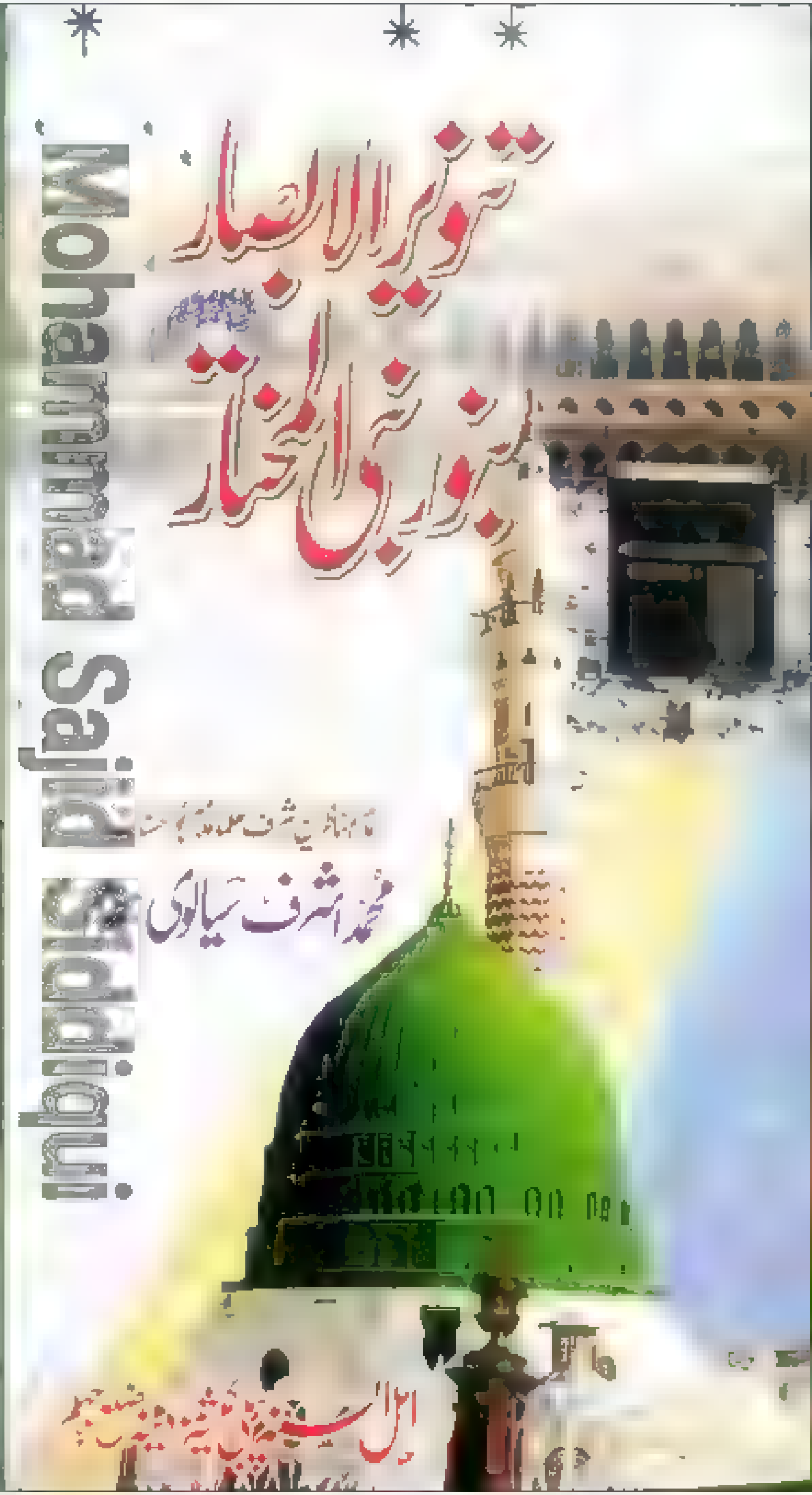

رضا خانی بیمار حکیم الامت کا بیمار عقیدہ

خدا کا علمِ غیب حضور علیہ السلام کے قبضہ میں دے دیا گیا

استغفِرُاللہ

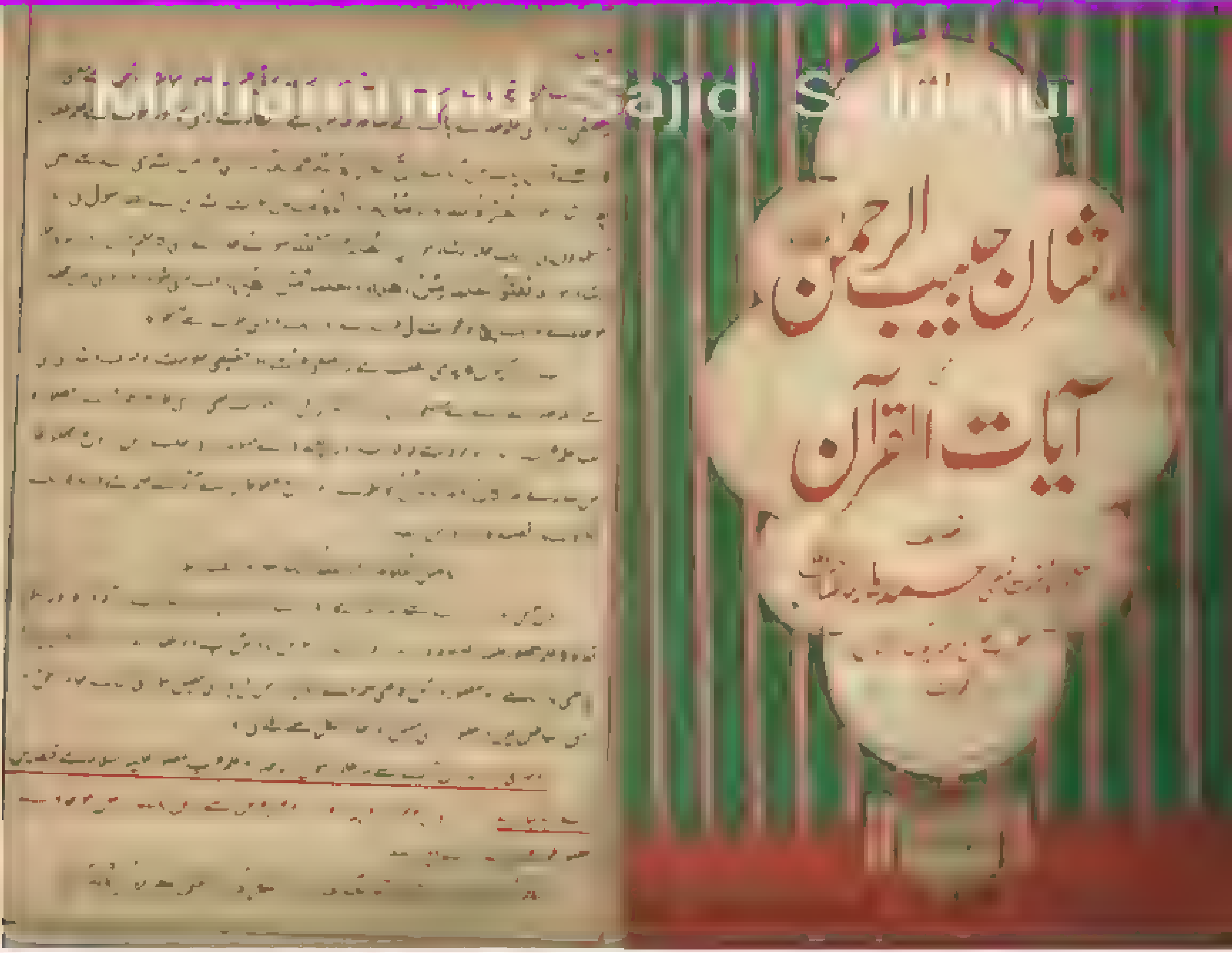

بریلوی پیر محمد کرم شاہ بھیروی سجادہ نشین سورہ الانعام کی آیت نمبر 50 میں لکھتے ہیں کہ

نبی کریمؐ نہ ہی علم غیب جانتے تھے سوائے وحی الٰہی۔ نہ ہی خزانوں کے مالک تھے

پھر آگے علامہ الوسطی کی تفسیر نقل کی کہ نبی کریمؐ خزانوں کے مالک نہیں کیونکہ یہ نبی کریمؐ نے یہ دعوی نہیں کیا۔

محمد ساجد صدیقی

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۚ أَفَلَا تَتَفَكَّرُونَ

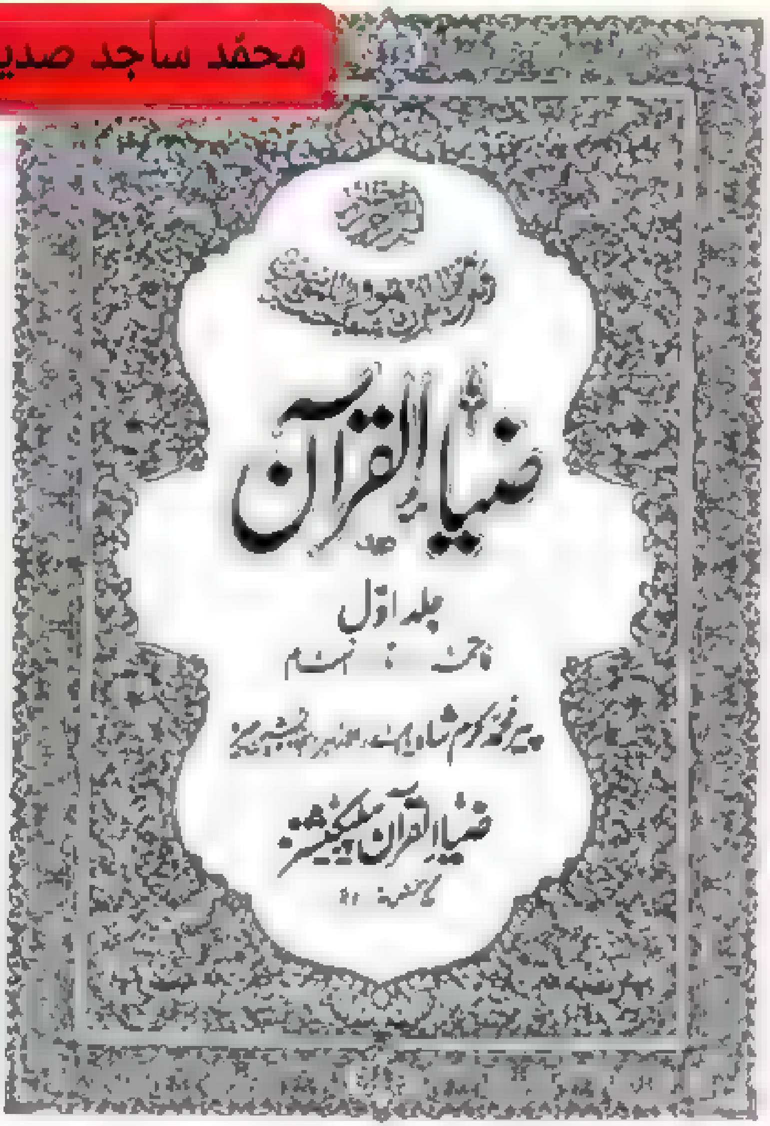

Dast O Gireban

احمد رضا خان اپنے ہی فتوے سے کافر

احمد رضا خاں ایک طرف اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ذرے ذرے کے علم کا قائل ہے انباء المصطفی

وہی دوسری طرف ذرے ذرے کا علم اللہ کے علاوہ رکھنے والو کو کافر کہ رہا ہے فتوی رضویہ

اور اُس نے بارہا کفار کو مسلمین پر غلبہ دیا۔

واللہ! یہ وہ جگر ہے کہ اس کا دل اپنے ولی کی جمیل کو ہربات جمیل۔ (ہیہات ہیہات، بڑا تعجب) دیکھئے، دیکھے کتنی بہار دیتے ہیں، وللہ المثل الاعلی عیاذاً باللہ (اللہ کی پناہ۔ ت) اگر وہ اپنے رب کی پناہ)۔ اُس وقت اُس دل سے پوچھئے تیرے رب نے اچھا، نہایت خوب، کمال بجا، ولکن حافیتلا او سنخ والی ہے۔

بالجملہ زید کا یہ قول الراع اُراع ضلالات وجہالات قبیح — نسأل اللہ العافیۃ، ولاحول ولاقوۃ الا مانگتے ہیں، اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی توفیق ہے۔ ت)۔

قولِ ششم

میں کہ عقول عشرہ کا تمام نقائص وقبائح سے مقدس ومنزہ ، اور اُن کے علم کا تام وحیط با حاطہ تامہ ہونا نقل کیا۔ یہاں تک کہ کوئی ذرہ ذراتِ عالم سے اُن پر مخفی رہنا ممکن نہیں — یہ خاص صفت حضرت عالم الغیب والشہادہ کی ہے جل وعلا۔

قال تعالے،

وما یعزب عن ربک من مثقال ذرۃ فی الارض ولا فی السماء[1] — نہیں چھپتا تیرے رب سے ذرہ بھر چیز زمین اور نہ آسمان میں۔

اور اس کا غیر خدا کے لئے ثابت کرنا قطعاً کفر اِنّ العزۃ للہ (عزت اللہ کے لئے ہے۔ ت) اِس عظیم اِسلام کو مسلمان غور کرے کہ کیسا کفر و اشلاکت اور کتنے صریح نصوص قرآنیہ کا خلاف ہے۔

قال تعالے، وما یعلم جنود ربک الا ھو[2] ۔ کوئی نہیں جانتا تیرے رب کے لشکروں کو

[1] القرآن الکریم ۱۰/۶۱ [2] القرآن الکریم ۷۴/۳۱

الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

RAZAKHANI HAZRAT KE LIYE LAMHA E FIKR

RAZAKHANI AULIYA ALLAH SE MAHROOM QAUM.

SHER RABBANI (RH.A) NE HAZRAT SHEKH MOHADDIS DAHELVI (RH.A) KE HAWALE SE NAKAL KIYA HAI KE AKSAR LOG 2 WAJAH SE AULIYA ALLAH SE MAHROOM RAHTE HAIN EK JO AULIYA ALLAH KO MASOOM KAHTE HAIN AUR DUSRE LOGO KA YEH AETQAD HOTA HAI KE AULIYA ALLAH KO HAR WAQT ILM E GAIB HOTA HAI.

اولیاء اللہ کے فیوض برکات سے محرومی کا باعث

حقیقت التحیات

125

اللہ

خزینہ معرفت

تذکرہ عاشق ربانی شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ

صوفی محمد ابراہیم قصوری

مرتبہ: حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف

ناشر: بزم جمیل غلامان شیر ربانی فیصل آباد ڈویژن
مرکزی دفتر جامع مسجد شیر ربانی گلزار کالونی نزد منیر آباد رضا آباد
فیصل آباد

قلنا ما ذكرتم مردود بوجوه
إذ الاطلاع على جميع المغيبات
لا يجب للنبي اتفاقاً منا ومنكم
ولهذا قال سيد الأنبياء ﴿وَلَوْ
كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ
مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ﴾
والبعض أي الاطلاع على البعض
لا يختص به أي بالنبي كما أقررتم
به حيث جوزتموه للمرتاضين
والمرضى والنائمين فلا يتميز

ہم کہتے ہیں کہ جو کچھ تم نے بیان کیا وہ کئی
وجوہ سے مردود ہے کیونکہ تمام مغیبات
پر مطلع ہونا نبی کے لئے واجب نہیں اس پر
ہمارا اور تمہارا اتفاق ہے اور یہی وجہ ہے
کہ سردار انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
فرمایا کہ اور اگر میں غیب جانتا ہوتا تو میں
بہت زیادہ خیر حاصل کرتا اور مجھے تکلیف نہ
پہنچتی اور بعض مغیبات پر مطلع ہونا نبی کے ساتھ
مختص نہیں ہے جیسا کہ خود تمہارا اقرار ہے
جب کہ خود تم نے بعض مغیبات پر مطلع ہونا

به النبي عن غيره اهـ
(مواقف مع الشرح طبع لكھنؤ
[illegible] طبع مصر ج ۳ ص [illegible])

ریاضت کرنے والوں، بیماروں اور سونے
والوں کے لئے جائز قرار دیا ہے سو اس کی وجہ
سے نبی غیر سے ممتاز نہیں ہو سکتا۔

شرح المواقف

للقاضي عضد الدين عبد الرحمن الإيجي المتوفى سنة ٧٥٦هـ

تأليف

السيد الشريف علي بن محمد الجرجاني

المتوفى سنة ٨١٦هـ

ومعه

حاشيتا السيالكوتي والجلبي

على شرح المواقف

ضبطه وصححه

محمود عمر الدمياطي

تنبيه:

[illegible]

الجزء الثامن

منشورات
محمد علي بيضون
دار الكتب العلمية

زمان غير ان يعرض لها غلط (ومتنازلاً إلى البليد الذي لا يكاد يفقه قولاً وكيف) يستنكر ذلك الاطلاع في حق النبي (وقد يوجد) ذلك (لنفس قلت شواغله برياضة) بأنواع المجاهدات (أو مرض) صارف للنفس عن الاشتغال بالبدن واستعمال الآلة (أو نوم) ينقطع به إحساساته الظاهرة فإن هؤلاء قد يطلعون على مغيبات ويخبرون عنها كما يشهد به التسامع والتجارب بحيث لا يبقى فيه شبهة للمنصفين (قلنا: ما ذكرتم (مردود) بوجوه (إذ الاطلاع على جميع المغيبات لا يجب للنبي اتفاقاً منا ومنكم، ولهذا قال سيد الأنبياء: ﴿ولو كنت أعلم الغيب لاستكثرت من الخير وما مسني السوء﴾ (والبعض) أي الاطلاع على البعض (لا يختص به) أي بالنبي (كما أقررتم به) حيث جوزتموه للمرتاضين والمرضى والنائمين فلا يتميز به النبي عن غيره (ثم) نقول: (إحالة ذلك) أي الاطلاع المختص بالنبي (على اختلاف النفوس) في صفاء جوهرها وكدره وشدة قوتها على قطع التعلق والتوجه إلى جناب القدس والملأ الأعلى (وتجردها مع اتحادها بالنوع) كما هو مذهبهم (مشكل) لأن المساواة في الماهية توجب الاشتراك في الأحكام والصفات وإسناد الاختلاف إلى أحوال البدن مبني على القول بالموجب بالذات (و) نقول أيضاً (باقي المقدمات) من الاتصال بالمبادئ العالية بعلة الجنسية وانتقاشها بما فيها من صور الحوادث كما في المرايا المتقابلة (خطابية) لا تفيد إلا ظناً ضعيفاً. (وثانيها) أي ثاني تلك الأمور المختصة بالنبي (أن يظهر منه الأفعال الخارقة للعادة لكون هيولى عالم العناصر مطيعة له منقادة لتصرفاته انقياد بدنه لنفسه) في حركاته وسكناته على وجوه شتى وأنحاء مختلفة بحسب إرادته (ولا يستنكر) ذلك الانقياد (لأن النفوس الإنسانية) ليست منطبعة في الأبدان (وهي بتصوراتها مؤثرة في المواد) البدنية (كما تشاهد من الاحمرار والاصفرار والتسخن عند الخجل والوجل والغضب) هذا نشر على ترتيب

ILM E GAIB KA JO AQEEDA RAZAKHANI ALLAH KE RASOOL ﷺ KE LIYE RAKHTE HAIN WAHI AQEEDA RAFZI APNE IMAMO KE LIYE BHI RAKHTE HAIN.

رافضیہ - رافضی تین فرقوں میں منقسم ہیں غالیہ، زیدیہ اور رافضہ۔ غالیہ کے مزید بارہ فرقے ہیں بیانیہ، طیاریہ، منصوریہ، مغیریہ، خطابیہ، معمریہ، بزیعیہ، مفضلیہ، متناسخہ، شریعیہ، سبائیہ اور مفوضہ۔ زیدیہ کے چھ گروہ ہیں۔ جارودیہ، سلیمانیہ، بتریہ، نعیمیہ، یعقوبیہ اور چھٹا فرقہ دوبارہ دنیا میں آنے کا قائل اور ابوبکر و عمر سے بیزار ہے۔

رافضہ کے چودہ گروہ ہیں قطعیہ، کیسانیہ، کربیہ، عمیریہ، محمدیہ، حسینیہ، ناووسیہ، اسماعیلیہ، قرامطہ، مبارکیہ، شمیطیہ، عماریہ، ممطوریہ، موسویہ اور امامیہ۔

رافضیوں کے تمام گروہ اس مسئلے پر متفق ہیں کہ امامت عقلی و نقلی ہر دو طرح ثابت ہے اور امام ہر قسم کی غلطی، سہو اور خطا سے معصوم ہیں۔ اسی طرح ان کے نزدیک افضل کی موجودگی میں ادنیٰ کی امامت جائز نہیں۔ جیسا کہ ہم خلفاء کے ذکر میں بیان کر چکے ہیں۔ حضرت علیؓ کو تمام صحابہ سے افضل قرار دینے میں بھی سب متفق ہیں اور نبی کے بعد خلافت علیؓ کو منصوص خیال کرتے ہیں۔ زیدیہ فرقہ کے علاوہ باقی تمام ابوبکر و عمر اور دوسرے صحابہ پر تبرا بازی کرنے میں متفق ہیں۔ رافضی اس بات پر بھی متفق ہیں کہ حضرت علیؓ کو امامت نہ دینے کی وجہ سے چھ اشخاص کے علاوہ باقی تمام صحابہ مرتد ہو گئے تھے۔ وہ چھ حضرت علیؓ، عمار، مقداد، سلمان فارسی اور دو ان کے علاوہ ہیں۔ ان کا یہ بھی متفقہ عقیدہ ہے کہ حالت خوف میں امام تقیہ کرتے ہوئے یہ کہہ دے کہ میں امام نہیں اور انبیاء وات سے قبل اللہ کو ان چیزوں کا علم نہیں ہوتا۔ رافضی اس بات کے بھی قائل ہیں کہ یوم حساب سے پہلے مردے دنیا میں دوبارہ لوٹ کر آئیں گے البتہ رافضیہ میں فرقہ غالیہ حشر کا قائل نہیں اور وہ حساب و کتاب اور حشر و نشر کا بھی منکر ہے۔

یہ بھی رافضیوں کا متفقہ عقیدہ ہے کہ جو کچھ دنیا میں ہو چکا یا آئندہ ہونے والا ہے امام ان سب سے باخبر ہے حتیٰ کہ امام زمین کے سنگریزوں، بارش کے قطرات اور درختوں کے پتوں کی تعداد کو بھی جانتا ہے اور امام کی طرح امام کے ہاتھوں سے بھی معجزات ظاہر ہوتے ہیں۔ ان میں سے اکثر کا یہ قول ہے کہ جس نے حضرت علیؓ سے جنگ کی وہ کافر ہو گیا اسی طرح کے اور بہت سے مخصوص عقائد پر یہ ایمان رکھتے ہیں۔

ان میں فرقہ غالیہ تمام فرقوں سے منفرد یہ دعویٰ کرتا ہے کہ حضرت علیؓ تمام انبیاء کرام سے افضل ہیں اور دیگر صحابہ کی طرح حضرت علیؓ بھی مدفون نہیں بلکہ بادلوں پر تشریف فرما ہیں وہاں سے اپنے دشمنوں کے خلاف لڑتے ہیں اور قرب قیامت دوبارہ تشریف لائیں گے اور اپنے دشمنوں کا قلع قمع فرمائیں گے۔ (اسی طرح) حضرت علیؓ اور باقی ائمہ فوت نہیں ہوئے بلکہ یہ سب تا قیامت زندہ ہیں اور موت کو ان سے کوئی واسطہ نہیں۔ حضرت علیؓ کی ہیں جب کہ جبرئیل نے وحی کو پہنچانے میں غلطی کی ہے یہ اس بات کے بھی قائل ہیں کہ حضرت علیؓ (معاذ اللہ) معبود ہیں۔ ان لوگوں پر اللہ کی اس کے فرشتوں اور تمام مخلوق کی تا قیامت لعنت ہو اور اللہ تعالیٰ ان کی نسلیں تباہ کرے ان کی فصلیں برباد کرے اور زمین پر ان کا کوئی گھر بھی باقی نہ رہے۔ کیونکہ یہ غلو میں حد سے تجاوز کر گئے کفر پر جمے رہے اسلام چھوڑ بیٹھے ایمان سے روگردانی کر بیٹھے اللہ کا اس کے رسولوں اور کتابوں کا انکار کر گئے۔ ہم ایسے اقوال و خرافات بکنے والوں سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔

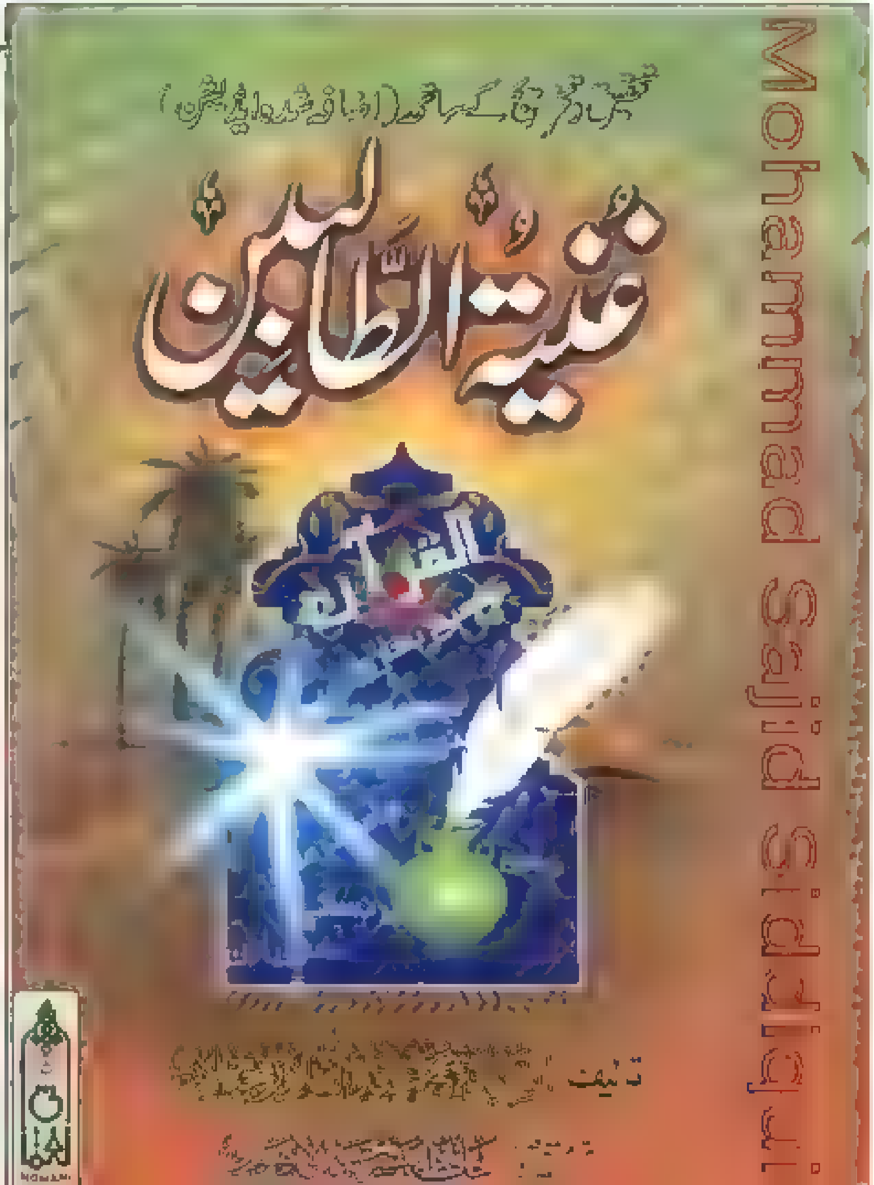

AHLE SUNNAT PAR YEH JO ILZAM LAGAYA HAI KE WOH HUZOOR ﷺ KO ALIMUL GAIB KAHTE HAIN YEH MAHEZ IFTIRA (BOHTAN) HAI...

خود اس کا شکار ہو گئے۔ اور یہ نحوست اس لئے ان پر پڑی کہ انہوں نے بعض احباب کے اصرار پر اپنے اکابر کی عبارات کی توضیح کے لئے ایک لایعنی کتاب لکھ ماری۔ ان غریبوں سے علم کفر کیا اٹھانا تھا خود اپنے فتوی کا شکار ہو گئے۔ سرفراز صاحب نے تھانوی صاحب کی پیروی کرتے ہوئے اہلسنت پر یہ جو الزام لگایا ہے کہ وہ حضور علیہ السلام کو عالم الغیب کہتے ہیں یہ محض افتراء ہے اعلیٰ حضرت **الامن والعلی** میں فرماتے ہیں مخلوق کو عالم الغیب کہنا مکروہ ہے۔

(الامن والعلی صفحہ نمبر **203**)

اللہ تعالیٰ بہتان طرازوں کے بارے میں فرماتا ہے۔ ﴿**انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون**﴾ بے شک بے ایمان لوگ ہی جھوٹ لوگوں کے ذمہ لگاتے ہیں۔

(پارہ **14** سورۃ نحل ترجمہ محمود الحسن)

تھانوی صاحب کا اپنی تکفیر کرنا

مولوی سرفراز صاحب نے ارشاد فرمایا ہے کہ مرتضی حسن دربھنگی نے تھانوی صاحب سے **حفظ الایمان** کی عبارت کے بارے میں سوال کیا تھا۔ اور تھانوی صاحب نے **بسط البنان** میں اس کا جواب دیا ہے۔

اب **بسط البنان** میں تھانوی صاحب نے جو جواب دیا وہ گکھڑوی صاحب کے حوالے سے ہی نقل کیا جاتا ہے تھانوی صاحب نے فرمایا کہ میں نے خبیث مضمون (یعنی غیب کی باتوں کا علم) جس طرح حضور علیہ السلام کو ہے اسی طرح زید عمرو بھی بچوں مجنوں حیوانات و بہائم کے لئے حاصل ہے لکھنا تو در کنار میرے قلب میں بھی اس مضمون کا کبھی خطرہ نہیں گزرا۔ میری کسی عبارت سے یہ مضمون لازم نہیں آتا چنانچہ میں اخیر میں عرض کروں گا۔ جب میں اس مضمون کو خبیث سمجھتا ہوں اور میرے دل میں کبھی اس کا خطرہ نہیں گزرا۔ جیسا کہ اوپر معروض ہوا تو میری

MOHAMMAD SAJID SIDDIQUI

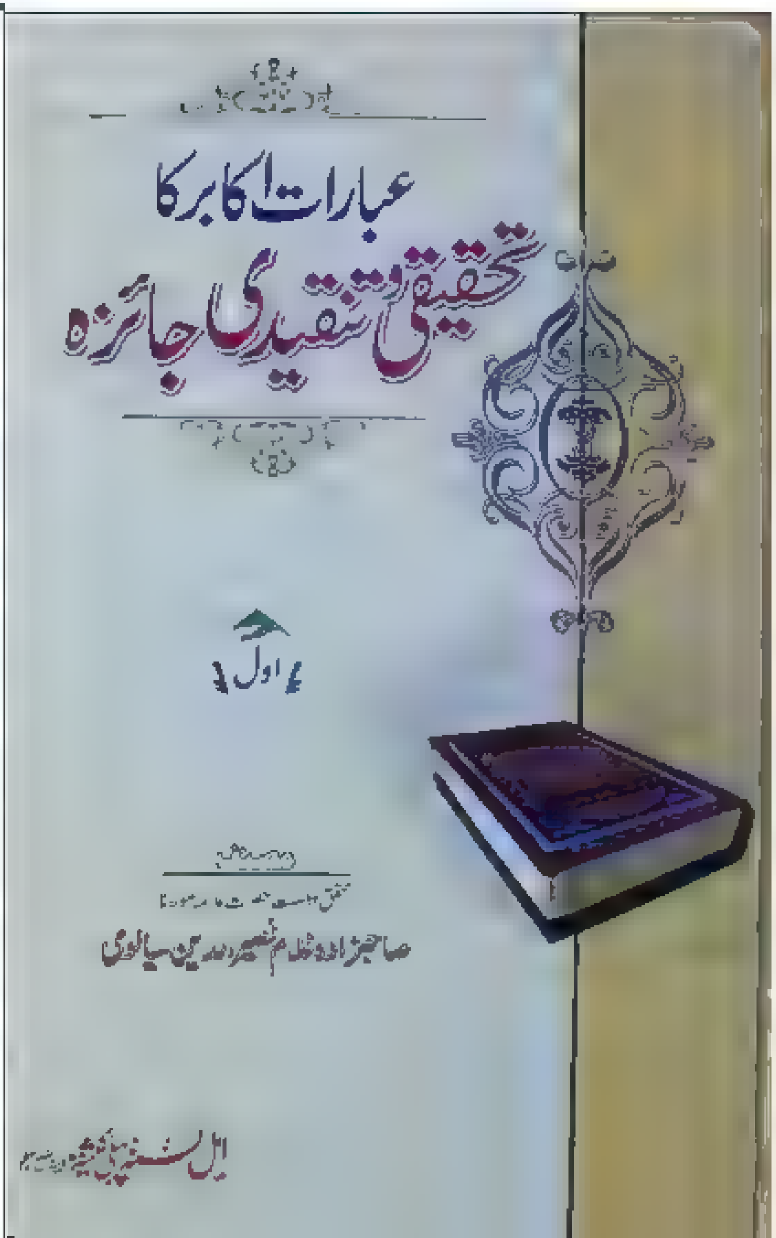

BAS ITNA KAHNA CHAHTA HUN KE JO LOG AMBIYA VA AULIYA KE
HAQ ME ILM E GAIB KA AQEEDA RAKHTE HAIN WOH BHI
ILIMUL GAIB KE ITLAQ KO KHUDA KE SATH MAKHSOOS SAMAJHTE HAIN AUR
PHR KHUDA PAR IS LAFZ KA ITLAQ HARAM QARAR DETE HAIN..
LEKIN AAPNE MAZKURA BILA-IBARAT ME NA SIFR YE KE BEQAID
ILM E GAIB KA AQEEDA JUMLAH MAKHLOOQAT KE
HAQ ME TASLEEM KAR LIYA HAI BALKE LAFZ ALIMUL GAIB KE ITLAQ KI
KHUSUSIYAT BHI KHUDA KE SATH BAKI NHI RAHNE DI...

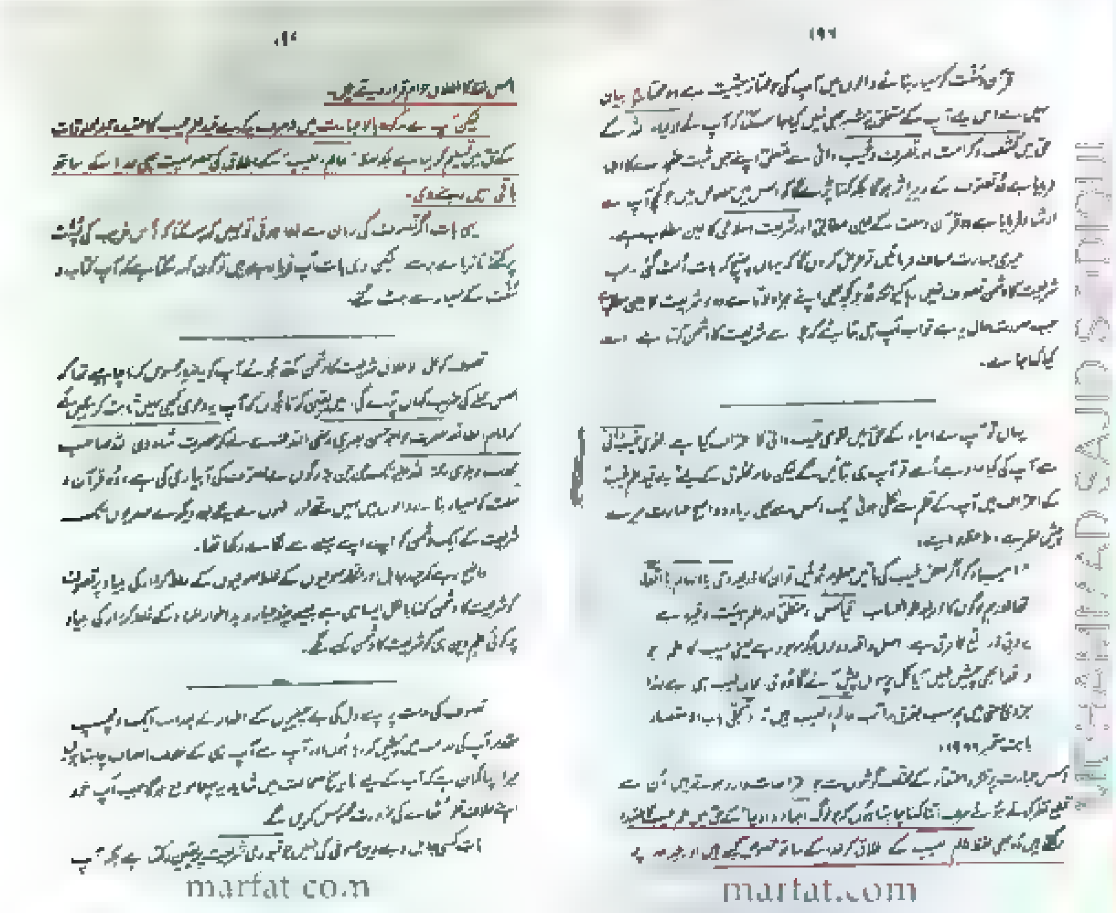

ABU JAHEL NABI (S.A.W) KE LIYE ILM E GAIB KA QAYAL THA.

ABU JAHEL KA IMAAN THA NABI (S.A.W) KO ILM E GAIB ZARURI HAI.

ABU JAHEL KO DEKHO WOH JANTA HAI KE NABI (S.A.W) KO ILM E GAIB HONA ZARURI HAI.

RAZAKHANI KA WAHI AQEEDA HAI JO ABU JAHEL KA THA WOH BHI NABI (S.A.W) KE LIYE ILM E GAIB KA QAYAL THA.

Mohammad Sajid Siddiqui

Marfat.com

Marfat.com

MAKHLOOQ KO ALIMUL GAIB KAHNA MAKROOH HAI...

RAZAKHANI APAS ME DAST O GIREBAN..

حکم دیا کریوں کہے کہ جس نے اللہ و رسول کی نافرمانی کی جس میں اللہ عزوجل کا نام اقدس نام پاک رسول سے تعظیماً مقدم ہے حالانکہ حدیث شریف میں ہے خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبے میں یوں فرمایا کرتے مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ یَّعْصِہِمَا فَاِنَّہٗ لَا یَضُرُّ اِلَّا نَفْسَہٗ جس نے اللہ و رسول کی اطاعت کی وہ راہ یاب ہوا اور جس نے اُن دونوں کی نافرمانی کی وہ اپنا ہی نقصان کرے گا۔

اَبُوْدَاوٗدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِسَنَدٍ صَحِیْحٍ نیز ابن شہاب زہری نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خطبۂ جمعہ روایت کیا اس میں بعینہٖ وہی الفاظ ہیں کہ وَمَنْ یَّعْصِہِمَا فَقَدْ غَوٰی جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی گمراہ ہوا رَوَاہُ اَیْضًا عَنْہُ مُرْسَلًا حدیث آئندہ سے بتوفیق اللہ تعالیٰ اس فقیر کی مدد تائید و تقریر ہوتی ہے فانتظر ثالثاً در ممانعت علم غیب کی اسناد مطلق بے ذکر تعلیم الٰہی مروی ہے شیخ محقق رحمہ اللہ تعالیٰ نے لمعات میں اس طرف ایما فرمایا اقول اور وہ بیشک وجیہ ہے جس طرح بغیر اللہ عزوجل کی مشیت کو ملائے ہوئے یوں کہنا کہ میں یوں کروں گا مکروہ ہے قال اللہ تعالیٰ وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِکَ غَدًا اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ ہرگز نہ کہنا کسی چیز کو کہ میں کل ایسا کرنے والا ہوں مگر یہ کہ خدا چاہے بعلم غیب بالذات اللہ عزوجل کے لئے خاص ہے کفار اپنے معبودان باطل وغیرہم کے لئے جانتے تھے لہٰذا مخلوق کو عالم الغیب کہنا مکروہ اور یوں کوئی حرج نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بتائے سے امور غیب پر انہیں اطلاع ہے یہ دوسرا احتمال ہے کہ علماء نے اس حدیث میں ذکر فرمایا اس تقدیر پر بھی ممانعت ادب کلام کی طرف ناظر ہے نہ یہ کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بتعلیم الٰہی غیب پر اطلاع کا عقیدہ ممنوع ہی ہو شرک تو درکنار جو اس جاہل کا مقصود ہے۔ ھٰکَذَا یَنْبَغِی التَّحْقِیْقُ وَاللّٰہُ تَعَالٰی وَلِیُّ التَّوْفِیْقِ حدیث ۱۲۹: محمد بن اسحٰق تابعی ثقہ امام السیر والمغازی نے ابو وجزہ یزید بن عبید سعدی سے روایت

MOHAMMAD SAJID SIDDIQUI

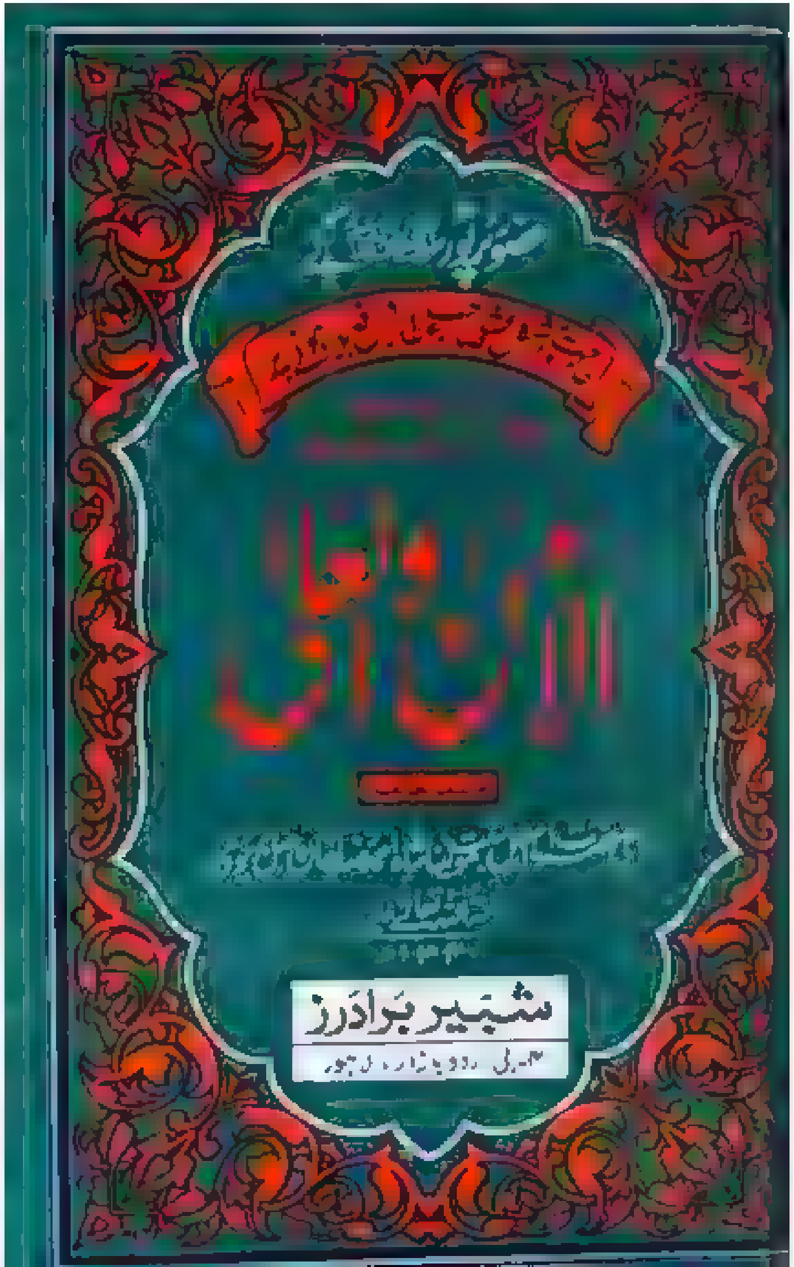

AB DEKHEN JHOOT KI INTEHA..

JAB KE ALIMUL GAIB LAFZ KA ISTEMAL HUZOOR ﷺ PAR KISI AHLE SUNNAT VA JAMAT BAREILVI KE AKABIR ALIM NE NHI KIYA...

RAZAKHANI APAS ME DAST O GIREBAN..

دیوبندی جب بھی ہمارا عقیدہ بیان کرے گا جھوٹ بولے گا۔ دھوکہ دے گا اور الزام لگائے گا جس کا دل چاہے آزما کر دیکھ لے اور دیوبندیوں کا عبارت میں خیانت کرنا اتنا مشہور ہے جیسے روشن سورج ہے۔ حتیٰ کہ من گھڑت کتابوں کے حوالے دینے میں بھی کوئی ڈر خوف اور شرم نہیں جو دیوبندی اپنے مولویوں کے من گھڑت کتابوں کے ثبوت دیکھ کر توبہ کرے ہم دکھانے کو تیار ہیں۔ پھر مرتب نے صفحہ ۳۶ پر علامہ عنایت اللہ صاحب کے الفاظ یہ لکھے کہ عالم الغیب کا لفظ حضور علیہ السلام پر نہ دکھ سکا۔ حضرات یہ عالم الغیب کا استعمال حضور علیہ السلام کیلئے علامہ صاحب نہیں کہہ سکیں۔ اگر دیوبندی سچے ہیں تو وہ کیسٹ میں یہ الفاظ سنادیں ہم کو۔ جبکہ عالم الغیب الفاظ کا استعمال حضور علیہ السلام پر کسی اہلسنت وجماعت بریلوی کے اکابر عالم نے نہیں کیا اور دیوبندی مناظر نے تقریباً آخر تک عالم الغیب سے متعلق ثبوت مانگا۔ مختلف الفاظ میں تو حضرات ہم نے لکھ دیا اور ہماری کتابوں میں موجود ہے کہ حضور علیہ السلام کیلئے عالم الغیب الفاظ کا استعمال نہیں کرتے پھر کس بات کا ثبوت دیں مگر ہاں ہم دیوبندی اکابر خلیل احمد کی کتاب سے دکھانے کو تیار ہیں کہ حضور علیہ السلام عالم الغیب ہیں جس دیوبندی کا دل چاہے توبہ نامہ تحریر کرے تجدید ایمان اور تجدید نکاح کرے گا ہم اس کو دیوبندی کی معتبر کتاب سے دکھانے کو تیار ہیں۔ ورنہ خلیل احمد دیوبندی کی قبر پر جا کر پوچھو کہ قرآن کریم میں عالم الغیب کا اطلاق حضور علیہ السلام پر کہاں کیا گیا ہے۔ اور تم نے کس دلیل سے یہ الفاظ استعمال کئے ہیں۔ اسی صفحہ نمبر ۶۳ پر دیوبندی مناظر نے آیت کا حوالہ دیا۔ قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ حضرات اس آیت میں ذاتی علم غیب باری تعالیٰ کا ذکر ہے۔ جو دیوبندی نے خود تسلیم کیا ہے اسی صفحہ پر اور ذاتی نہ ہم مانتے ہیں اور نہ دیوبندی مانتے ہیں۔ حضور علیہ السلام کیلئے۔ ایسی آیت پیش کرنا جہالت کی نشانی ہے جو ہمارے دعوے کے خلاف نہیں۔ اور دیوبندی کے دعوے کے مطابق بھی نہیں۔ بلکہ اگر وہ اس آیت سے عطائی علم غیب کی نفی کریں گے تو بعض علم

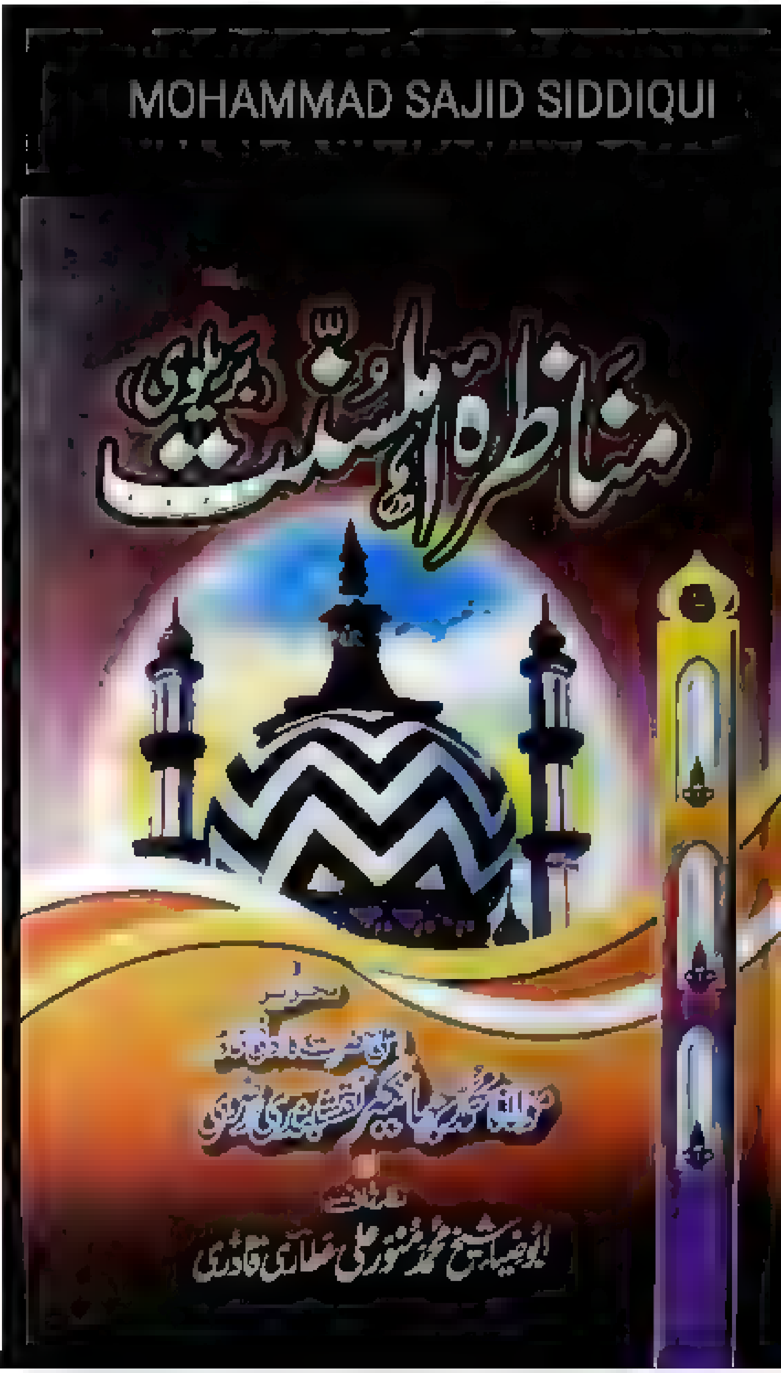

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم نزول قرآن پر ہی موقوف نہ تھا وہ قرآن سیکھے ہوئے ہی پیدا ہوئے تھے

اس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر

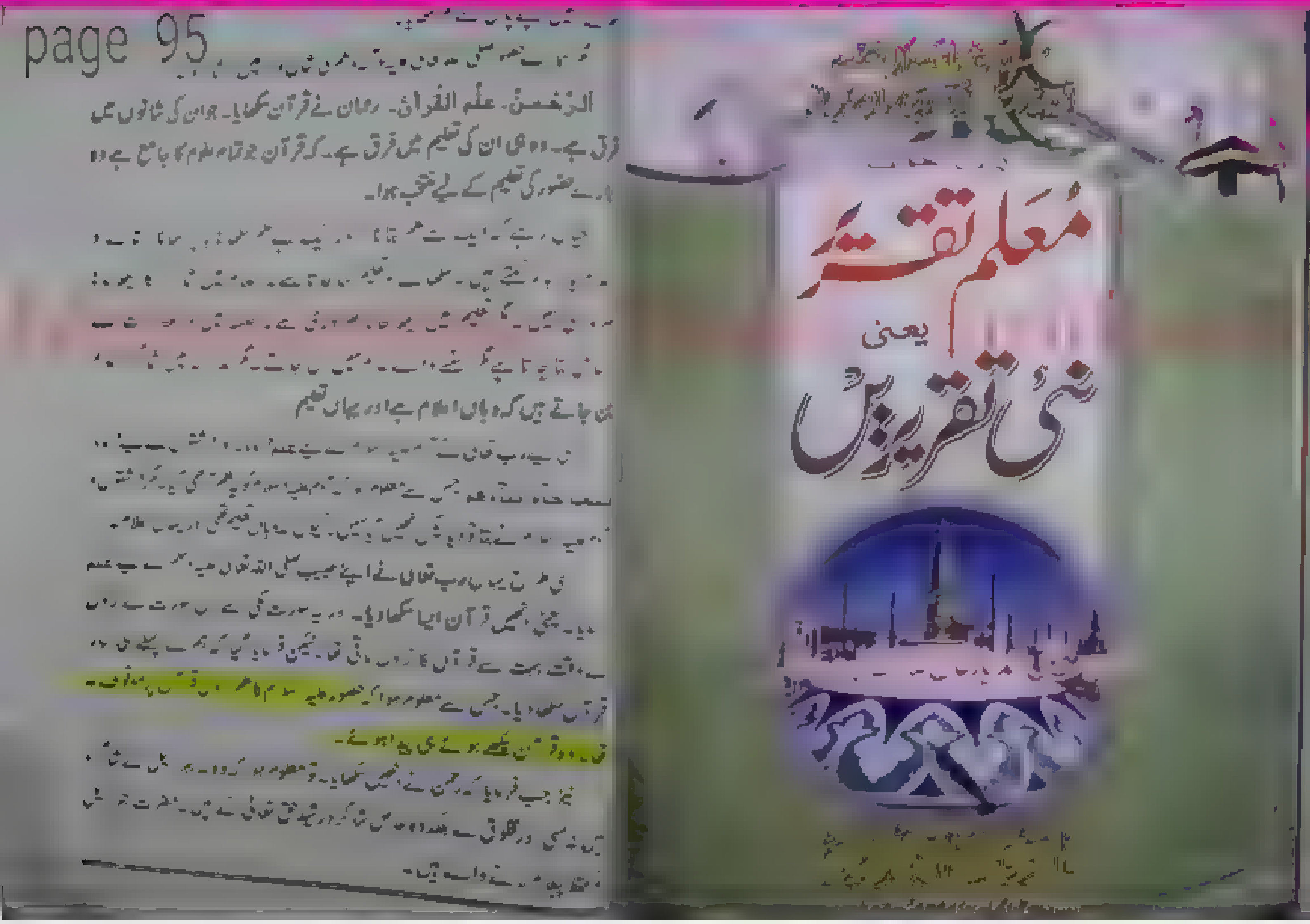
page 95

الرحمٰن. علم القرآن۔ رحمان نے قرآن سکھایا۔

ہے۔ وہ ہی ان کی تعلیم میں فرق ہے۔ کہ قرآن جو تمام علوم کا جامع ہے وہ

حضور کی تعلیم کے لیے منتخب ہوا۔

جاتے ہیں کہ وہاں اعلام ہے اور یہاں تعلیم

MUSANNIF (AHMAD RAZA) KI TAHQEEQ ME LAFZ ALIMUL GAIB KA ITLAQ HAZRAT IZZAT AZZOWAJALA KE SATH KHAS HAI KE IS SE AHRFA ILM BILZAT MOTBADIR HAI..

RAZAKHANI APAS ME DAST O GIREBAN..

صفحہ	فہرست عنوانات	صفحہ	فہرست عنوانات
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	☆رسالہ خالص الاعتقاد		
	☆رماح القہار علی کفر الکفار		
		۴۰۵	مصنف علیہ الرحمہ کی تحقیق میں لفظ عالم الغیب کا اطلاق حضرت عزت عزجلالہ کے ساتھ خاص ہے کہ اس سے عرفاً علم بالذات متبادر ہے۔

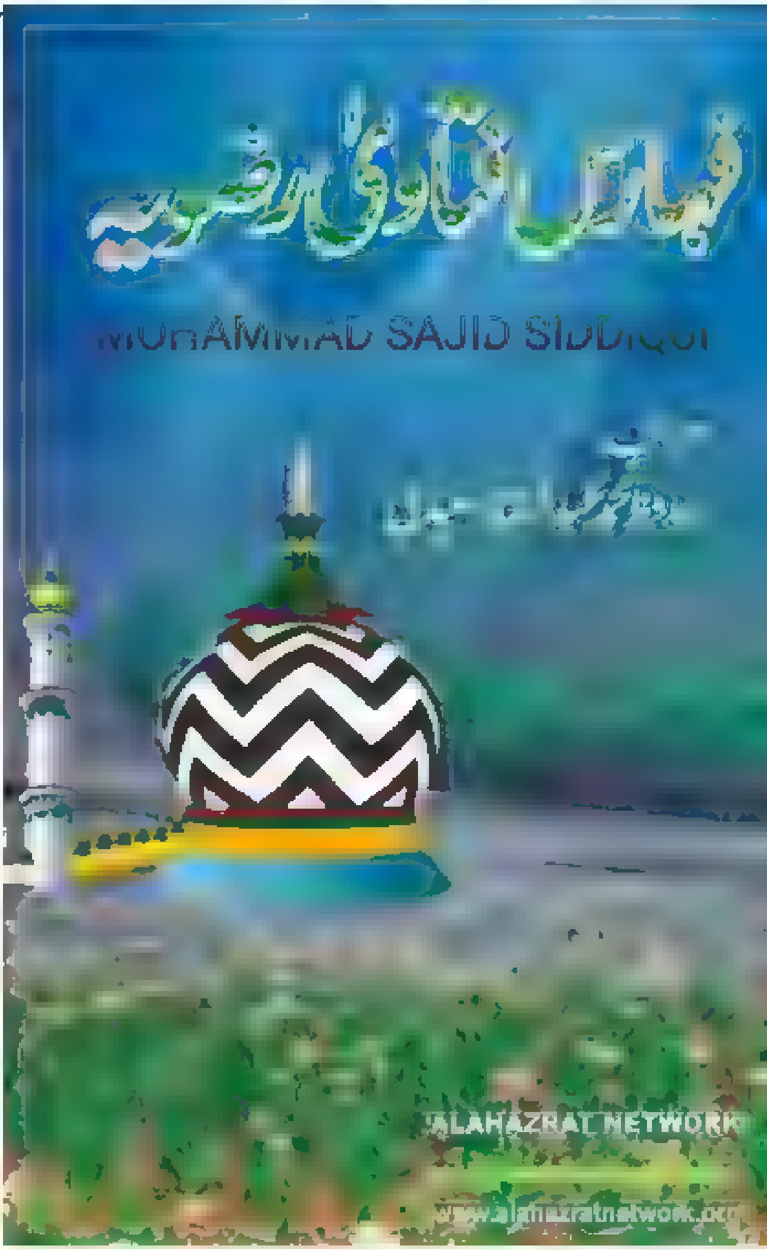

RAZAKHANIYO ME KAUN SACHCHA KAUN JHOOTA....?

BILKUL JHOOT HM HUZOOR ﷺ PAR LAFZ ALIMUL GAIB KA ITLAQ NHI KARTE....

RAZAKHANI APAS ME DAST O GIREBAN..

[illegible]

شاہ جی: بالکل جھوٹ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر لفظ عالم الغیب کا اطلاق نہیں کرتے [illegible]

[illegible]

marfat.com
Marfat.com

RAHA AAPKA HMARI NISBAT YEH KAHNA KI HUZOOR ALIMUL GAIB HAIN BILKUL IFTIRA HAI ALIMUL GAIB MISL REHMAN VA QAIYYUM VA QUDDUS WAGAIRA ASMA KHASA BA-ZAAT BARI ME SE HAI IS KA ITLAQ GAIR E KHUDA KE LIYE HM AHLE SUNNAT KE NAZDEEQ HARAM VA NAJAYAZ HAI....

RAZAKHANI APAS ME DAST O GIREBAN..

[illegible]

رہا آپ کا ہماری نسبت یہ کہنا کہ حضور عالم الغیب ہیں بالکل افترا ہے عالم الغیب مثل رحمن و قیوم و قدوس وغیرہ اسماء خاصہ بذات باری میں سے ہے اس کا اطلاق غیر خدا کے لیے ہم اہلسنت کے نزدیک حرام و ناجائز ہے

[illegible]

marfat.com
Marfat.com

BESHAQ ALIMUL GAIB KA ISTEMAL GAIR ALLAH KE RAWA NHI..
YAHAN PAR HM UN RAZAKHANI KO BHI MUTAWAJJA KARNA CHAHENGE JO ALLAH KE RASOOL ﷺ KE LIYE GAIR ALLAH KE LAFZ KE ISTEMAT KO NAJAYAZ KO KUFR KAHTE HAIN..
IS FATWE KI ROOH SE AAPKE AZHARI SAHAB KAFIR HUE..

RAZAKHANI APAS ME DAST O GIREBAN..

[illegible]

بے شک عالم الغیب کا استعمال غیر اللہ کے لیے روا نہیں [illegible]

[illegible]

marfat.com
Marfat com

ALLAH KE RASOOL ﷺ KO ALIMUL GAIB KAHNA..

PHR BHI HMARA DAWA SABIT HUA KI ALLAH KE RASOOL ﷺ ALIMUL GAIB THE..

RAZAKHANI APAS ME DAST O GIREBAN..

میں اویزاں کیا تھا۔ یا حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر دینا اور اس کے دو رفیقوں کی خبر دینا جنگِ تبوک میں حضرت خالد سیف اللہ کے ہاتھ پر فتوحات کا حاصل ہونا۔ یا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہاتھ پر قلعہ خیبر کا فتح ہونا یا بکری کے گوشت میں زہر ملانے کی خبر دینا جو یہودیوں نے آپؐ کی خدمت میں بطور تحفہ بھیجی تھا۔ یا آپؐ کا خبر دینا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اللہ ہیں خارجی کو قتل کریں گے۔ یا آخر زمانہ میں فتنوں کا پیدا ہونا۔

غرضیکہ اسی قسم کی غیبی خبریں کئی ایک اور بھی آپؐ نے دی ہیں جو اس شخص پر مخفی نہیں جو علوم اسلامیہ میں مہارت اور واقفیت رکھتا ہے۔ اگر یہ سوال کیا جائے کہ یہ تو خدا کے بتانے سے آپؐ نے بتائی ہیں۔ اس لئے یہ خبریں غیب نہیں بلکہ از قسم وحی ہیں۔ تو ہم کہتے ہیں کہ پھر بھی ہمارا دعویٰ ثابت ہوا کہ آپؐ عالم الغیب تھے۔ اور جب یوں کہا جائے کہ خدا تعالیٰ کی اطلاع کے بغیر کشف کے طور پر آپؐ نے یہ خبریں دی تھیں۔ تو اس صورت میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عالم الغیب کہنا صحیح ہوگا۔ جو مقلد یوں کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام تمام قسم کے غیب کو جانتے تھے۔ یا یوں کہتے ہیں کہ آپؐ کو تمام ماکان و مایکون کا علم غیب تھا۔ تو ان کی مراد بھی وہی علوم غیبیہ ہیں۔ جو تبلیغ رسالت اور منکرین کو جواب کرنے یا گذشتہ انبیاء علیہم السلام کے حالات معلوم کرنے کے متعلق ہیں۔ یا ان کی مطیع اُمت کی نجات اور منکرین کی ہلاکت کے متعلق ہیں۔ یا جو اُمت محمدیہ کے احوال سے تعلق رکھتے ہیں جو آخر زمانے میں پیش آئیں گے۔ یا ان فتنوں کی بابت ہیں جو اُمت محمدیہ پر آنے والے ہیں یا ان تکالیف کے متعلق ہیں جو ان پر آئیں گی۔ یہاں تک کہ اہل جنت جنت میں چلے جائیں گے۔ اور اہل نار دوزخ میں پڑیں گے۔

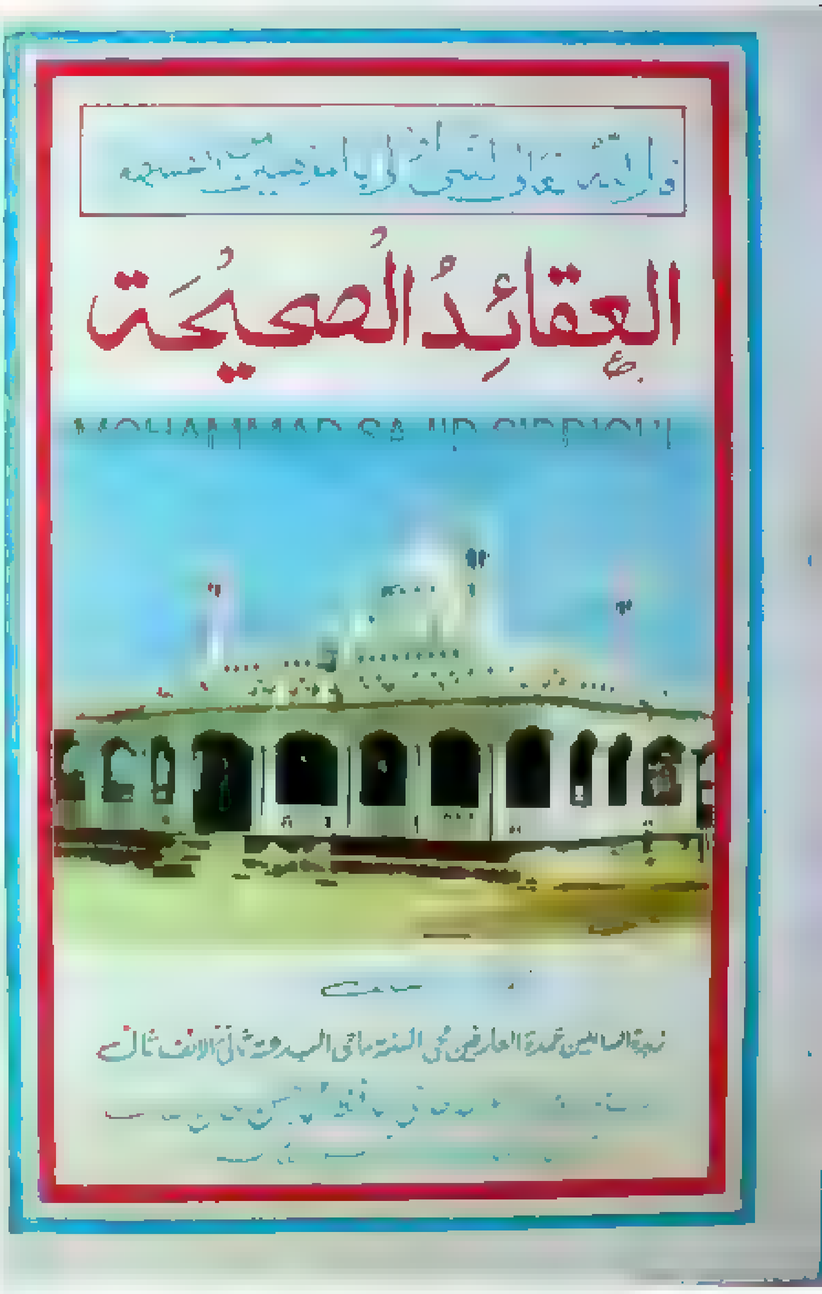

ALLAH KE RASOOL ﷺ KO ALIMUL GAIB KAHNA

AAP (ﷺ) KO ALIMUL GAIB BA-ILM ATAYI KAHA JA SAKTA HAI...

RAZAKHANI APAS ME DAST O GIREBAN DAST O GIREBAN. ....

٩

آخری معروض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درباره سیدنا حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا تھا کہ ابنی هذا سید [illegible]
[illegible] بین فئتین من المسلمین [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۳۔ آنحضرتؐ اور عالم الغیب

آپ سے استفسار کیا گیا کہ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب عطا ہوا اور آپ کو عالم الغیب کہا جاسکتا ہے یا نہیں؟
آپ نے جوابا ارشاد فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب بحسب نصوص قرآنیہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۴۔ غیر نبی اور علوم غیب

[illegible]
[illegible]
[illegible]

سوال

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جواب

[illegible]
[illegible]

نتے ہیں یا خدا کے بتلائے ہوئے علم سے

ے :

براہین قاطعہ" میں لکھا تھا۔

یچے کا حال بھی نہ جانتے تھے!" اور پھر اس
ش کر کے نہایت بے حیائی کا مظاہرہ کیا۔
ی محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے کر دی۔
شکال کے طور پر بیان فرماتے ہوئے لکھا تھا۔

ے :

ں اس کی تصریح فرما دی۔ وہابیہ کا یہ الزام
ور آئمہ دین کے اقوال اور مستندین کی
ماجوں کے سامنے پڑھا جائے تو اس کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے۔ ساری دنیا اس
بات کی شہادت دیتی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اگلے پچھلے علوم سے واقف
تھے۔ ماضی اور مستقبل کے واقعات سے باخبر تھے اور اللہ کی بنائی ہر چیز ان پر روشن
تھی۔ اور ہر ذرہ ذرہ ان کے سامنے تھا۔

اب وہابیہ کا یہ کہنا کہ حضور محض اتنا ہی جانتے تھے۔ جتنا وحی کے ذریعہ
بتا دیا گیا یہ بات درست ہے مگر ان کا انداز بیان درست نہیں۔ جب وہ کہتے
ہیں کہ بعض غیبات اور بعض اوقات حضور پر واضح کر دیے گئے۔ ہم بھی یہ مانتے
ہیں جمیع معلومات الہیہ کا احاطہ کر لینا مخلوق کے لیے ناممکن ہے مگر ہم اس بات
پر اصرار کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ فرمایا کہ عنقریب
ہم آپ کو وہ کچھ سکھا دیں گے جو آپ کے علم میں نہیں تھا۔ یہ سکھانا واقعی بذریعہ
قرآن پاک تھا۔ اور قرآن پاک بیک وقت نازل نہیں ہوا بلکہ تیس سال میں نازل

RAZAKHANIYO KA EK DUSRE PE SHIRK AUR KUFR KA FATWA...

FAIZ AHMAD OWAISI APNI KITAB AQUAID E AHLE SUNNAT ME LIKHTA HA. KI ALLAH NE AAP (S.A.W) JO KUCH HO CHUKA THA AUR JO KUCH QAYAMAT TAK HONA HAI UN SAB KA ILM BATA DIYA HAI Is Ilm E Gaib Qulli KAHA JATA HAI....

JAB KI ARSHAD QADRI APNI KITAB "ZER O ZABAR ME LIKHTA HAI AB JAHAN TAK MUTLAQAN ZATI AUR KULLI ILM E GAIB KA SAWAL HAI TO WOH HMARE NAZDEEQ BHI GAIR E KHUDA KE LIYE SABIT KARNA SHIRK HAI..

RAZAKHANI APAS ME DAST O GIREBAN PART#1

(تقویۃ الایمان ص ۱۴)

اب جہاں تک مطلقاً" ذاتی و کلی علم غیب کا سوال ہے تو وہ ہمارے نزدیک بھی غیر خدا کے لیے ثابت کرنا شرک ہے لیکن مفتیان دیوبند کی علمی بے مائیگی پر ترس آتا ہے کہ وہ اپنے مسلک کے سب سے بڑے دارالافتاء کے مسند نشین ہیں اور انھیں اتنی بھی خبر نہیں کہ کہ شرک کیا ہے۔ انھوں نے اپنے جواب میں علم ذاتی و کلی کے متعلق لکھا ہے کہ سوائے خدا کے کسی دوسرے کے ساتھ اسے خاص کرنا شرک کو مستلزم ہے۔

مفتیان دیوبند صاف صاف بتائیں کہ کیا یہی ان کے اکابر کا مسلک ہے؟ اور اس سوال کا بھی جواب دیں کہ اگر خدا کے سوا کسی دوسرے کے ساتھ خاص نہ کیا جائے بلکہ خدا اور اور غیر خدا دونوں کے لیے علم غیب ذاتی و کلی کا عقیدہ رکھا جائے تو ایسی صورت میں کیا یہ اسلامی عقیدہ بن جائے گا؟

صد حیف کہ دارالافتاء کی مسند پر بیٹھنے والے آج شریعت کی ابجد سے بھی

۸- خدا تعالیٰ کی رضا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رضا ہے اور حضور علیہ السلام کی رضا خدا تعالیٰ کی رضا ہے۔

۹- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت خدا تعالیٰ کی اطاعت ہے' اور حضور علیہ السلام کی بے ادبی اور گستاخی خدا تعالیٰ کی بے ادبی اور گستاخی ہے۔

۱۰- اللہ تعالیٰ نے شب اسرا کے دولہا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو حالت بیداری میں معراج شریف کرائی' جو نہ مانے' وہ گمراہ ہے۔

۱۱- خدا تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو کچھ ہو چکا تھا' اور جو کچھ قیامت تک ہوتا ہے' ان سب کا علم بتا دیا ہے' اسے علم غیب کلی کہا جاتا ہے۔

۱۲- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب چاہیں' جس وقت چاہیں' جہاں چاہیں تشریف لا سکتے ہیں اور لاتے رہتے ہیں۔ خوش بخت لوگوں کو خواب اور بیداری میں زیارت ہوتی رہتی ہے۔

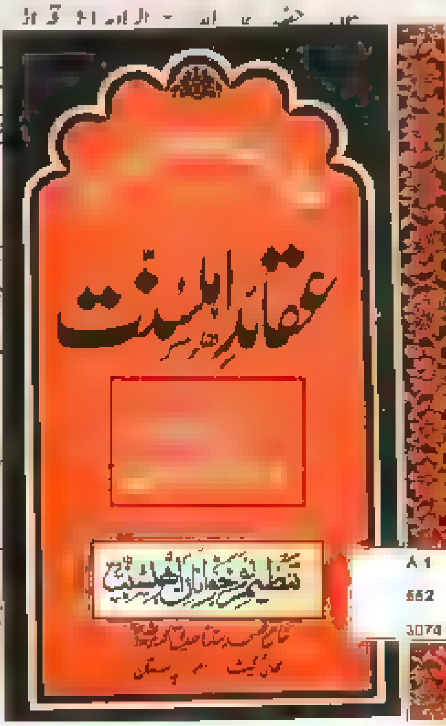

MOHAMMAD SAJID SIDDIQUI

اسباب مہیا فرمادے اور تکمیل بخاری شریف کے شرف عظیم سے مشرف فرما اور میرے سارے مخلصین کو اس خدمت کے ثواب عظیم میں حصہ وافر عطا فرما اور مجھ کو امراض قلبی و قالبی اور افکار ظاہری و باطنی سے خلاصی بخش دیجو اور میرے تمام ساتھیوں کے ساتھ میری اولاد ذکور و اناث کو بھی برکات دارین عطا فرمائیو اور باقی پاروں کی تسوید اور اشاعت کے لئے بھی نصرت فرمائیو تاکہ یہ خدمت تکمیل کو پہنچ کر جملہ اہل اسلام کے لئے باعث رشد و ہدایت بن سکے۔

یا اللہ! اس خدمت کے سلسلہ میں مجھ سے جو لغزش اور کوتاہی ہو جائے اس کو بھی معاف فرما دیجیو۔ آج رمضان المبارک ۱۳۹۶ھ کا پہلا جمعہ اور ساتواں روزہ ہے کہ نظر ثالث کے بعد اسے بعون اللہ تبارک و تعالیٰ کاتب صاحبان کی خدمت میں برائے کتابت حوالہ کر رہا ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وصل علی حبیبک محمد و آلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

راقم خادم محمد داؤد راز۔ ۷ رمضان ۱۳۹۶ھ وارد حال کتب خانہ محمدیہ جامع اہل الحدیث نمبر ۱۷ ایو مارکیٹ روڈ بنگلور۔ دارالسرور۔ (حرسہا اللہ من شرور الدھور آمین)

٦٥١٧- حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَعْرَجِ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلاَنِ: رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِينَ، فَقَالَ الْيَهُودِيُّ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْعَالَمِينَ، قَالَ: فَغَضِبَ الْمُسْلِمُ عِنْدَ ذَلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ، فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لاَ تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى، فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ، فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلاَ أَدْرِي أَكَانَ مُوسَى فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللهُ)). [راجع: ٢٤١١]

(۶۵۱۷) مجھ سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا' انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا' ان سے ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے اور عبدالرحمن الاعرج نے بیان کیا' ان دونوں نے بیان کیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دو آدمیوں نے آپس میں گالی گلوچ کی۔ جن میں سے ایک مسلمان تھا اور دوسرا یہودی تھا مسلمان نے کہا کہ اس پروردگار کی قسم جس نے محمد ﷺ کو تمام جہان پر برگزیدہ کیا۔ یہودی نے کہا کہ اس پروردگار کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام جہان پر برگزیدہ کیا۔ راوی نے بیان کیا کہ مسلمان یہودی کی بات سن کر خفا ہو گیا اور اس کے منہ پر ایک طمانچہ رسید کیا۔ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور آنحضرت ﷺ سے اپنا اور مسلمان کا سارا واقعہ بیان کیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ دیکھو موسیٰ علیہ السلام پر مجھ کو فضیلت مت دو کیونکہ قیامت کے دن ایسا ہو گا کہ صور پھونکتے ہی تمام لوگ بے ہوش ہو جائیں گے اور میں سب سے پہلا شخص ہوں گا' جسے ہوش آئے گا۔ میں کیا دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش الٰہی کا کونہ تھامے ہوئے ہیں۔ مجھے نہیں معلوم کہ موسیٰ علیہ السلام بھی ان لوگوں میں ہوں گے جو بے ہوش ہوئے تھے اور پھر مجھ سے پہلے ہی ہوش میں آگئے تھے یا ان میں سے ہوں گے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس سے مستثنیٰ کر دیا۔

تشریح فرمایا الا من شاء اللہ۔ کہتے ہیں کہ جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل اور حاملان عرش اور ملائکہ علیہم السلام اور بہشت

ILM E GAIB..

وحی غیب ہے

فائدہ

مسلمانوں سے اپیل

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

GHAR KO AAG LAGE GHAR KE CHIRAG SE..

١- كتاب الإيمان

(١) باب الإيمان ما هو وبيان خصاله

٥- حديثُ أبي هُرَيْرَةَ قال كان النبيُّ ﷺ بارزاً يوماً للناسِ فأتاه رجلٌ فقال: ما الإيمان؟ قال: «الإيمانُ أن تؤمِنَ باللهِ وملائكتِهِ وبلقائِه وبرسلِه وتؤمنَ بالبعثِ» قال: ما الإسلامُ؟ قال: «الإسلامُ أن تعبدَ اللهَ ولا تشركَ به وتقيمَ الصلاةَ وتؤدِّيَ الزكاةَ المفروضةَ وتصومَ رمضانَ» قال: ما الإحسانُ؟ قال: «أن تعبدَ اللهَ كأنك تراهُ، فإن لم تكن تراه فإنه يراكَ» قال: متى الساعةُ؟ قال: «ما المسئولُ عنها بأعلَمَ مِنَ السائلِ، وسأُخبِرُكَ عن أشراطِها: إذا وَلَدَتِ الأَمَةُ ربَّها، وإذا تطاولَ رُعاةُ الإبلِ البُهْمُ في البنيانِ، في خمسٍ لا يعلمهنَّ إلاّ اللهُ» ثم تلا النبيُّ ﷺ- ﴿إنَّ اللهَ عندَه علمُ الساعةِ- . .﴾ الآيةَ: ثم أدبر. فقال: «رُدُّوه» فلم يَرَوْا شيئاً. فقال: «هذا جبريلُ جاءَ يُعَلِّمُ الناسَ دينَهم».

أخرجه البخاري في: ٢- كتاب الإيمان: ٣٧- باب سؤال جبريل النبي ﷺ

١- ایمان کا بیان

(١) ایمان اور اسکے خصائل کا بیان

٥- حضرت ابوہریرہ ؓ نے فرمایا کہ ایک دن آنحضرت ﷺ لوگوں میں تشریف فرما تھے کہ آپ کے پاس ایک شخص آیا اور پوچھنے لگا کہ ایمان کسے کہتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پاک کے وجود اور اس کی وحدانیت پر ایمان لاؤ اور اس کے فرشتوں کے وجود پر اور اس (اللہ) کی ملاقات کے برحق ہونے پر اور اس کے رسولوں کے برحق ہونے پر اور مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنے پر ایمان لاؤ۔ پھر اس نے پوچھا کہ اسلام کیا ہے؟ آپ ﷺ نے پھر جواب دیا کہ اسلام یہ ہے کہ تم خالص اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ فرض ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو۔ پھر اس نے احسان کے متعلق پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا احسان یہ کہ تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اگر یہ درجہ حاصل ہو تو پھر یہ تو سمجھو کہ وہ تم کو دیکھ رہا ہے۔ پھر اس نے پوچھا کہ قیامت کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا اس کے بارے میں جواب دینے والا پوچھنے والے سے کچھ زیادہ نہیں جانتا (البتہ) میں اس کی نشانیاں بتا سکتا ہوں وہ یہ ہیں کہ جب لونڈی اپنے آقا کو جنے گی۔ اور جب سیاہ اونٹوں کے چرانے والے (دیہاتی لوگ ترقی کرتے کرتے) مکانات کی تعمیر میں ایک دوسرے سے ترقی لے جانے کی کوشش کریں گے (یاد رکھو) قیامت کا علم ان پانچ چیزوں میں ہے جن کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت پڑھی "سمجھ رکھو کہ اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے، وہی بارش نازل فرماتا ہے، اور ماں کے پیٹ میں جو کچھ ہے اسے جانتا ہے کوئی بھی نہیں جانتا کہ کل کیا کچھ کرے گا نہ کسی

ILM E GAIB.

سوال

[illegible]

[illegible]

جواب

[illegible]

[illegible]

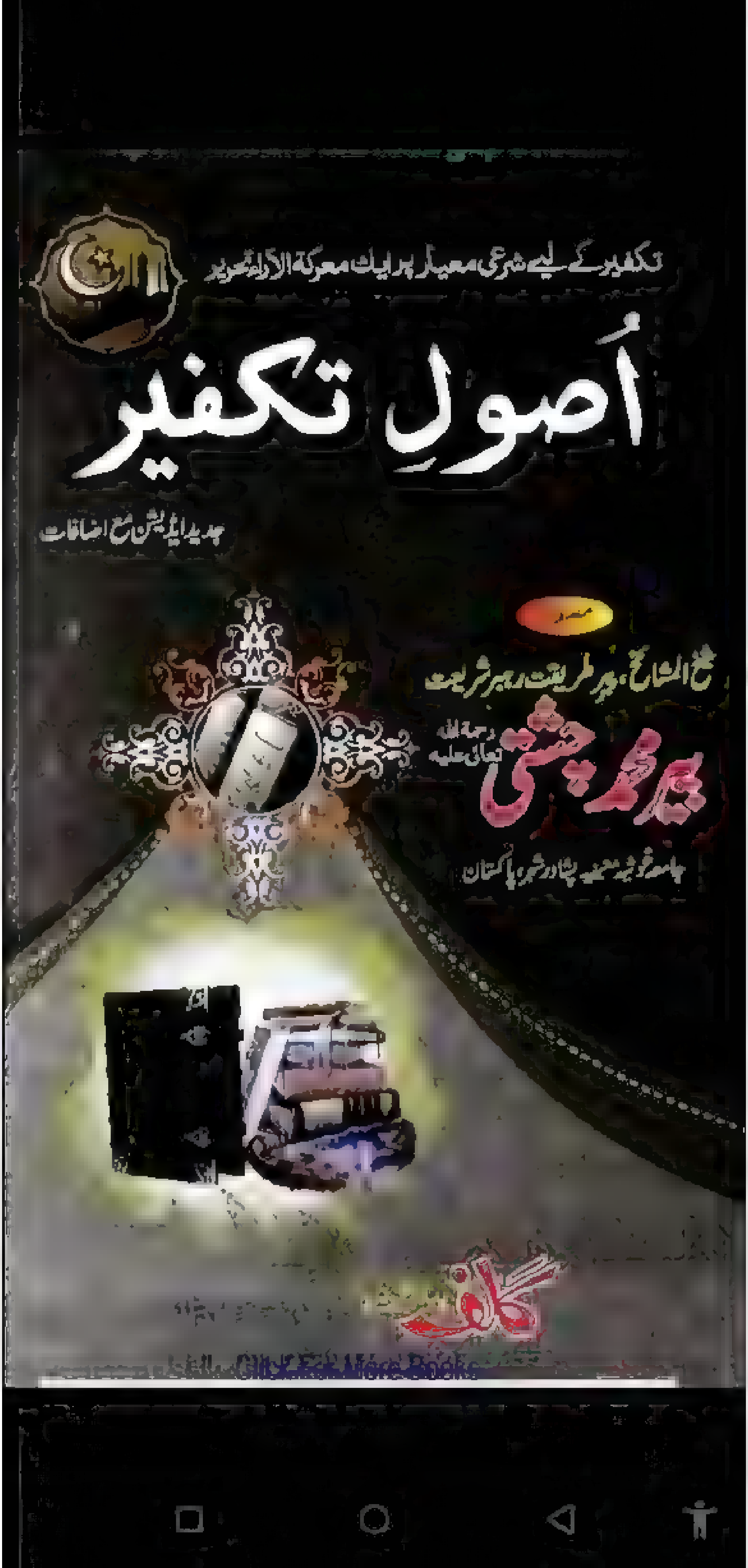

تکفیر کے لیے شرعی معیار پر ایک معرکۃ الآراء تحریر
اُصولِ تکفیر
جدید ایڈیشن مع اضافات
مصنف
شیخ المشائخ، پیر طریقت رہبر شریعت
پیر محمد چشتی
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اہل علم جانتے ہیں کہ اس آیت کریمہ میں "عالم تکن تعلم" کا مصداق "مالا یدرک با لحواس ولا ببداھت العقل" کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے جو علم غیب کا لغوی مفہوم ہے جس کو "علم ما غاب عن الحواس وبداھت العقل" بھی کہا جا سکتا ہے۔

"عالم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احدا ○ الا من ارتضی من رسول فانہ یسلک من بین یدیہ ومن خلفہ رصدا ○ لیعلم ان قد ابلغوا رسالات ربھم واحاط بما لدیھم واحصی کل شیء عددا" (۱)

کون سا اہل علم ہو سکتا ہے جو اس آیت کریمہ کے مطابق مقام مدح میں اللہ تعالی کی مراد اس عالم الغیب سے شرعی مفہوم کے سوا کچھ اور کہہ سکے یا علم غیب کے لغوی مفہوم کی طرف اس کا ذہن جا سکے۔ یہی حال حدیث کے حوالہ سے بھی ہے کہ جہاں جہاں ذوات قدسیہ انبیاء و مرسلین اور ان کے متبعین کے لیے علم غیب کا ثبوت آیا ہے وہ علم غیب کے لغوی مفہوم پر محمول ہیں اور جہاں پر غیر اللہ سے علم غیب کی نفی مذکور ہوئی ہے وہیں پر علم غیب کے منقول شرعی والا مفہوم معتبر ہے۔ سلف صالحین کے طبقہ مفسرین سے لے کر طبقہ محدثین تک اور طبقہ فقہاء سے لے کر طبقہ عرفا تک، جس نے بھی اس حوالہ سے کوئی کلام کیا ہے ان سب کا یہی حال ہے کہ جس نے غیر اللہ کے لیے ثابت کیا ہے اس کے لغوی مفہوم کو پیش نظر رکھ کر ایسا کیا ہے اور جنہوں نے اسے ممنوع و ناجائز ہونے کا قول کیا ہے ان کے پیش نظر اس کے شرعی مفہوم کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔

☆☆☆☆☆

---

(۱) الجن: 26 تا 28۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی مبارکہ میں دیوار کے پار کی آواز بھی نہیں سن سکتے تھے۔

ہاں اللہ خرق عادت کچھ سنا دے تو انکار نہیں۔

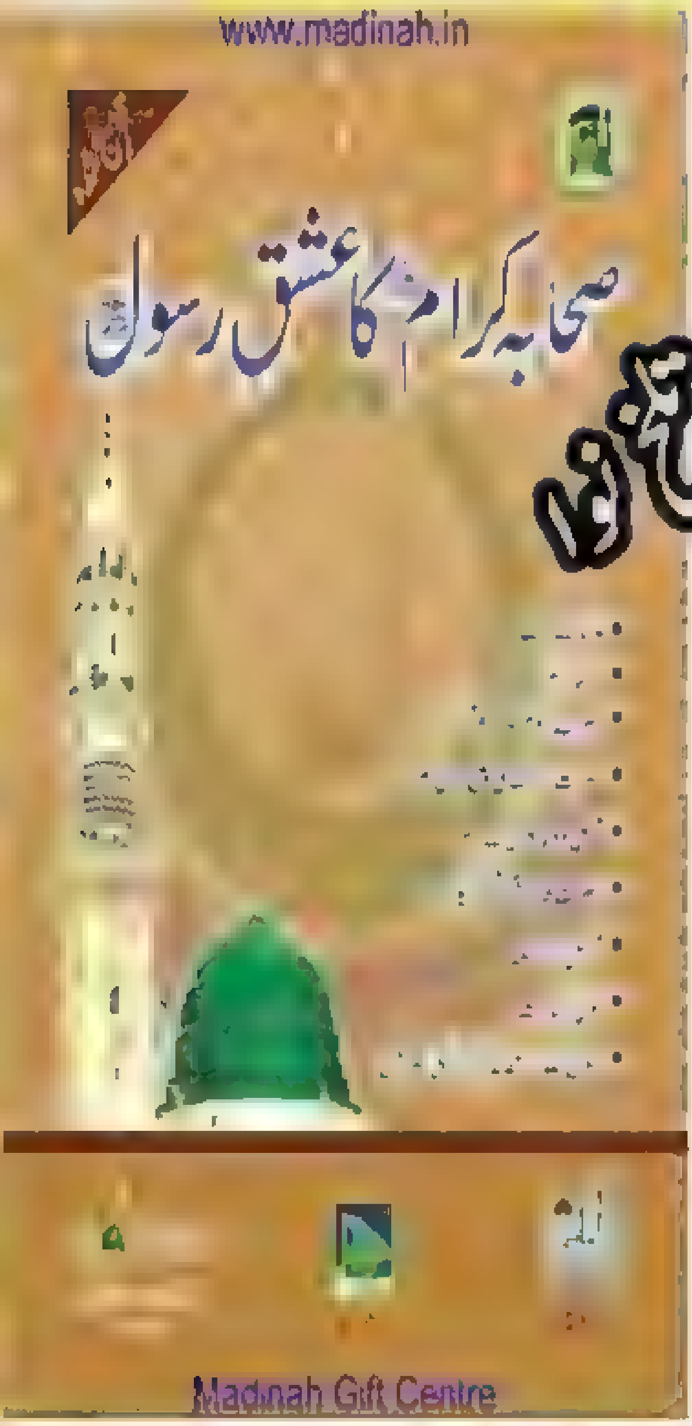

www.madinah.in

برکت حاصل کرنے کی درخواست کرتے۔

دعائے مغفرت فرمائی۔

محافظت یادگار رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

رکھتے تھے اور ان سے برکت حاصل کرتے تھے

Madinah Gift Centre

ثبت النكاح متى كانت البنت بيد المرأة. ولو تزوج الرجل امرأة بشهادة السكارى وسمعوا كلام المتعاقدين وعرفوا جاز النكاح وإن كانوا لا يذكرونه بعد الصحو. رجل تزوج امرأة بشهادة الله ورسوله كان باطلاً لقوله ﷺ لا نكاح إلا بشهود، وكل نكاح يكون بشهادة الله ورسوله قال بعضهم جعلوا ذلك كفراً لأنه يعتقد أن الرسول ﷺ يعلم الغيب وهو كفر.

رجل قال بين يدي الشهود تزوجت هذه المرأة التي في هذا البيت فقالت المرأة قبلت وسمع الشهود كلامها ولم يروا شخصها، إن لم يكن في البيت إلا المرأة وحدها جاز وإلا فلا، وكذا لو وكلت المرأة رجلاً وسمع الشهود كلامها ولم يروا شخصها فهو على هذا الوجه، وإن اختلف الزوجان فقال الرجل زوجتك وأنت صغيرة بغير إذن أبويك وقالت المرأة تزوجتني بعد البلوغ كان القول قوله ويكون القاضي المجيز عند العقد فإن أجاز جاز وإن ردّ بطل، وإن دخل بها بعد البلوغ كان ذلك إجازة، الوكيل بالنكاح إذا ادعى أنه أشهد عند العقد وأنكر الموكل كان القول قول الوكيل بالنكاح وثبتت الحرمة بإقرار الموكل النكاح بغير شهود، إذا شهد الرجل على امرأته أنها أمة فلان المدعي إن كانت وقعت المهر جازت شهادته وإلا فلا.

ومن شرائط النكاح الولي وهو شرط لصحة العقد في الصغار والمجانين والمماليك واختلفوا في العاقلة البالغة إذا زوجت نفسها روى عن محمد رحمه الله تعالى أن نكاحها باطل. وروى أبو حفص عنه رحمه الله تعالى أنه إن لم يكن لها ولي يجوز وإن كان لها ولي يتوقف على إجازة الولي إن أجاز جاز وإن ردّ بطل سواء كان الزوج كفأ أو لم يكن إلا أنه إذا كان كفأ كان للقاضي أن يجدد النكاح ولا يحل لزوجها من غير تجديد. وقال مالك والشافعي رحمهما الله تعالى لا ينعقد النكاح بعبارة النساء زوجت نفسها أو أمتها أو وكلت من غيرها، وفي ظاهر الرواية عن أبي حنيفة رحمه الله تعالى أنه يجوز النكاح بكراً كانت أو ثيباً زوجت نفسها كفأ أو غير كفء إلا أنه إذا لم يكن كفأ كان للأولياء حق الاعتراض.

وروى الحسن عن أبي حنيفة رحمه الله تعالى أنه يجوز النكاح إن كان كفأ وإن لم يكن كفأ لا يجوز النكاح أصلاً، واختلفت الروايات عن أبي يوسف رحمه الله تعالى والمختار في زماننا للفتوى رواية الحسن رحمه الله تعالى. قال الشيخ الإمام شمس الأئمة السرخسي رحمه الله تعالى رواية الحسن أقرب إلى الاحتياط إذ ليس كل ولي يحسن المرافعة إلى القاضي ولا كل قاضٍ يعدل فكان الأحوط سد باب التزويج عليها من غير كفء.

وقال أبو يوسف رحمه الله تعالى الأحوط أن يجعل العقد موقوفاً على إجازة

علم غیب اللہ تبارک تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے :تفسیر خازن

ILME GHAIB ALLAH KE SATH KHAAS HAI.

علاء الدین علی محمد بن ابراہیم بغدادی تفسیر خازن میں " قل لا یعلم من فی السمٰوات والارض الغیب الا اللہ " کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس کے معنی یہ ہے کہ تنہا اللہ تبارک کی ہی ذات ہے جسے علم غیب ہے، اور وہی جانتا ہے کہ قیامت کب آئیگی،

آخر ﴿إن كنتم صادقين﴾ قوله تعالى: ﴿قل لا يعلم من في السموات والأرض الغيب إلا الله﴾ نزلت في المشركين حين سألوا رسول الله ﷺ عن وقت قيام الساعة. والمعنى أن الله هو الذي يعلم الغيب وحده ويعلم متى تقوم الساعة ﴿وما يشعرون أيان يبعثون﴾ يعني أن من في السموات وهم الملائكة ومن في الأرض وهم بنو آدم لا يعلمون متى [illegible]

تفسير الخازن

المسمّى

لباب التأويل في معاني التنزيل

تأليف

علاء الدين علي بن محمد بن إبراهيم البغدادي

الشهير بالخازن

المتوفى سنة ٧٢٥ هـ

ضبطه وصححه

عبد السلام محمد علي شاهين

الجزء الثالث

يحتوي

سورة الرعد - سورة فاطر

منشورات
محمد علي بيضون
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

نبی کریم کے لئے علم غیب کا عقیدہ رکھنے والا کافر ہے

فقہائے احناف کا فتویٰ

3

• تزوجها بشهادة الله تعالى جل جلاله ورسوله عليه الصلاة والسلام، لا ينعقد ويخاف عليه الكفر، لأنه يوهم أنه عليه الصلاة والسلام يعلم الغيب ﴿وعنده مفاتح الغيب﴾ [الأنعام: ٥٩] الآية ومن أعلمه الله تعالى لخير عباده بالوحي أو الإلهام الحق لم يبق بعد الإعلام غيباً، فخرج عن المحصورين المستفادين من تقديم المسند والحصر بلا

" اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنا کر نکاح کیا تو نکاح سے منعقد ہی نہیں ہوا اور اس پر کفر کا خوف ہے کیونکہ اس نے یہ گمان کیا کہ نبی علم غیب جانتے ہیں حالانکہ غیب کی کنجیاں تو صرف اللہ کے پاس ہیں اور جو علم اللہ اپنے مخصوص بندوں کو وحی یا سچے الہام کے ذریعے دیتا ہے تو بتلانے کے بعد وہ غیب رہتا ہی نہیں" [فتاویٰ بزازیہ : جلد ا ۔ صفحہ ۷۹، ۸۰]

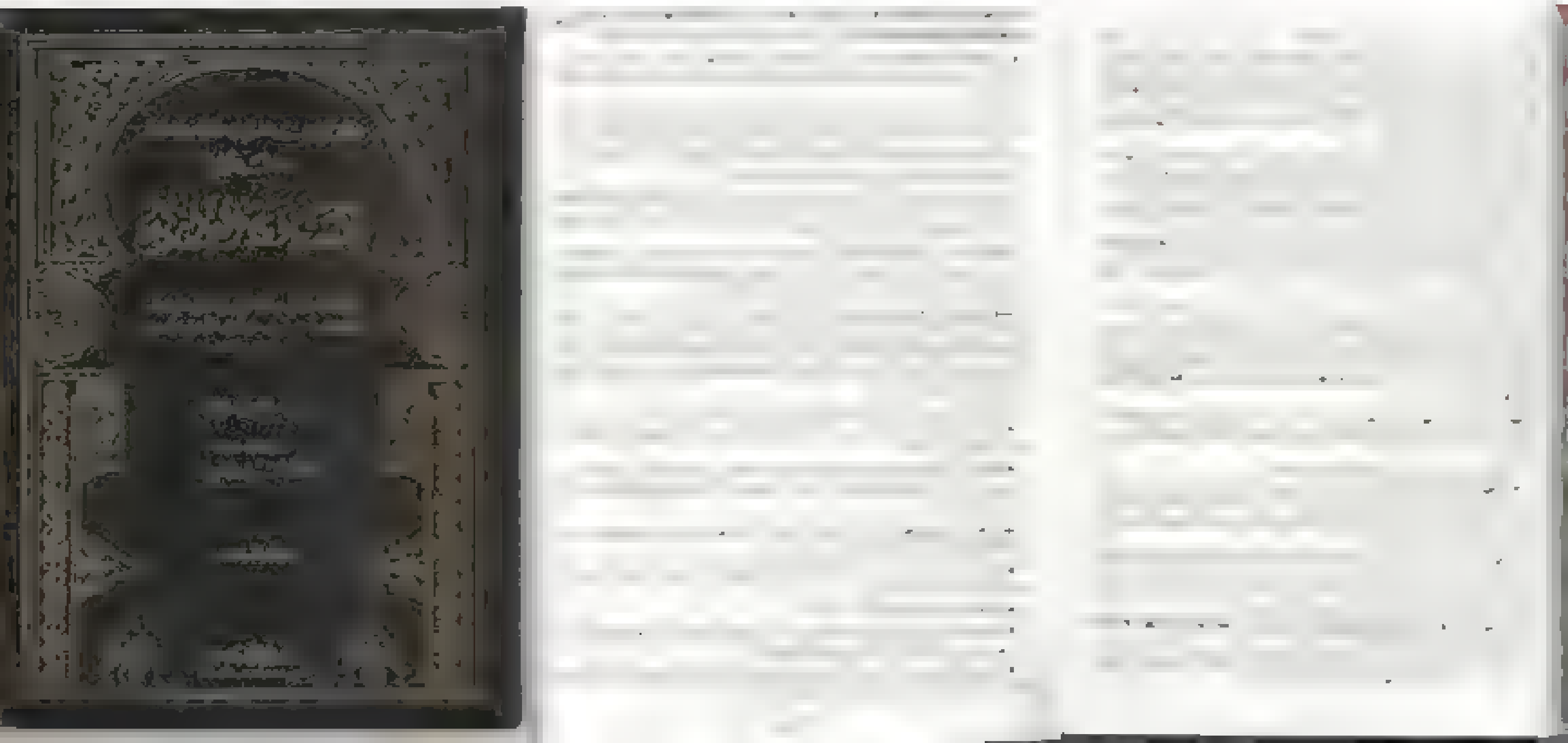

نبی کریم کے لئے علم غیب کا عقیدہ رکھنے والا کافر ہے

فقہائے احناف کا فتویٰ

2

• رجل تزوج امرأة بغير شهود فقال الرجل والمرأة (خدائی را وپيغمبر را گواه كرديم) قالوا يكون كفراً لأنه اعتقد أن رسول الله ﷺ يعلم الغيب وهو ما كان يعلم الغيب حين كان في الأحياء فكيف بعد الموت؟

" ایک شخص نے بغیر گواہوں کے ایک عورت سے نکاح کیا اور بوقت نکاح عورت کو یوں کہا ہم خدا اور اس کے پیغمبر کو گواہ بناتے ہیں تو حضرت فقہاء کرام نے فرمایا کہ اس شخص کا یہ کہنا کفر ہے کیونکہ اس نے یہ اعتقاد کر لیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علم غیب جانتے ہیں حالانکہ آپ اپنی زندگی میں علم غیب نہیں جانتے تھے تو وفات کے بعد بھلا علم غیب کیسے جانتے ہیں" [فتاویٰ قاضی خان : جلد ۳ ۔ صفحہ ۴۲۸]

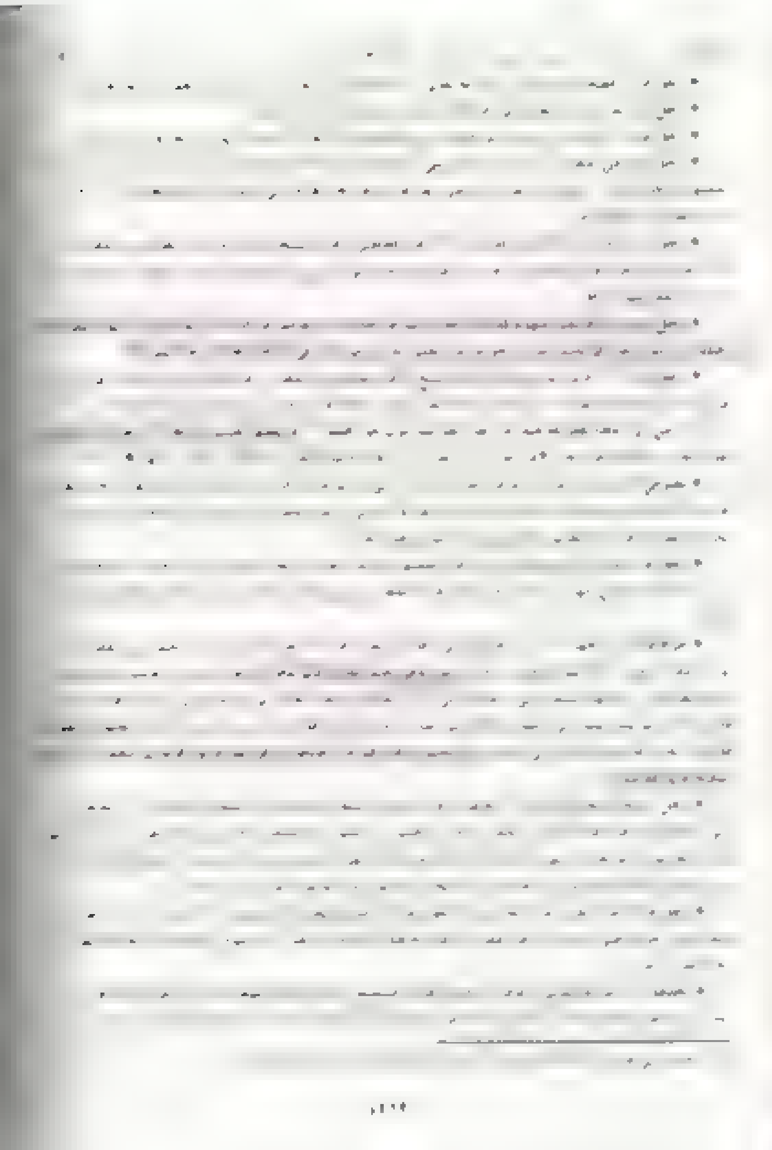

Kashf aur Hazrat Usman Radi.

وتفرّسني علمتُ أنه صِدّيق(١).

وهذا عثمان بن عفان، دخل عليه رجل من الصحابة، وقد رأى امرأة في الطريق، فتأمّل محاسنها، فقال له عثمان: يدخل عليّ أحدُكم، وأثر الزنا ظاهر على عينيه! فقلت [١٥٨ب]: أوحيٌ بعد رسول الله ﷺ؟ فقال: لا، ولكن تبصرة وبرهان وفراسة صادقة(٢)

فهذا شأن الفراسة. وهي نور يقذفه الله في القلب، فيخطر له الشيء، فيكون كما خطر له؛ وينفذ إلى العين، فترى ما لا يراه غيرها.

فصل

والفرق بين النصيحة والغيبة: أنّ النصيحة
المسلم من مبتدع أو فتّان أو غاشّ أو مفسد، فتـ
صحبته ومعاملته والتعلّق به. كما قال النبيّ ﷺ
استشارته في نكاح معاوية وأبي جَهْم، فقال: «أما
جَهم فلا يضع عصاه عن عاتقه»(٣). وقال عن بعـ
«إذا هبطتَ بلادَ قومه فاحذَرْه»(٤)»(٥).

---

(١) الرسالة القشيرية (٢/ ٣٩٣ - ٣٩٤)

(٢) المصدر السابق (٢/ ٣٩٣)، وانظر: مدارج السالكين (٢/ ٤٨٦).

(٣) أخرجه مسلم (١٤٨٠).

(٤) في الأصل: «فاحذروه»، وكذا في (ع)، والمثبت من غيرهما، وهو موافق لمصادر التخريج

(٥) أخرجه أحمد (٢٢٤٩٢)، وأبو داود (٤٨٦١)، والبيهقي في الكبرى (١٠/ ١٢٩) وغيرهم من طريق إبراهيم بن سعد، حدثنيه ابن إسحاق، عن عيسى بن معمر، عن =

Hazrat Usmaan Rdh. Ke Paas Ek Aadmi Aaya Jiski Nigah Raste Me Kisi Aurat Par Pardgayi Thi Toh Hazrat Usmaan Rdh. Ne Farmaya: Tumme Se Koi Ek Hamaari Taraf Aata Hai Aur Uske Aankho Me Zina Ka Asar Hai , Toh Us Aadmi Ne Kaha Ke Kya Nabi SAW Ke Baad Bhi Wahi Aati Hai ,Toh Hazrat Usmaan Rdh. Ne Farmaya Nahi Lekin Basirat Aur Burhan Aur Sachi Firasat he

Kitab Rooh P-675

Kya Ab Koi Kulfi Hazrat Usman Rd ko Aalimul Gaib kahega?
Ya fir Apne Imam ibn Qayyim Rh per Fatwe Bazi karega jaisa k Fazail e Amal aur Molana Zakarriya per kiye jatey hey?

ILM-E-GAIB AUR KASHF ME FARQ

Allama Ibn Qayyim Rh Apni Kitab Rooh me Likhte hey "KASHF ILM-E-GAIB NAHI HEY" Page-670

ما أخبر سبحانه أن تقرّبَ عبده منه يفيده محبته له، فإذا أحبّه قرّب من سمعه وبصره ويده ورجله، فسمع به، وأبصر به، وبطش به، ومشى به، فصار قلبه كالمرآة الصافية تبدو[1] فيها صورُ الحقائق على ما هي عليه، فلا تكاد تُخطئ له فراسة. فإن العبد إذا أبصر بالله أبصر الأمر على ما هو عليه، وإذا[2] سمع بالله سمعه على ما هو عليه

وليس هذا من علم الغيب، بل علّامُ الغيوب قذف الحقَّ في قلبٍ قريبٍ منه، مُستبشرٍ[3] بنوره، غير مشغولٍ بنقوش[4] الأباطيل والخيالات والوساوس التي تمنعه من حصول صور[5] الحقائق فيه. وإذا[6] غلب على القلب النورُ فاض على الأركان، وبادر من القلب إلى العين، فيكشف بعين بصره بحسب ذلك النور

= والمدارج (٢/ ١٣٤) وذكره شيخ الإسلام في مواضع كثيرة من كتبه انظر مثلاً الجواب الصحيح (٥/ ١٠٩) وجامع الرسائل (٢، ٩٤، ٢٣٧) وجامع المسائل (١/ ٦٨، ٨٦، ٩٨)، (٢/ ٦١) ومجموع الفتاوى (٢/ ٣١٠، ٣٧١، ١٣٤) وغيرها؛ غير أنه صرّح في بعض المواضع بأن هذه الرواية وردت في غير الصحيح انظر مجموع الفتاوى (٢/ ٣٩٠) والجواب الصحيح (٣/ ٣٣٤) وقد ذكر هذه الرواية الحكيم الترمذي في نوادر الأصول (١/ ١١١) دون إسناد. وانظر فتح الباري (١١/ ٣٤٤)

(١) هذا في الأصل وفي غيره «تبدو».
(٢) (ن، ع) «فإذا» ورسمها في الأصل محتمل.
(٣) في النسخ المطبوعة «مستنيرًا» تصحيف.
(٤) (ب، ع) «بنقوش».
(٥) (أ، ع) «صورة».
(٦) (ب، ط، ج) «فإذا».

٦٧٠

کہ اُس کے ید وعین بھی ہیں تو جسم ہی مگر نہ مثل اجسام ۔ بلکہ مشابہت
اجسام سے پاک ومنزہ ہیں وہ گمراہ بددین کہ اللہ عزوجل کا جسم وجسمانیت
سے مطلقاً پاک ومنزہ ہونا ضروریات عقائد اہلسنت وجماعت سے ہے
اور جو کہے کہ اللہ عزوجل کیلئے ید وعین ہیں کہ مطلقاً جسمیت سے بری و
مبرّا ہیں وہ اُس کی وہ صفات قدیمہ ہیں جن کی حقیقت ہم نہیں جانتے نہ
اُن میں تاویل کریں وہ قطعاً مسلم سنی صحیح العقیدہ ہے اگرچہ یہ عدم
تاویل کا مسئلہ اہل سنت کا خلافیہ ہے متأخرین نے تاویل اختیار کی پھر
اس سے نہ یہ گمراہ ہوئے نہ وہ کہ اجرا علی المظاہر بمعنی مذکور کرتے ہیں جس کا
حاصل صرف اتنا کہ امنا بہ کل من عند ربنا بعینہٖ یہی حالت **مسئلہ علم غیب**
کی ہے اُس میں بھی تینوں قسم کے مسائل موجود ہیں (۱) اللہ عزوجل ہی عالم
بالذات ہے بے اُس کے بتائے ایک حرف کوئی نہیں جان سکتا (۲)
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور دیگر انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام
کو اللہ عزوجل نے اپنے بعض غیوب کا علم دیا (۳) رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کا علم اوروں سے زائد ہے ابلیس کا علم معاذ اللہ علم اقدس
سے ہرگز وسیع تر نہیں (۴) جو علم اللہ عزوجل کی صفت خاصہ ہے جس میں
اُس کے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شریک کرنا بھی شرک ہو
وہ ہرگز ابلیس کے لئے نہیں ہو سکتا جو ایسا مانے قطعاً مشرک کافر ملعون
بندۂ ابلیس ہے (۵) زید وعمرو ہر بچے پاگل چوپائے کو علم غیب میں
محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مماثل کہنا حضور اقدس صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی صریح توہین اور کھلا کفر ہے یہ سب مسائل ضروریات دین
سے ہیں اور ان کا منکر ان میں ادنیٰ شک لانے والا قطعاً کافر یہ قسم اول

بریلویوں میں کوئی سمجھدار بھی ہے یا سارے اسد گدھے کیطرح عقل سے پیدل ہیں؟؟

اسد نامی گدھے کو جب ایک حدیث پیش کی جسمیں اللہ کے نبی مبارک علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے ۵ چیزوں کا علم نہیں عطا کیا گیا تو احمد رضا خان کی ذریت میں سے ایک اسد فرحان نامی گدھے نے اسکے مقابلہ میں ایک حدیث پیش کی کہ اللہ کے نبی مبارک علیہ السلام نے غزوہ میں کفار کے متعلق پہلے ہی خبر دے دی تھی کہ فلاں کافر اس جگہ مریگا لہذا یہ خبر دینے والی حدیث ناسخ ہے

جواب از اہلسنت دیوبند، مشہور مفسر و محدث ابو جعفر طبری" فرماتے ہیں کہ اخبار نہ ناسخ ہوتی ہے نہ منسوخ تفسیر طبری ۱/۵۲۱) مشہور بریلوی غلام رسول سعیدی لکھتا ہے کہ۔جمہور علماء کے نزدیک اخبار میں نسخ کا قاعدہ نہیں چلتا (تبیان۱/۱۰۶) جب اخبار میں نسخ کا قاعدہ ہی نہیں چلتا تو اسد نامی گدھے نے اس حدیث کو جسمیں اللہ کے نبی مبارک علیہ السلام نے خبر دی تھی یہ ناسخ کس بنیاد پر بنا دی؟؟

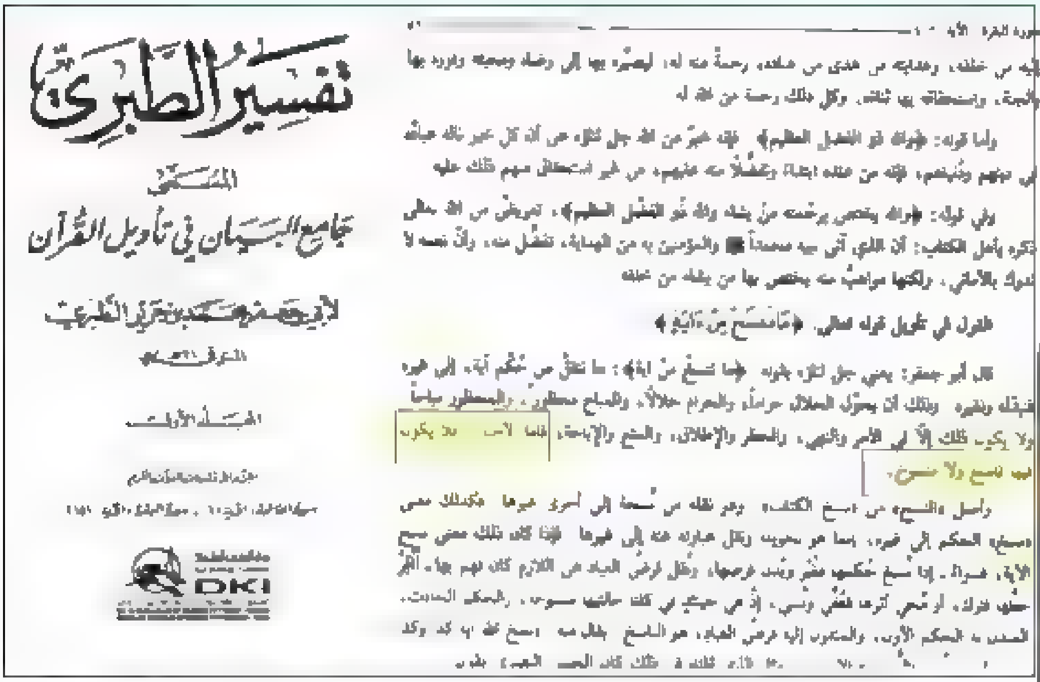

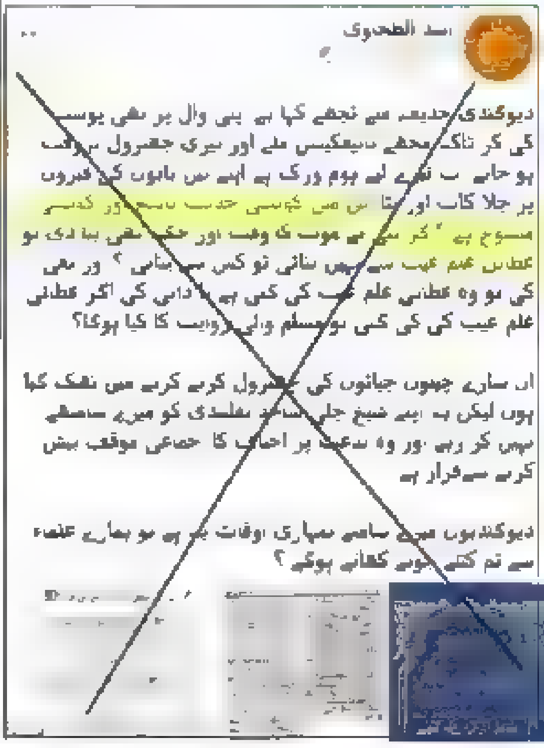

رضاخانی بریلوی علامہ قسطلانیؒ کی عدالت میں

علامہ قسطلانیؒ لکھتے ہیں کہ جنکا ایمان مضبوط نہیں ہے (یعنی منافق ہے) وہ یہ گمان کرتا ہے کہ نبوت کی صحت اس بات کو مستلزم ہے کہ نبی تمام غیوب پر مطلع ہو جائے

(شرح البخاری قسطلانی ۱۰/۳۵۳)

الرحمن عن سهيل عن أبيه عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى يكثر الهرج قالوا وما الهرج يا رسول الله قال القتل القتل • حدثنا أبو الربيع العتكي وقتيبة بن سعيد (٣٥٣) كلاهما عن حماد بن زيد واللفظ لقتيبة حدثنا حماد عن أيوب عن أبي قلابة عن أبي أسماء عن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله زوى لي الأرض فرأيت مشارقها ومغاربها وإن أمتي سيبلغ ملكها ما زوي لي منها وأعطيت الكنزين الأحمر والأبيض وإني سألت ربي لأمتي أن لا يهلكها بسنة عامة وأن لا يسلط عليهم عدوا من سوى أنفسهم فيستبيح بيضتهم وإن ربي قال يا محمد إني إذا قضيت قضاء فإنه لا يرد وإني أعطيتك لأمتك أن لا أهلكهم بسنة عامة وأن لا أسلط عليهم عدوا من سوى أنفسهم يستبيح بيضتهم ولو اجتمع عليهم من بأقطارها أو قال من بين أقطارها حتى يكون بعضهم يهلك بعضا ويسبي بعضهم بعضا • وحدثني زهير بن حرب وإسحاق بن إبراهيم ومحمد بن المثنى وابن بشار قال إسحاق أخبرنا وقال الآخرون حدثنا معاذ بن هشام حدثني أبي عن قتادة عن أبي قلابة عن أبي أسماء

فإذا كان يوم الآخر [illegible] الله تعالى عليهم توبة بعد روث ما [illegible] في كتاب المواهب مما يشهد لهذا ما [illegible] (ومن حدثك أنه يعلم الغيب فقد كذب) واستدل به على أنه لم يعلم النبي صلى الله عليه وسلم [illegible] على قوله من حدثك أن محمدا رأى ربه [illegible] من طريق [illegible] عن داود عن أبي هند عن الشعبي بلفظ أعظم الفرية على الله من قال إن محمدا رأى ربه وإن محمدا كتم شيئا من الوحي وإن محمدا يعلم ما في غد (وهو) تعالى (يقول لا يعلم الغيب إلا الله) والآية قل لا يعلم من في السموات والأرض الغيب إلا الله [illegible] ذلك لأنه ليس الغرض لفظ القراءة ولا تعيين وقال الداودي ما أظن قوله في هذه الطريق من حدثك أن محمدا يعلم الغيب محفوظا وما أحد يدعي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يعلم من الغيب إلا ما علمه الله انتهى وقد زعم بعض من لم يرسخ في الإيمان كل الرسوخ حتى كاد يرى أن صحة النبوة تستلزم اطلاع النبي على جميع المغيبات ففي مغازي ابن إسحاق أن ناقة النبي صلى الله عليه وسلم ضلت فقال ابن الصلت بالصاد المهملة آخره مثناة فوقية يزعم محمد أنه نبي ويخبركم عن خبر السماء وهو لا يدري أين ناقته فقال النبي صلى الله عليه وسلم إن رجلا يقول كذا وكذا وإني والله لا أعلم إلا ما علمني الله وقد دلني الله عليها وهي في شعب كذا قد حبستها شجرة [illegible] فأعلم صلى الله عليه وسلم أنه لا يعلم من الغيب إلا ما علمه الله [illegible] من الباب إثبات صفة العلم [illegible] على المعتزلة حيث قالوا إنه عالم بلا علم قال [illegible] شاهد [illegible] الله تعالى بالعلم كما يقول به أهل السنة لكن النزاع في أن ذلك العلم [illegible] بمعنى هو عين الذات كما يقول المعتزلة أو لا كما يقول أهل السنة ثم إن علمه تعالى شامل لكل معلوم جزئيات وكليات قال تعالى أحاط بكل شيء علما أي علمه أحاط المعلومات كلها وقال تعالى عالم الغيب لا [illegible] بمثقال ذرة الآية وأطبق المسلمون على أنه تعالى [illegible]

وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَہٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَہُوْا

اور رسول کریم جو (احکام) دیں ان کو قبول کرو اور جن کاموں سے منع کریں ان سے باز رہو (الحشر: ۷)

شرح صحیح مسلم

(جلد خامس)

اقضیہ، لقطہ، جہاد، امارہ

تصنیف

علامہ غلام رسول سعیدی

شیخ الحدیث دارالعلوم نعیمیہ کراچی ۳۸

ناشر:

فرید بک سٹال ۳۸۔ اردو بازار لاہور ۲

(۱) جمہور متکلمین اہل سنت کا یہ نظریہ ہے کہ روح ایک جسم لطیف ہے جس کا بدن میں اس طرح حلول ہے جس طرح پانی کا پھول میں حلول ہوتا ہے۔

علامہ عینی فرماتے ہیں کہ اکثر علماء اہلسنت کا یہ نظریہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے روح کے علم کو مبہم رکھا ہے اور اس کو کسی پر ظاہر نہیں فرمایا حتیٰ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی روح کا علم نہیں ہے (علامہ عینی فرماتے ہیں) میں کہتا ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے حبیب اور سید خلق ہیں اور آپ کا منصب اس بات سے بہت بلند ہے کہ آپ کو روح کا علم نہ ہو، آپ کو روح کا علم کیسے نہیں ہوگا، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر یہ احسان فرمایا ہے وعلمك مالم تكن تعلم وكان فضل الله عليك عظيما۔ آپ جو کچھ بھی نہیں جانتے تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا علم دے دیا اور آپ پر اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم ہے۔[1]

قاضی عیاض اور دوسرے علماء نے روح کی تعریف میں جو اقوال نقل کیے ہیں۔ علامہ وشتانی مالکی ان پر علامہ خطابی کا تبصرہ نقل کرتے ہیں:

یہ تمام اقوال ہیں اور لوگوں کے چلتے گمان ہیں، جن کو لوگوں نے بغیر کسی بصیرت کے بیان کیا ہے، اور حقیقت روح کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے قل الروح من امر ربی۔ اور تحقیق یہ ہے کہ روح ایک امر ہے جس کو جسم میں پھونک دیا جاتا ہے اور اس کو جسم سے قبض کر لیا جاتا ہے، اور یہ روح عالم بھی ہوتی ہے اور اس کو فرح بھی ہوتی ہے، عالم بھی ہوتی ہے اور جاہل بھی ہوتی ہے خوش بھی ہوتی ہے اور غمگین بھی ہوتی ہے اس کو لذت بھی حاصل ہوتی ہے اور اذیت بھی ہوتی ہے اور یہ تو واضح ہے کہ یہ عرض نہیں ہے کیونکہ ان صفات کا عرض کے ساتھ قیام محال ہے، اس لیے ضروری ہے کہ یہ ایک ایسا امر ہو جو تمام عناصر اور اعراض اور صفات کا محل اور قابل ہو، پھر اس میں اختلاف ہے کہ یہ جواہر متحیزہ سے ہے یا غیر متحیزہ سے، لیکن عدم تحیز چونکہ اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے اس لیے یہ کہا ہے کہ یہ جواہر متحیزہ سے ہے نیز اہل تحقیق کا اس پر اتفاق ہے کہ روح حادث ہے کیونکہ ارواح متغیر ہوتی ہیں اور ہر متغیر حادث ہوتا ہے اور قدیم صرف اللہ عزوجل کی ذات اور صفات ہیں۔[2]

علامہ سید آلوسی حنفی روح کی حقیقت پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

علامہ خطابی نے یہ کہا ہے کہ روح کا کوئی علم ممکن ہے برخلاف اللہ عزوجل کی کنہ کے، اور کشف میں ہے کہ روح کو جاننے کی سبیل یہ ہے کہ دل کی آنکھوں میں اللہ عزوجل کے کلام کا سرمہ لگا کر اس نا واقفیت کے پردے ہٹا دیئے جائیں مومنوں کے دلوں کی آنکھوں میں یہ سرمہ ہے ان کے لیے روح کا علم واضح ہے، اور جو اس سے محروم ہیں ان کے لیے روح مخفی ہے، لیکن اس پر یہ اشکال وارد ہوتا ہے کہ ابن ابی حاتم نے حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھا لیا گیا اور آپ کو روح کا علم نہیں تھا اس کی تاویل یہ ہے کہ

۱۔ علامہ بدرالدین ابو محمد محمود بن احمد عینی متوفی ۸۵۵ھ، عمدۃ القاری ج ۲ ص ۲۰۱، مطبوعہ ادارۃ الطباعۃ المنیریہ مصر ۱۳۴۸ھ

۲۔ علامہ ابو عبداللہ محمد بن خلفہ وشتانی ابی مالکی متوفی ۸۲۸ھ، اکمال اکمال المعلم ج ۵ ص ۲۳۰، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

حرام الفاظ اور کفریہ کلمات کے متعلق علم سیکھنا فرض ہے

(فتاویٰ رضویہ [illegible])

کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب

مذہب کو "[illegible]" کہنا کیسا؟	109
"فلاں [illegible] سکتا ہے" کہنا کیسا؟	129
رشوت کو ھذا من فضل ربی کہنا کیسا؟	180
کیا اللہ [illegible] کہنا کفر ہے	290
"جھوٹ بولا تو کیا برا کیا" کہنا کیسا؟	390
"آج نماز کی چھٹی ہے" کہنا کیسا؟	503
کافر کو مسلمان کرنے کا طریقہ	551
تجدید ایمان کا طریقہ	621

شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوت اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی

دامت برکاتہم العالیہ

جن غیب سے بری ہے (یعنی مطلع نہیں ہوتے) جاہل ہیں۔ ان سے آئندہ کی بات پوچھنی عقلاً حماقت اور شرعاً حرام اور ان کی غیب دانی کا اعتقاد ہو تو (یعنی یہ عقیدہ رکھنا کہ جن کو علم غیب ہے یہ) کفر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج۲۱ ص ۲۱۸) جنات کو ایک سال تک حضرت سیدنا سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات ظاہری کا علم نہ ہو سکا۔ چنانچہ اللہ عالم الغیب عزوجل کی سچی کتاب قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ أَنْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ ﴿۱۴﴾

(پ۲۲، سبا: ۱۴)

ترجمۂ کنز الایمان: پھر جب سلیمان (علیہ الصلوٰۃ والسلام) زمین پر آیا جنوں کی حقیقت کھل گئی۔ اگر غیب جانتے ہوتے تو اس خواری کے عذاب میں نہ ہوتے۔

مذکورہ بالا آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ جنات علم غیب نہیں جانتے۔

وفات سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حکایت

منقول ہے کہ آیت مذکورہ میں حضرت سیدنا سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اور جنات کے جس واقعہ کی طرف اشارہ ہے اگرچہ وہ بھی

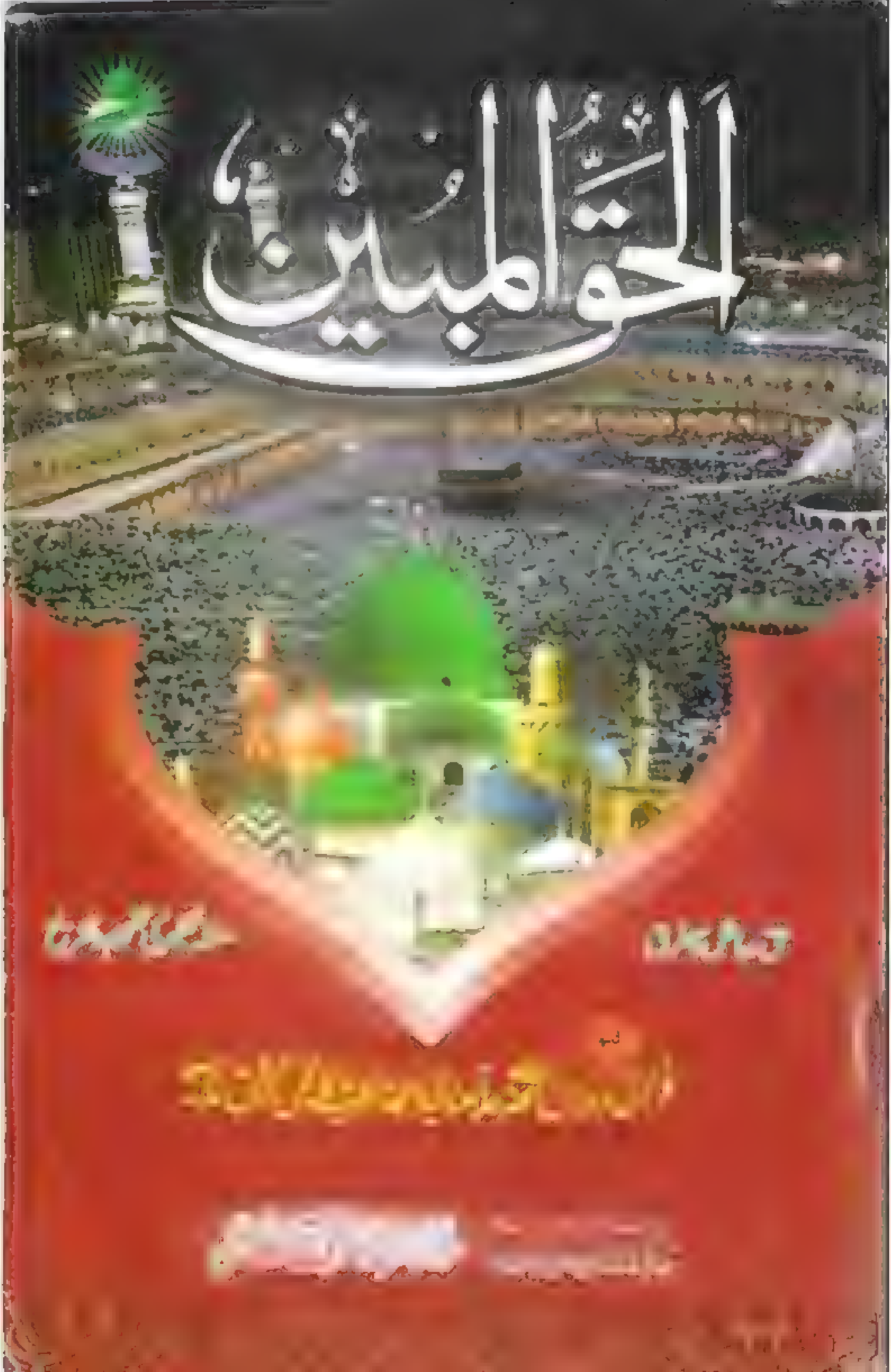
الحق المبين

ایک اور اعتراض کا جواب

حدیث شریف میں آیا ہے۔ "انما الاعمال بالنیات".

یعنی عملوں کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ لہذا علمائے دیوبند کی عبارتوں میں اگرچہ کلمات توہین پائے جاتے ہیں مگر ان کی نیت توہین وتنقیص کی نہیں اس لیے ان پر حکم کفر عائد نہیں ہو سکتا۔

اس کے جواب میں گزارش ہے کہ حدیث کا مفاد صرف اتنا ہے کہ کسی نیک عمل کا ثواب نیت [illegible] کے بغیر نہیں ملتا۔ یہ مطلب نہیں کہ ہر عمل میں نیت معتبر ہے اگر ایسا ہو تو [illegible] جب گرفت ہوگی تو صاف کہہ دے گا [illegible] لفظ صریح میں جیسے تاویل نہیں ہوتی ایسے ہی نیت [illegible]

اکفار الملحدین ص ۷۳ پر مولوی انور شاہ صاحب کشمیری دیوبندی لکھتے ہیں۔

المدار فی الحکم بالکفر علی الظواہر ولا نظر للمقصود والنیات ولا نظر لقرائن حالہ.

"کفر کے حکم کا دارومدار ظاہر پر ہے قصد و نیت اور قرائن حال پر نہیں"

نیز اسی اکفار الملحدین کے ص ۸۶ پر ہے:

وقد ذکر العلماء ان التہور فی عرض الانبیاء وان لم یقصد السب کفر.

"علما نے فرمایا ہے کہ انبیا علیہم السلام کی شان میں جرأت و دلیری کفر ہے اگرچہ توہین مقصود نہ ہو"

توہین کا تعلق عرف عام اور محاورات اہل زبان سے ہوتا ہے

بعض لوگ کلمات توہین کے معنی میں قسم قسم کی تاویلیں کرتے ہیں لیکن یہ نہیں سمجھتے کہ اگر کسی تاویل سے معنی مستقیم بھی ہو جائیں اور اس کے باوجود عرف عام

یہ بریلویوں کی معتبر کتاب ہے-----
مولانا عبدالحی لکھنوی صاحب-----
علم غیب اور حاضر ناظر کا غیر اللہ کے
لیے---- انکار کر رہے ہے

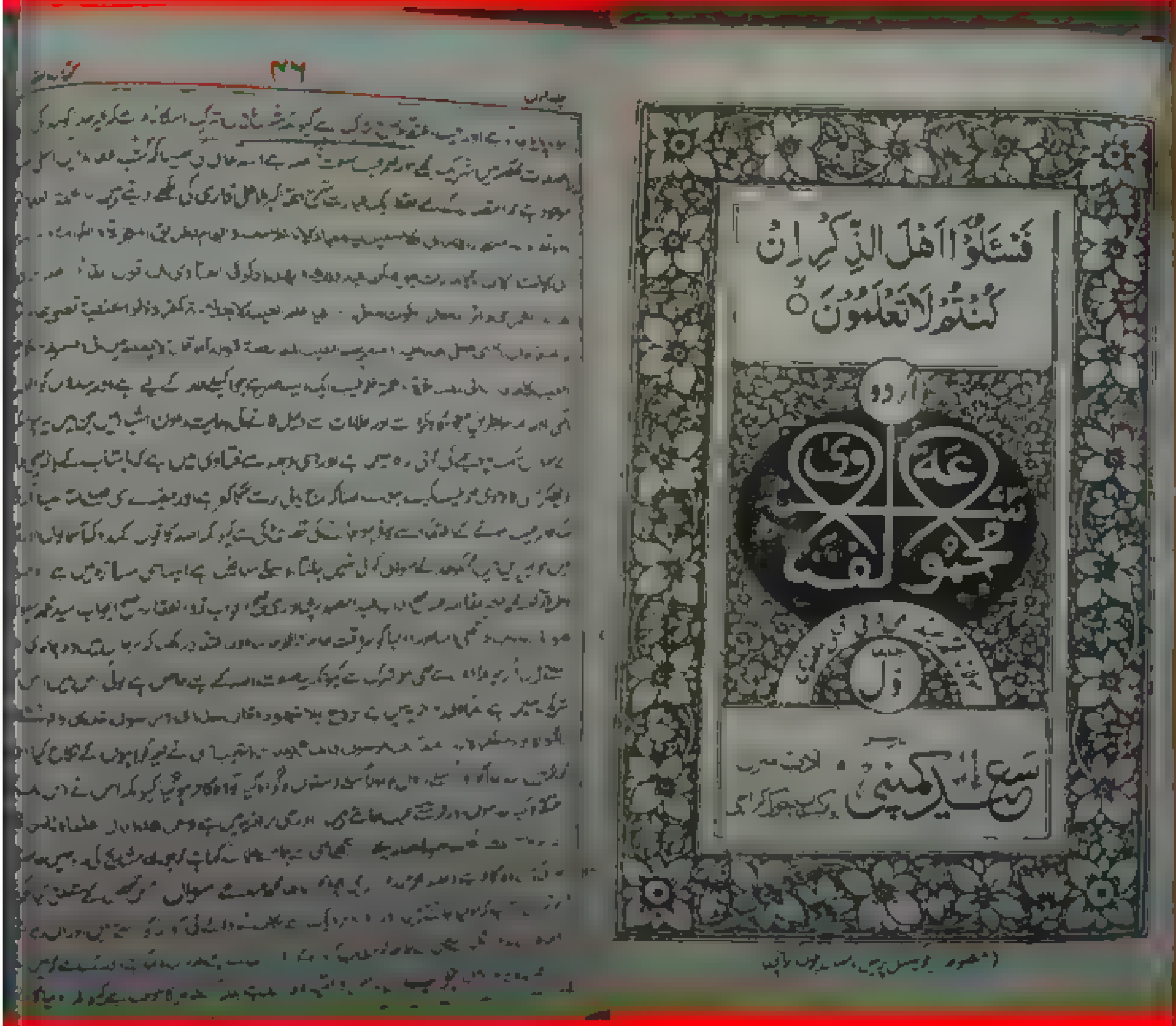

Photex

الیاس عطاری عرف بپا جانی لکھتے ہیں کہ جن کیلئے علم غیب ماننا کفر ہے۔ مفتی احمد یار اپنی تفسیر نور العرفان میں لکھتے ہیں: "رب نے شیطان کو بھی علم غیب دیا" اب شیطان بھی جن ہے لہٰذا بپا جانی الیاس عطاری کے فتوے سے مفتی احمد یار خان کافر ہوا

جن غیب سے ڈرتے (یعنی مکمل طور پر) جاہل ہیں۔ ان سے آئندہ کی بات پوچھنی عقلاً حماقت اور شرعاً حرام اور ان کی غیب دانی کا اعتقاد ہو تو (یعنی یہ عقیدہ رکھنا کہ جن کو علم غیب ہے یہ) کفر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ص ۱۷۸) جنات کو ایک سال تک حضرت سیدنا سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات ظاہری کا علم نہ ہو سکا۔ چنانچہ اللہ عالم الغیب عزوجل کی سچی کتاب قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے

فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ أَنْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ

ترجمہ کنز الایمان: پھر جب سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام زمین پر آئے جنوں کی حقیقت کھل گئی۔ اگر غیب جانتے ہوتے تو اس خواری کے عذاب میں نہ ہوتے۔ (پ ۲۲ سبا ۱۴)

معلوم ہوا آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ جنات علم غیب نہیں جانتے۔

وفات سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حکایت

سوال: اس آیت کریمہ میں حضرت سیدنا ...

... اور جنات کے جس وقت ...

يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ
وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا
إِنْ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا إِنَاثًا وَإِنْ يَدْعُونَ
إِلَّا شَيْطَانًا مَرِيدًا لَعَنَهُ اللَّهُ وَقَالَ لَأَتَّخِذَنَّ
مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَفْرُوضًا وَلَأُضِلَّنَّهُمْ
وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ
الْأَنْعَامِ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللَّهِ وَ
مَنْ يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَقَدْ
خَسِرَ خُسْرَانًا مُبِينًا يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيهِمْ
وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا أُولَٰئِكَ
مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَلَا يَجِدُونَ عَنْهَا مَحِيصًا

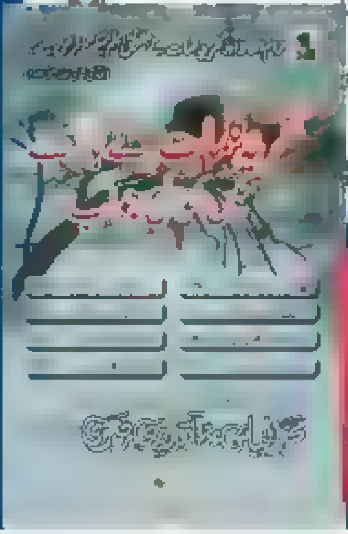

بریلویوں کا آپس میں کافر کافر کا ہولناک کھیل

چاہیے۔ معلوم ہوا کہ رب نے شیطان کو بھی علم غیب دیا کہ اس نے ...

M.Afzaal.Kaleem

تفسیر مدارک النسفی اردو

مدارک التنزیل و حقائق التاویل

جلد دوم

20 [illegible]

تالیف

ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود النسفی

ت ۷۱۰ھ

[illegible]
یوسف علی بدیوی
[illegible]
محی الدین دیب مستو
مترجم
[illegible] مولانا شمس الدین [illegible]

[illegible]

مکتبۃ العلم
۸ اردو بازار لاہور پاکستان
Ph 37211788 37231788

قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ وَمَا یَشْعُرُوْنَ

[illegible]

اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ ۞ بَلِ ادّٰرَکَ عِلْمُھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ بَلْ ھُمْ فِیْ شَکٍّ مِّنْھَا

[illegible]

بَلْ ھُمْ مِّنْھَا عَمُوْنَ ۞

[illegible]

۶۵: قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ (آپ کہہ دیں: آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہے کوئی غیب کو سوائے اللہ تعالیٰ کے نہیں جانتا)۔ نحو: مَن یعلم کا فاعل ہے۔ الغیب مفعول ہے۔ اللہ یہ مَن سے بدل ہے۔ الغیب۔ ھو مالا یقوم علیہ دلیل ولا اطلع علیہ مخلوق۔ وہ جس کے ثبوت پر کوئی دلیل قائم نہ ہو اور نہ اس کی اطلاع مخلوق کو ہو۔ مطلب یہ ہے۔ لا یعلم احد الغیب الا اللہ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی غیب کو نہیں جانتا۔ ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اس سے بلند و بالا ہے کہ وہ ان میں سے ہو جو آسمان و زمین میں ہیں۔ لیکن یہ بنی تمیم کی لغت کے مطابق آیا ہے کہ مستثنیٰ منقطع کو متصل کی جگہ لاتے ہیں اور مستثنیٰ منقطع میں نصب و بدل کو جائز قرار دیتے ہیں۔ جیسا کہ متصل میں ہوتا ہے اور وہ کہتے ہیں۔ مافی الدار احدٌ الا حمار۔

فرمان عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا:

جس کا یہ گمان ہو کہ وہ کل کی بات جانتا ہے۔ اس نے اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا بہتان باندھا۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا قل لا یعلم من فی السموٰت والارض الغیب الا اللہ۔

ایک قول یہ ہے:

یہ آیت ان مشرکین کے متعلق اتری جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کا وقت دریافت کیا۔

وَمَا یَشْعُرُوْنَ (اور وہ نہیں جانتے)۔ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ (کہ ان کو کب اٹھایا جائے گا)۔

۶۶: بَلِ ادّٰرَکَ (بلکہ پورا ہو گیا)۔ قراءت ادرک مکی، بصری، یزید، مفضل نے پڑھا ہے۔ اس کا معنی پورا ہوا اور مکمل ہو گیا ہے۔ [illegible] صورت میں ادرکت الفاکہۃ سے لیا گیا ہے۔ معنی پک کر تیار ہو گیا۔ اعشی نے بل ادرک بروزن افعل پڑھا ہے۔ دیگر قراء نے بل ادّارک پڑھا جس کا معنی تکلّم اور اس کی اصل تدارک ہے۔ تاء کو دال میں ادغام کیا گیا اور الف وصل کو لایا گیا تاکہ پڑھا جا سکے۔ عِلْمُھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ (ان کا علم آخرت کے متعلق)۔ آخرت اور اس کے متعلقہ چیزوں کے متعلق۔ مطلب یہ ہے کہ

بھی ہوتا ہے۔ یہ فرمان ہے حضرت مجدد الف ثانی کا اور صاحب عوارف کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ
بعض آدمیوں کو خوارق عطا فرماتا ہے اور دوسروں کو نہیں دیتا۔ اور وہ صاحب خوارق سے

(۱) ولی اللہ کی ولایت کو معلوم کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ ولایت اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک نسبت ہے۔ کوئی اس پر باخبر ہو یانہ۔ اکثر اولیاء اللہ خود اپنی ولایت سے باخبر نہیں ہوتے دوسروں کے بارے میں کیا جانیں گے۔

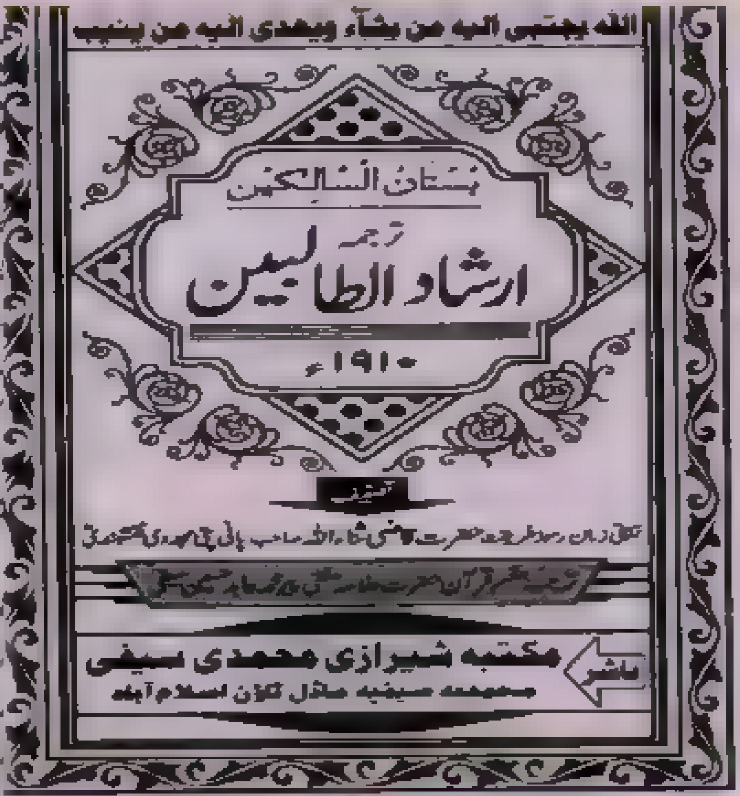

...ی اور اس کو بہت عمدہ خیال کرتے ہیں۔ ان کا اہل عرفان
...ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر یہ لوگ اہل اللہ ہوتے تو احوال
...ک اس قدر خبر نہیں رکھتے تو دوسری باتیں کیسے جانیں
...سرکار دو عالم ﷺ کے بارے میں کہتے تھے۔ یہ نادان
...اللہ تعالیٰ کے دوستوں کی برکات سے محروم رہتے ہیں
...کے بارے میں بہت غیرت رکھتا ہے کہ ان کو اپنے سوا کسی
...مولانا روم فرماتے ہیں

شعری گویم باز آب حیات
کو یہ مند نش جز دیدار من

...قافات کیا ہیں۔ میں آب حیات سے زیادہ عمدہ شعر کہتا
...میں کوئی قافیہ سوچتا ہوں تو میرا محبوب مجھ سے کہتا ہے کہ

...مرشد سے روایت کرتے ہیں کہ شیخ محی الدین ابن عربی
...نام سے بہت زیادہ کرامات ظاہر ہوتی ہیں۔ وفات کے
...نام سے اس قدر کرامات ظاہر نہ ہوتیں۔ اگر کوئی کہے کہ
...طرح معلوم ہو کہ یہ ولی اللہ ہے؟ حضرت مجدد الف ثانی

(۱) ولی اللہ کی ولایت کو معلوم کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ ولایت اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک نسبت ہے۔ کوئی اس پر باخبر ہو یانہ۔ اکثر اولیاء اللہ خود اپنی ولایت سے باخبر نہیں ہوتے دوسروں کے بارے میں کیا جانیں گے۔

بریلیو کیا قاضی ثناء اللہ پانی پتی کو بھی وہابی کہو گے

Photex

(٢٣٣٧٢) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو أَحْمَدَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ فَكَانَ قَائِلُهُمْ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنْ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ قَالَ مُعَاوِيَةُ فِي حَدِيثِهِ إِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ أَنْتُمْ فَرَطُنَا وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ وَنَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ [صححه مسلم (٩٧٥)، وابن حبان (٣١٧٣)] [انظر: ٢٣٤٢٧]

(٢٣٣٧٢) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو یہ تعلیم دیتے تھے کہ جب وہ قبرستان جائیں تو یہ کہا کریں کہ مؤمنین ومسلمین کی جماعت والو! تم پر سلامتی ہو، ہم بھی ان شاء اللہ تم سے آکر ملنے والے ہیں، تم ہم سے پہلے چلے گئے اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں اور ہم اپنے اور تمہارے لیے اللہ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

(٢٣٣٧٣) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ

(٢٣٣٧٣) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ پانچ چیزیں ایسی ہیں جنہیں اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا' قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے' وہی بارش برساتا ہے' وہی جانتا ہے کہ شکم مادر میں کیا ہے؟ (خوش نصیب یا بدنصیب) کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کمائے گا؟ کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کس علاقے میں مرے گا؟ بیشک اللہ ہر چیز سے واقف اور باخبر ہے۔

(٢٣٣٧٥) حَدَّثَنَا زَيْدٌ هُوَ ابْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ احْتَبَسَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ مَا حَبَسَكَ قَالَ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ

(٢٣٣٧٥) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے میں تاخیر کردی' حاضر ہونے پر نبی ﷺ نے ان سے تاخیر کی وجہ پوچھی تو عرض کیا کہ ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کتا ہو۔

(٢٣٣٧٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي دَاوُدَ الْأَعْمَى عَنْ بُرَيْدَةَ الْخُزَاعِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

(٢٣٣٧٦) حضرت بریدہ خزاعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگوں نے بارگاہ نبوت میں عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ آپ کو سلام کیسے کریں' یہ بتائیے کہ آپ پر درود کس طرح پڑھیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا یوں کہا کرو' اے اللہ! محمد ﷺ اور ان کی آل پر اپنی عنایات' رحمتوں اور برکتوں کا نزول فرما' جیسا کہ آل ابراہیم علیہ السلام پر نازل فرمائیں' بیشک تو قابل

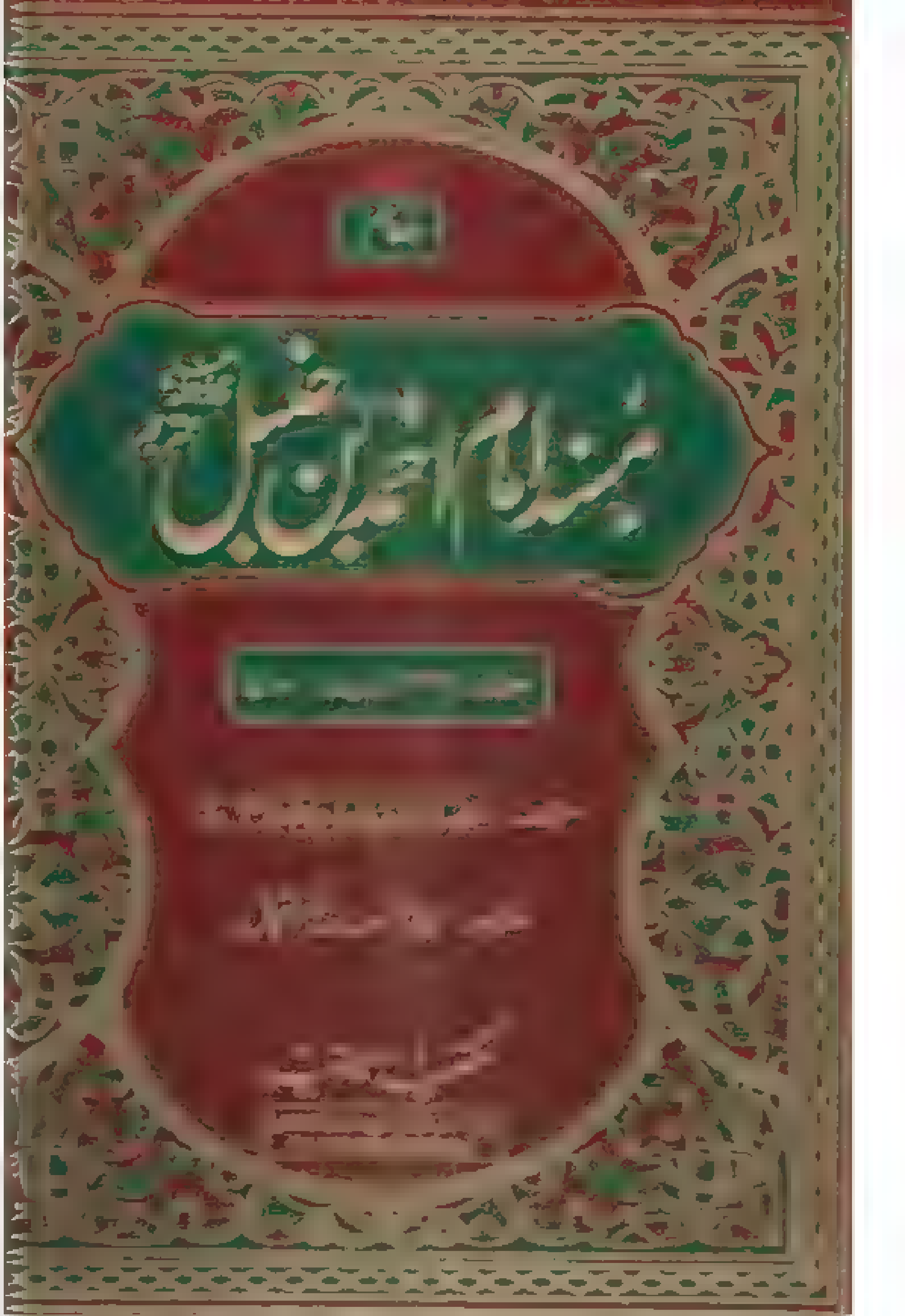

پیغمبروں کا اعتراف ہمیں غیب کا علم نہیں

۞ يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ۭ قَالُوْا لَا عِلْمَ
لَنَا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝۱۰۹

جس دن اللہ سب پیغمبروں کو جمع کرے گا پھر
کہے گا تمہیں کیا جواب دیا گیا وہ کہیں گے ہمیں
کچھ خبر نہیں تو ہی چھپی باتوں کا جاننے والا ہے

(سورہ المائدہ آیت نمبر 109)

نبی کریم کے لئے علم غیب کا عقیدہ رکھنے والا کافر ہے

فقہائے احناف کا فتویٰ

4

أحيانا وذكر الحنفية (فى فروعهم) تصريحا بالتكفير باعتقاد أن النبى يعلم الغيب لمعارضة قوله تعالى قل لا يعلم من فى السموات والارض الغيب الا الله (والله أعلم

"حضرات فقہا احناف نے صراحت کے ساتھ ایسے شخص کی تکفیر کی ہے جو نبی کریم کے لئے علم غیب کا عقیدہ رکھنے والا ہو کیونکہ یہ عقیدہ اللہ کے اس ارشاد کے سراسر خلاف ہے کہ زمین و آسمان میں اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا" [المسامرۃ شرح المسایرۃ: جلد ۲۔ صفحہ ۲۱۲]

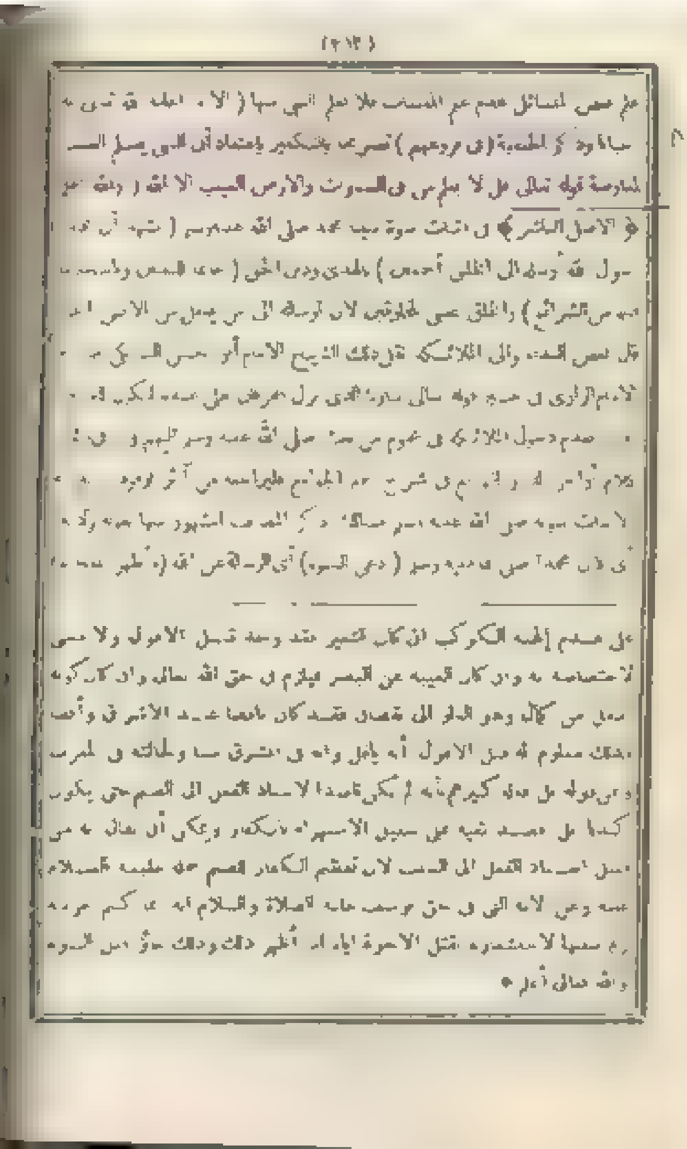
(٢١٢)

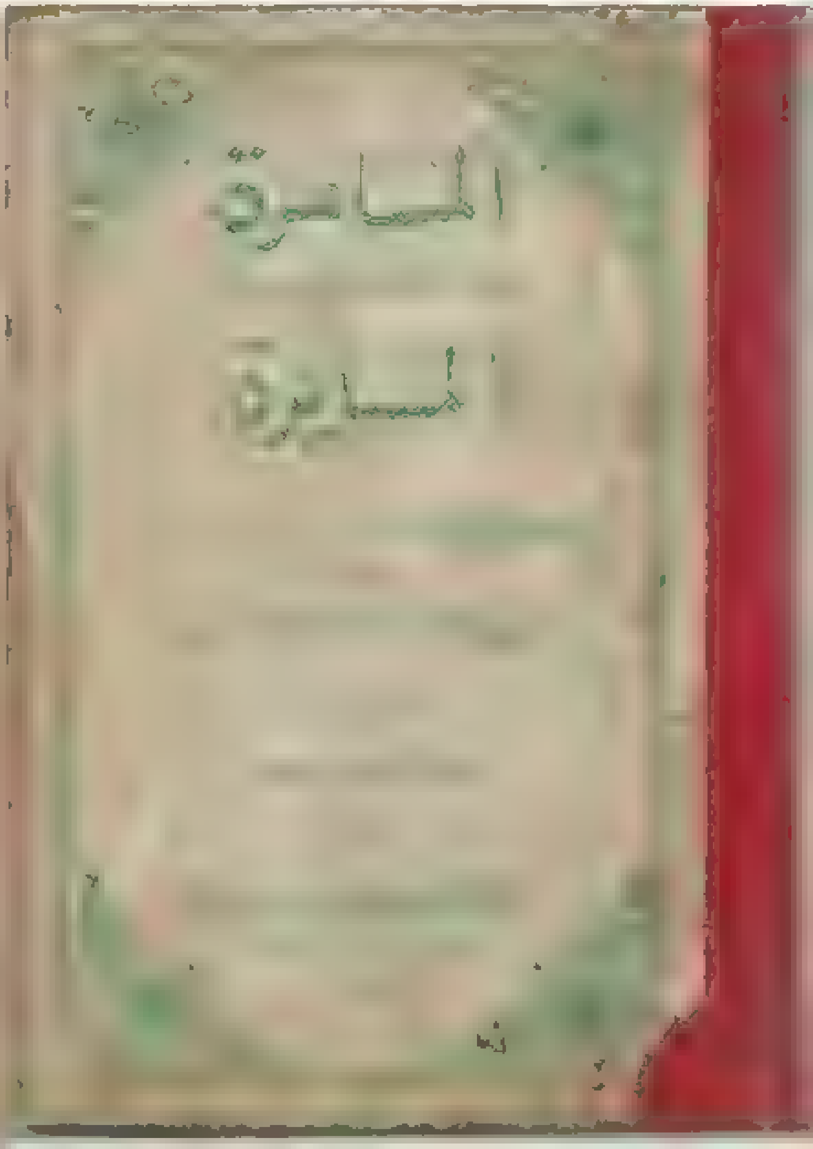

یہ کہنا درست نہیں کہ انبیاء کرامؑ غیب جانتے ہیں بلکہ
یوں کہا جائے کہ انبیاء کرامؑ کو غیب پر اطلاع ہے

روح المعاني

في

تفسير القرآن العظيم والسبع المثاني

العلامة [illegible] أبي الفضل شهاب الدين السيد محمود الآلوسي البغدادي المتوفى سنة ١٢٧٠ [illegible]

الجزء السادس والعشرون

إدارة الطباعة المنيرية
دار
إحياء التراث العربي

[illegible]

... ولا أرى حسنا قول القائل: إنه عليه الصلاة والسلام يعلم الغيب، والمستحسن أن يقال عنه: إنه ﷺ أطلعه الله تعالى على الغيب ... سبحانه إياه أو نحو ذلك. وفي الآية رد على من ينسب لبعض الأولياء علم كل شيء من الكليات والجزئيات، وقد سمعت خطيبا على منبر المسجد الجامع المنسوب للشيخ عبد القادر الكيلاني قدس سره يوم الجمعة قال بأعلى صوته: يا باز ... أنت أعلم من نبي ... ومثل ذلك مما لا ينبغي أن يقال ... رسول الله ﷺ ... وقد تقدم من الأخبار في شأن عثمان بن مظعون

[illegible]

www.FaceBook.com/RazaKhaniFitna

يعدهم ربهم من العذا... ناصرا وأقل عددا ﴾ ؛ أجند(١) الله ...

القول في تأويل قو... يجعل له ربي أمدا ﴿٢٥﴾ عالم الغيب ... ضى من رسول فإنه يسلك من بين يديه ...

قال أبو جعفر رحمه ... السلام : قل يا محمد لهؤلاء المشركين ... م به ربكم من العذاب وقيام الساعة ، ... معلومة تطول مدتها .

تفسير الطبري
جامع البيان عن تأويل آي القرآن
لأبي جعفر محمد بن جرير الطبري
(٢٢٤هـ - ٣١٠هـ)
تحقيق
الدكتور عبد الله بن عبد المحسن التركي
بالتعاون مع
مركز البحوث والدراسات العربية والإسلامية
بدار هجر
الدكتور عبد السند حسن يمامة

وقوله : [٤٨/٦٠و] ﴿ عَٰلِمُ ٱلْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِۦٓ أَحَدًا ﴿٢٦﴾ إِلَّا مَنِ ٱرْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ ﴾ . يعني جل ذكره بعالم الغيب : عالم ما غاب عن أبصار خلقه فلم يروه ، فلا يظهر على غيبه أحدا ، فيعلمه أو يريه(٣) ، إلا من ارتضى من رسول ، فإنه يظهره على ما شاء من ذلك .

وبنحو الذي قلنا في ذلك قال أهل التأويل .

ذكر من قال ذلك

حدثني علي ، قال : ثنا أبو صالح ، قال : ثني معاوية ، عن علي ، عن ابن عباس قوله : ﴿ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِۦٓ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ٱرْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ ﴾ . فأعلم الله سبحانه

---

(١) في الأصل : « جند » ، وفي ت ١ ، ت ٢ ، ت ٣ : « أعير » .

(٢) سقط من : ص ، ت ١ ، ت ٢ ، ت ٣ .

(٣) بعده في ص ، م ، ت ١ : « إياه » ، وفي ت ٢ ، ت ٣ : « يراه » .

فتح البيان في مقاصد القرآن

تفسير سلفي أثري خال من الإسرائيليات والخرافات المحدثة والكاذبة
يغني عن جميع التفاسير ولا تغني جميعها عنه

تأليف

السيد الإمام العلامة الملك المؤيد صاحب بهوبال
أبي الطيب صديق بن حسن بن علي الحسيني القنوجي البخاري
١٢٤٨-١٣٠٧هـ

عني بطبعه وقدم له وراجعه
خادم العلم
عبد الله بن إبراهيم الأنصاري

الجزء الرابع عشر

المكتبة العصرية
صيدا - بيروت

ونحوها ، حفظ ذلك من حفظه ونسيه من نسيه ، وكذلك ما ثبت من أن حذيفة ابن اليمان كان قد أخبره رسول الله صلى الله عليه وسلم بما يحدث من الفتن بعده حتى سأله عن ذلك أكابر الصحابة ورجعوا اليه .

وثبت في الصحيح وغيره أن عمر بن الخطاب سأله عن الفتنة التي تموج كموج البحر فقال إن بينك وبينها باباً فقال عمر هل يفتح أو يكسر فقال بل يكسر ، فعلم عمر أنه الباب وأن كسره قتله كما في الحديث الصحيح المعروف أنه قيل لحذيفة هل كان عمر يعلم ذلك فقال نعم كما يعلم ان دون غد الليلة .

وكذلك ما ثبت من إخباره لأبي ذر بما حدث له وإخباره لعلي بن أبي طالب بخبر ذي الثدية ونحو هذا مما يكثر تعداده ، ولو جمع لجاء منه مصنف مستقل .

وإذا تقرر هذا فلا مانع من أن يختص بعض صلحاء هذه الأمة بشيء من أخبار الغيب التي أظهرها الله لرسوله صلى الله عليه وسلم وأظهرها رسوله لبعض أمته وأظهرها هذا البعض من الأمة لمن بعدهم ، فتكون كرامات الصالحين من هذا القبيل ، والكل من الفيض الرباني بواسطة الجناب النبوي اهـ كلامه رحمه الله تعالى عليه .

قال ابن عباس : في الآية أعلم الله رسوله من الغيب الوحي وأظهره عليه مما أوحى إليهم من غيبه وما يحكم الله فإنه لا يعلم ذلك غيره ، أخرجه ابن المنذر وابن مردويه .

ثم ذكر سبحانه أنه يحفظ ذلك الغيب الذي يطلع عليه الرسول فقال :

﴿ فإنه يسلك من بين يديه ومن خلفه رصدا ﴾ والجملة تقرير للإظهار المستفاد من الاستثناء والمعنى أنه يجعل سبحانه بين يدي الرسول ومن خلفه حرساً من الملائكة يحرسونه من تعرض الشياطين لما أظهره عليه من الغيب ، أو يجعل بين يدي الوحي وخلفه حرساً من الملائكة يحوطونه من أن يسترقه الشياطين

قُلْ إِنْ أَدْرِي أَقَرِيبٌ مَا تُوعَدُونَ أَمْ يَجْعَلُ لَهُ رَبِّي أَمَدًا ﴿٢٥﴾ عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ
عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا ﴿٢٦﴾ إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِنْ رَسُولٍ فَإِنَّهُ يَسْلُكُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ
رَصَدًا ﴿٢٧﴾ لِيَعْلَمَ أَنْ قَدْ أَبْلَغُوا رِسَالَاتِ رَبِّهِمْ وَأَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَأَحْصَىٰ كُلَّ شَيْءٍ
عَدَدًا ﴿٢٨﴾

٢٥ ـ ﴿قل إن أدري﴾ ما أدري ﴿أقريب ما توعدون﴾ من العذاب ﴿أم يجعل له ربي﴾ وبفتح الياء حجازي وأبو عمرو ﴿أمدا﴾ غاية بعيدة يعني أنكم معذبون قطعاً ولكن لا أدري أهو حال أم مؤجل.

٢٦، ٢٧ ـ ﴿عالم الغيب﴾ خبر مبتدأ أي هو عالم الغيب ﴿فلا يظهر﴾ فلا يطلع ﴿على غيبه أحدا﴾ من خلقه ﴿إلا من ارتضى من رسول﴾ إلا رسولاً قد ارتضاه لعلم بعض الغيب ليكون إخباره عن الغيب معجزة له فإنه يطلعه على غيبه ما شاء و﴿من رسول﴾ بيان لمن ارتضى. والولي إذا أخبر بشيء فظهر فهو غير جازم عليه ولكنه أخبر بناء على رؤياه أو بالفراسة على أن كل كرامة للولي فهي معجزة للرسول. وذكر في التأويلات قال بعضهم في هذه الآية دلالة تكذيب المنجمة، وليس كذلك فإن فيهم من يصدق خبره، وكذلك المتطببة فإنهم يعرفون طبائع النبات، وذا لا يعرف بالتأمل، فعلم بأنهم وقفوا على علمه من جهة رسول انقطع أثره، وبقي علمه في الخلق ﴿فإنه يسلك﴾ يدخل ﴿من بين يديه﴾ يدي الرسول ﴿ومن خلفه رصدا﴾ حفظة من الملائكة يحفظونه من الشياطين ويعصمونه من وساوسهم وتخاليطهم حتى يبلغ الوحي.

٢٨ ـ ﴿ليعلم﴾ الله ﴿أن قد أبلغوا﴾ أي الرسل ﴿رسالات ربهم﴾ كاملة، بلا زيادة ولا نقصان إلى المرسل إليهم أي ليعلم الله ذلك موجوداً حال وجوده، كما كان يعلم ذلك قبل وجوده أنه يوجد. وحد الضمير في ﴿من بين يديه﴾ للفظ ﴿من﴾، وجمع في ﴿أبلغوا﴾ لمعناه ﴿وأحاط﴾ الله ﴿بما لديهم﴾ بما عند الرسل من الحكم ﴿وأحصى كل شيء عددا﴾ من القطر، والرمل، وورق الأشجار، وزبد البحار، فكيف لا يحيط بما عند الرسل من وحيه وكلامه؟ و﴿عددا﴾ حال أي وعلم كل شيء معدوداً محصوراً، أو مصدر في معنى إحصاء.

• • •

تفسير النسفي

(مدارك التنزيل وحقائق التأويل)

تأليف

أبي البركات عبد الله بن أحمد بن محمود النسفي

(ت ٧١٠ هـ)

حققه وخرج أحاديثه
يوسف علي بديوي

راجعه وقدم له
محيي الدين ديب مستو

الجزء الثالث

دار الكلم الطيب
بيروت

سے شکایت کی تھی کہ وہ گھوڑے پر ٹھہر نہیں سکتے۔ اس کے بعد وہ عرب کے شہسواروں اور گھوڑے پر جم کر بیٹھنے والوں میں ہو گئے۔ عبدالرحمن بن زید بن خطاب ﷺ کے سر پر آپ ﷺ نے ہاتھ پھیرا کیونکہ وہ بچپن میں چیچک زدہ تھے اور آپ ﷺ نے ان کے لئے دعائے برکت فرمائی تو وہ لوگوں میں لمبا اور خوبرو ہو گیا۔

تیسویں فصل

آپ ﷺ کو غیب پر اطلاع ہونا

انہی معجزات میں سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو غیب پر مطلع فرمایا اور آئندہ ہونے والے واقعات سے باخبر کیا۔ اس باب میں احادیث کا وہ بحرِ ذخار ہے کہ کوئی اس کی گہرائی کو جان ہی نہیں سکتا اور نہ اس کا پانی ختم ہوتا ہے۔ آپ ﷺ کے معجزات میں سے یہ ایسا معجزہ ہے جس کی قطعیت معلوم ہے اور ہم تک اس کی خبریں متواتر طریقہ سے کثرت سے پہنچی ہیں کیونکہ اس کے راوی اس کثرت سے ہیں کہ وہ اپنے معنی میں غیب پر مطلع ہونے پر متفق ہیں۔

حدیث حضرت حذیفہ ﷺ سے بالاسناد روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ہم میں رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا تو آپ ﷺ نے کوئی چیز نہ چھوڑی جو قیامت تک اپنی جگہ ہونے والی ہو کر اس کو آپ ﷺ نے بیان فرمایا جس نے یاد رکھا اس نے یاد رکھا اور جو بھول گیا وہ بھول گیا۔ یہ میرے ساتھی ان کو جانتے ہیں بیشک اس میں سے کوئی بات ہو جاتی ہے تو میں اس کو پہچان لیتا ہوں اور یاد کر لیتا ہوں۔ جیسا کہ آدمی اس شخص کے چہرے کو جان لیتا ہے جو اس سے غائب ہو جائے۔ پھر جب اس کو دیکھتا ہے تو وہ پہچان لیتا ہے۔ اس کے بعد حذیفہ ﷺ نے فرمایا:

میں نہیں جانتا یا میرے ساتھی اسے بھول گئے ہیں یا وہ بھلا دیے گئے ہیں۔ خدا کی قسم رسول اللہ ﷺ نے قیامت تک جتنے فتنہ پیدا کرنے والے قائد (ابو داؤد) ہوں گے کسی کو نہ چھوڑا۔ ان کی تعداد تین سو سے زائد تک پہنچتی ہے بیشک آپ ﷺ نے ان کے نام اور ان کے باپ اور ان کے قبیلے کے نام تک بیان فرما دیئے ہیں۔

([illegible])

اور حضرت ابوذر ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کوئی ایسا پرندہ تک نہ چھوڑا جو آسمان میں اپنے پر مارتا مگر آپ نے اس کو ہم سے بیان فرمایا۔ ([illegible])

حقوق نبی، ادب، سیرت رسول ﷺ پر ایک مستند کتاب

الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ

ترجمہ

نعیم العطاء فی حدیث المجتبیٰ

مع تخریج احادیث

جلد اول

مصنف: ابو الفضل قاضی عیاض مالکی

مترجم: [illegible]

مکتبہ اعلیٰ حضرت

Ph: 7247301

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا

[illegible] پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ و ترجمہ اردو [illegible] کا نام — اصل کتاب فارسی از تصنیفات [illegible]

تُحْفَۃُ السَّالِکِیْن

ترجمہ

اِرْشَادُ الطَّالِبِیْن

تصحیح: بندہ محمد سراج الحق مچھلی شہری غفرلہٗ

مطبع اسرار کریمی میں باہتمام عبد المجید طبع ہوا

ایکہزار

۱۳۷۳ھ
۱۹۵۴ء

قیمت ۱۱/

ناشر: مکتبہ جامی دار خانہ حسن منزل الہ آباد

تاویل کرے۔ اگر ہوسکے تو عذر پر محمول کرے۔ اگر کوئی ناجائز قول اُسکے منہ سے نکل گیا ہو تو اُسکو سکر یا مجاز[1] یا اپنے معنی نہ سمجھنے پر محمول کرے اور اگر بلاشبہ کسی گناہ ہی کا ارتکاب ہو تو بھی اُس ولی کا انکار نہ کرے گو خود اُس عمل کو ناپسند کرے۔ کیونکہ بزرگوں نے کہا ہے القطب قد یزنی یعنی قطب بھی کبھی زنا کر بیٹھتا ہے۔ ماعز رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے۔ جنسے بزور تقدیر زنا کا ارتکاب ہو گیا۔ اُن کو اللہ تعالیٰ نے توبہ کی توفیق بخشی۔ کہ اپنے آپ کو سنگسار کرنے کے لئے پیش کر دیا۔ اگر کوئی شخص ایسا ہے جس کا شعار ہی فسق ہے۔ وہ یقیناً ولی نہیں ہے اس لئے اُس کے قول و فعل کی تاویل ضروری نہیں۔

اعتدال سے زیادہ تعظیم مذموم ہے | **مسئلہ**۔ جس طرح شیخ کے آداب میں کمی اور تقصیر حرام ہے۔ اسی طرح اس میں حد سے بڑھ کر زیادتی کرنا بھی بہت بُرا ہے جس سے جناب الٰہی کے آداب میں کمی لازم آتی ہے۔ نصاریٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کی تعظیم میں اسقدر افراط کیا ہے کہ اُنکو خدا کا بیٹا کہتے ہیں۔ اس سے اللہ تعالیٰ کے آداب میں کمی لازم آئی۔ اور رافضی لوگوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی تعظیم میں افراط اختیار کی ہے۔ چنانچہ بعض کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اُن میں حلول کیا ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ وحی انکی طرف آئی تھی۔ اور بعض انکو اصحاب ثلٰثہ سے بہتر کہتے ہیں۔ جس سے خداوند تعالیٰ یا رسول خدا صلعم یا اصحاب ثلاثہ کے آداب میں کمی لازم آئی۔

اولیاء کو غیب کا علم نہیں ہوتا | **مسئلہ**۔ اولیا کو علم غیب نہیں ہوتا۔ ہاں بعض غائب چیزوں کے متعلق خرق عادات کے طور پر کشف سے یا الہام سے اُنکو علم دیا جاتا ہے۔ اور یہ کہنا کہ اولیا کرام کو غیب کا علم ہے کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ یعنی کہدو اے محمد صلعم کہ میں تم کو یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں جسکو چاہوں دوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں غیب کا علم رکھتا ہوں" اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ۔ یعنی انبیاء اور ملائکہ وغیرہم اللہ کے علم کے کسی حصے کا احاطہ نہیں رکھتے۔ مگر اس کا جس کا خدا چاہے اور اُسکا اُن کو علم بخشے۔ اور دوسری آیات اس مدعا کی شاہد ہیں۔

غیر اللہ سے مراد کا طلب کرنا کفر ہے | **مسئلہ**۔ اگر کوئی کہے کہ خدا اور رسول صلعم اس بات پر گواہ ہیں۔ وہ کافر ہو جاتا ہے۔ اولیاء کرام معدوم کو پیدا کرنے یا موجود کو نابود کرنے پر قادر

---

[1] مثلاً شیخ کہے کہ ہم مردوں کو زندہ کرتے ہیں تو اس سے حقیقی معنی مراد نہ لینے چاہئیں۔ کیونکہ اگر حقیقی معنی لئے جائیں تو اس سے لازم آتا ہے کہ وہ ایک ایسی صفت کا دعویٰ کرتا ہے جو خداوند تعالیٰ سے خاص ہے۔ بلکہ مجازی معنی لینے چاہئیں۔ اور وہ یہ کہ جن میں ایمان کی روح نہیں ہے اُن کو مجاہدہ اور ریاضت سے زندہ کر دیتے ہیں یعنی ان میں کمال ایمان اور حق الیقین کی روح ڈال دیتے ہیں۔ مترجم۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور عقیدہ علم غیب

خلیفہ منصور نے خواب میں ایک فرشتہ کو دیکھا اور اس سے اپنی باقی ماندہ عمر کے متعلق سوال کیا تو فرشتے نے اپنی پانچ انگلیوں سے اشارہ کیا خواب کی تعبیر بتانے والوں نے خلیفہ کو تعبیر بتائی کہ آپ کی عمر یا تو پانچ سال رہ گئی، یا پانچ ماہ، یا پانچ دن، (مگر) امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ فرشتے کا یہ اشارہ دراصل سورہ لقمان کی ان (آخری) آیات کے متعلق ہے کہ یہ پانچ علوم ایسے ہیں کہ جن کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

(تفسیر مدارک التنزیل: ج۲: ص۷۲۳)

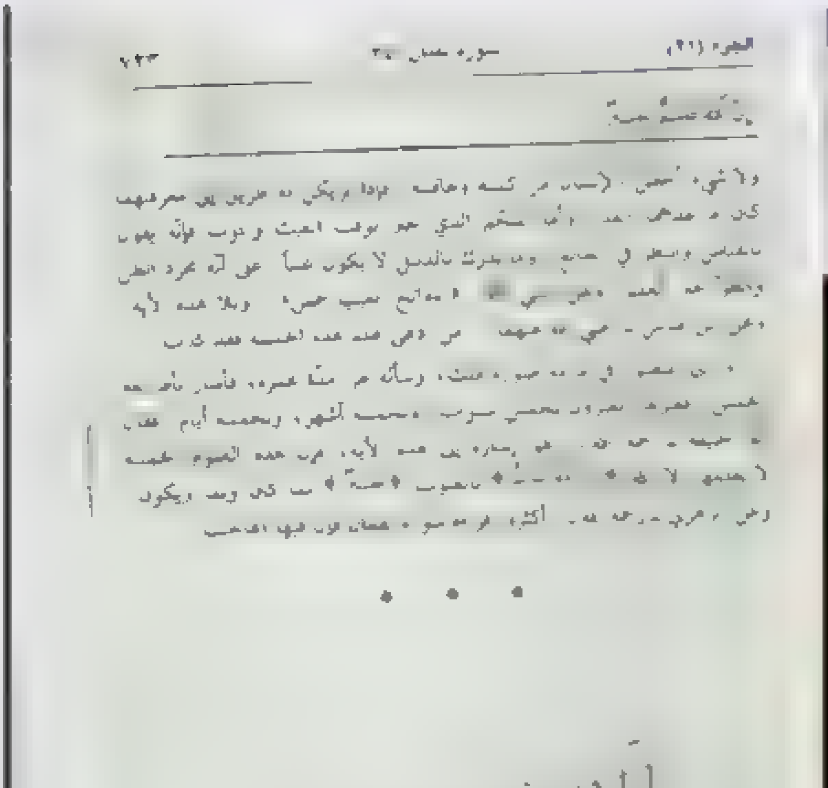

www.RazaKhaniMazhab.com
www.HaqForum.com

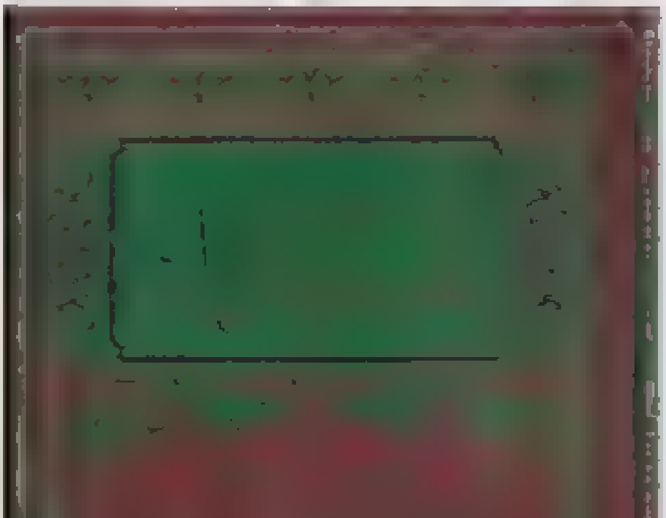

دنیائے رضاخانیت کو چیلنج اپنا خود ساختہ عقیدہ جمیع ماکان وما یکون کا اثبات امام ابو حنیفہ سے کردیں اور منہ مانگا انعام وصول کریں

(۸) انبیاء و اولیاء کو عالم الغیب عطائی اور حقیقی بجانب اللہ جاننا صحیح اور درست ہے۔ (یعنی انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ رحمہم اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے علم غیب عطا کیا ہے)	(۸) اللہ تعالیٰ کے سوائے کسی مخلوق کو خواہ نبی ہو یا ولی، عالم الغیب جاننا کفر و شرک ہے۔ (چاہے اُسے خدا کے عطا کردہ علم سے ایسا جانا جائے)
(۹) ندائے غیبیہ یعنی انبیاء علیہم السلام و اولیاء کے نام کو غائب حاضر کرنا جائز ہے۔ مثلاً یا رسول اللہ یا علی۔ یا شیخ سید عبد القادر جیلانی شیئاً للہ۔ یا گنج بخش، یا معین الدین چشتی یا خواجہ نقشبند وغیرہم۔ (نوٹ) ہم نماز میں التحیات پڑھتے وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب حاضر کرتے ہیں۔ (السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ)	(۹) ندائے غیبیہ یعنی غیر اللہ کو خواہ نبی ہو یا ولی۔ لفظ یا (جو حاضر کے لئے مختص ہے) سے پکارنا شرک ہے۔ (مثلاً یا رسول اللہ۔ یا شیخ سید عبد القادر جیلانی شیئاً للہ وغیرہ کہنا نعوذ باللہ شرک ہے)

https://t.me/taqviyatuleemaan

https://t.me/taqviyatuleemaan

استمداد از عباد الرحمٰن

معہ دیگر مسائل

A-1
483
3002

ملنے کا پتہ۔ غوثیہ کتب خانہ (رجسٹرڈ)
۳۳ سرکلر روڈ، بیرون شاہ عالمی دروازہ لاہور

رضاخانی عقیدہ علم غیب

رضاخانی پیر مفتی محمد صادق رضوی کہتے ہیں،

اللہ تعالیٰ سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے کسی کو غیب پر مطلع نہیں کرتا،

Razakhani peer mufti Mohd sadiq razwi kahte hain. Allah ta"ala siwaye apne pasndida rasoolon ke kisi ko ghaib par muttla nahi karta hai.

محمد طارق الندوی

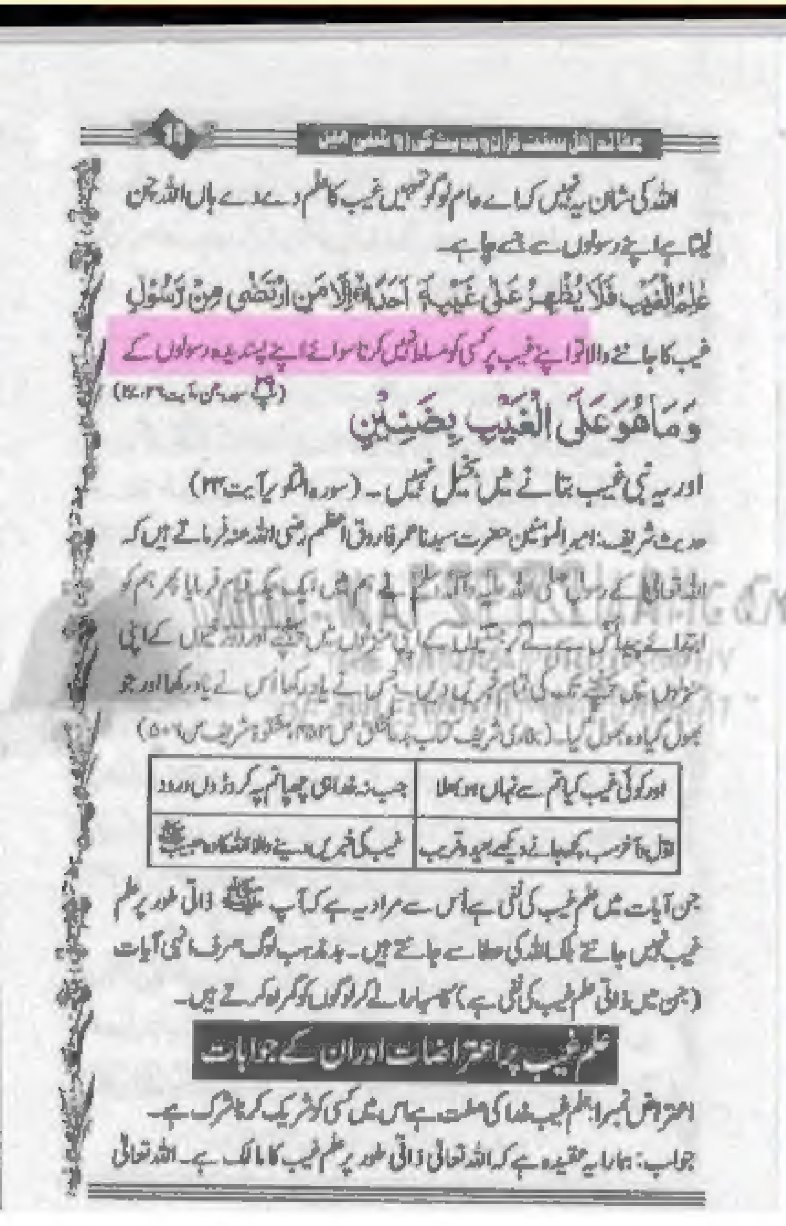

اللہ کی شان یہ نہیں کہ اے عام لوگو تمہیں غیب کا علم دے دے ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔

عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰى غَیْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ

غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے (سورہ جن آیت ۲۶، ۲۷)

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ

اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں۔ (سورہ التکویر آیت ۲۴)

حدیث شریف: امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں ایک جگہ قیام فرمایا پھر ہم کو ابتدائے پیدائش سے خبر دی یہاں تک کہ جنتی اپنی منزلوں میں پہنچے اور دوزخی اپنی منزلوں میں ... یاد رکھا اس نے یاد رکھا اور جو بھول گیا وہ بھول گیا۔ (بخاری شریف کتاب بدء الخلق ص ۴۵۳، مشکوٰۃ شریف ص ۵۰۶)

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا	جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود
[illegible]	غیب کی خبریں دینے والا اللہ کا حبیب ﷺ

جن آیات میں علم غیب کی نفی ہے اس سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ ذاتی طور پر علم غیب نہیں جانتے بلکہ اللہ کی عطا سے جانتے ہیں۔ بد مذہب لوگ صرف انہی آیات (جن میں ذاتی علم غیب کی نفی ہے) کا سہارا لے کر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔

علم غیب پر اعتراضات اور ان کے جوابات

اعتراض نمبر ۱: علم غیب خدا کی صفت ہے اس میں کسی کو شریک کرنا شرک ہے۔

جواب: ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ذاتی طور پر علم غیب کا مالک ہے۔ اللہ تعالیٰ

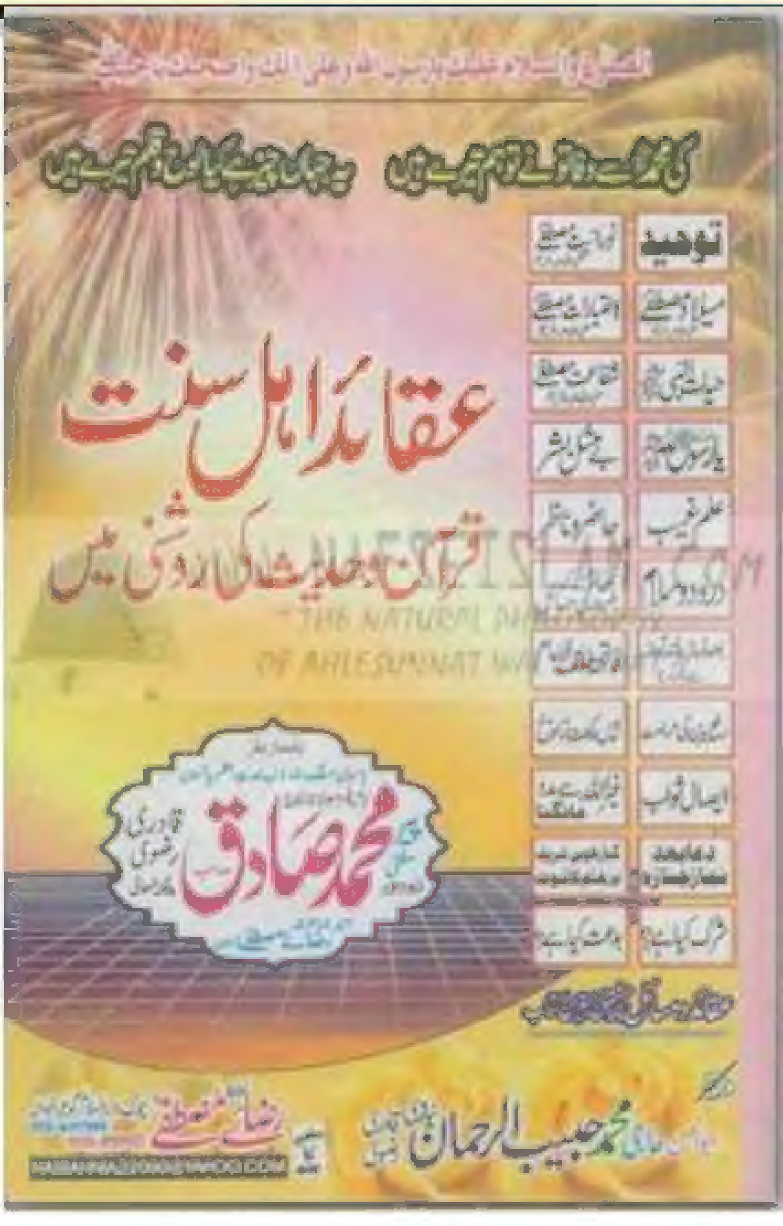

حضورؐ علم کا ایک بحرِ ناپیدا کنار تھے اور آپؐ علمِ لدُنی کے وارث تھے۔ لہٰذا ان حقائق کی بنیاد پر بندہ کو یقین ہے کہ فتاویٰ مہریہ کا یہ فتویٰ جس میں مذکورہ بالا عربی عبارت موجود ہے، یہ حضرت اعلیٰؒ کی تحریر نہیں، بلکہ بعد کے کسی مفتی (جامع) کی تحریر ہے، جو یا تو اُس سے سہواً لکھی گئی، یا پھر اُس نے اعلیٰ حضرتؒ کو بدنام کرنے کے لیے عمداً اس فعلِ شنیع کا ارتکاب کیا ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ فتاویٰ مہریہ کا یہ فتویٰ اعلیٰ حضرتؒ کے تبرکات میں محفوظ ہے، جیسے آپؒ کے دوسرے فتوے تبرکات میں محفوظ ہیں، اس لیے یہ اعلیٰ حضرتؒ ہی کی تحریر ہے، تو جواب یہ ہے کہ تبرکات میں تمام فتاویٰ کا محفوظ ہونا، اس اَمر کی ہرگز دلیل نہیں بن سکتا کہ یہ فتویٰ بھی آپ ہی کی تحریر ہے، اس لیے کہ فقہ کا مشہور قاعدہ ہے: الخطّ یشبہ الخط والصوت یشبہ الصوت یعنی خط دوسرے خط سے مماثلت رکھتا ہے اور آواز دوسری آواز کے مشابہ ہوتی ہے ہو سکتا ہے کہ کسی مفتی کا خط اعلیٰ حضرتؒ کے خط کے مشابہ ہو اور اُس مفتی نے یہ فتویٰ لکھ کر اعلیٰ حضرتؒ کی طرف منسوب کر دیا ہو۔

قارئین! غور فرمایئے کہ ایک اعلیٰ حضرتؒ قدس سرہ العزیز کی ذات مقدسہ ہے جو غیر متنازعہ ہے دوسرا فتاویٰ مہریہ ہے جو آپؒ کی ذات کے برابر نہیں۔ یہ فتاویٰ آپ کے وصال کے کئی سال بعد مفتیوں نے جمع کیا، اس میں تغیر و تبدل ہو سکتا ہے، جس کے احتمال کی تفصیل پہلے بیان کی جا چکی ہے۔ اس فتاویٰ کی صداقت کا معیار یہ ہے کہ جو فتویٰ کتاب و سُنّت اور مستند کُتبِ احناف کے موافق ہے، وہ تسلیم کیا جائے گا کہ یہ اعلیٰ حضرتؒ کی تحریر ہے اور جو فتویٰ کتاب و سُنّت اور مستند کُتبِ احناف کے خلاف ہے، وہ تسلیم نہیں کیا جائے گا کہ یہ اعلیٰ حضرتؒ کی تحریر ہے، بلکہ یہ کہا جائے گا کہ کسی مفتی کی خطا یا عمداً اختیاری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بندہ تمام اعتراضات فتاویٰ مہریہ کی طرف منسوب کرتا ہے، نہ کہ اعلیٰ حضرتؒ اور آپ کے فتویٰ کی طرف۔ اِس مضمون سے کسی صاحب کا رد مقصود نہیں، بلکہ حقیقی مقصد احقاقِ حق، اظہارِ حق اور اپنے پیر و مرشد قدس سرہٗ پر لگائے گئے افترا و بہتان کو دفع کرنا ہے تو

سیف العطا

نکاحِ سیدہ با غیر سید کی شرعی حیثیت

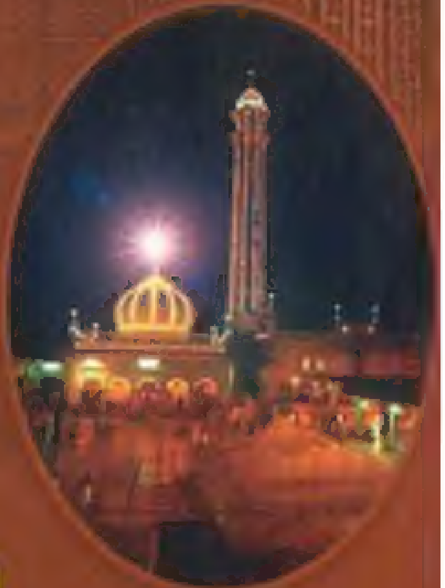

جامع المعقول والمنقول

مولانا عطا محمد چشتی

استاذ العلماء اکیڈمی خوشاب

علمائے حنفیہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیب ماننے والوں پر کفر کا فتویٰ

ملا علی قاری الحنفی لکھتے ہیں: معلوم ہونا چاہیے کہ انبیاء علیہم السلام غیب کی صرف انھی باتوں کو جانتے ہیں جو اللہ تعالیٰ وقتاً فوقتاً ان کو بتلا دے اور فقہائے حنفیہ نے اس عقیدے کو کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب تھا" صریحاً کفر قرار دیا ہے کیونکہ یہ عقیدہ اللہ تعالیٰ کے فرمان قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ کے معارض (مخالف) ہے۔ یہی بات (شیخ ابن الہمام نے) مسایرہ میں ذکر کی ہے۔

وبالجملة، فالعلم بالغيب أمر تفرّد به سبحانه ولا سبيل للعباد إليه إلاّ بإعلام منه وإلهام بطريق المعجزة أو الكرامة أو إرشاد إلى الاستدلال بالأمارات فيما يمكن فيه ذلك، ولهذا ذكر في الفتاوى أن قول القائل عند رؤية هالة القمر، أي دائرته يكون مطرٌ: مدّعياً علم الغيب لا بعلامة كفر. ومن اللطائف ما حكاه بعض أرباب الظرائف أن منجّماً صلب فقيل له: هل رأيت هذا في نجمك؟ فقال: رأيت رفعة ولكن ما عرفت أنها فوق خشبة.

ثم اعلم أن الأنبياء عليهم الصلاة والسلام لم يعلموا المغيبات من الأشياء إلا ما أعلمهم الله تعالى أحياناً.

وذكر الحنفية تصريحاً بالتكفير باعتقاده أن النبيّ عليه الصلاة والسلام يعلم الغيب لمعارضة قوله تعالى: ﴿قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ﴾ [النمل: ٦٥] كذا في المسايرة، [ص ٢٠٢].

٤١ ـ ومنها: ما ذكره شارح عقيدة الطحاوي عن الشيخ حافظ الدين النسفي في المنار أن القرآن اسم للنظم والمعنى جميعاً:

وكذا قال غيره من أهل الأصول. وما ينسب إلى أبي حنيفة رحمه الله: أن من قرأ في الصلاة بالفارسية أجزأه فقد رجع عنه[1] وقال: لا يجوز مع القدرة بغير العربية، وقال: لو قرأ بغير العربية؛ فإما أن يكون مجنوناً فيداوى أو زنديقاً فيقتل، لأن الله تكلم بهذه اللغة، فالإعجاز حصل بنظمه ومعناه.

(١) قال الإمام: لا تجوز الصلاة بالعجمية للقادر على العربية، وتجوز للعاجز عنها، قال في البحر: وهو الحق، وانظر: إعلاء السنن ٤/١٣٩، فقد ذكر أن ﷺ أجاز للجاهل بالقرآن أن يكتفي بذكر معين ليس هو من القرآن.

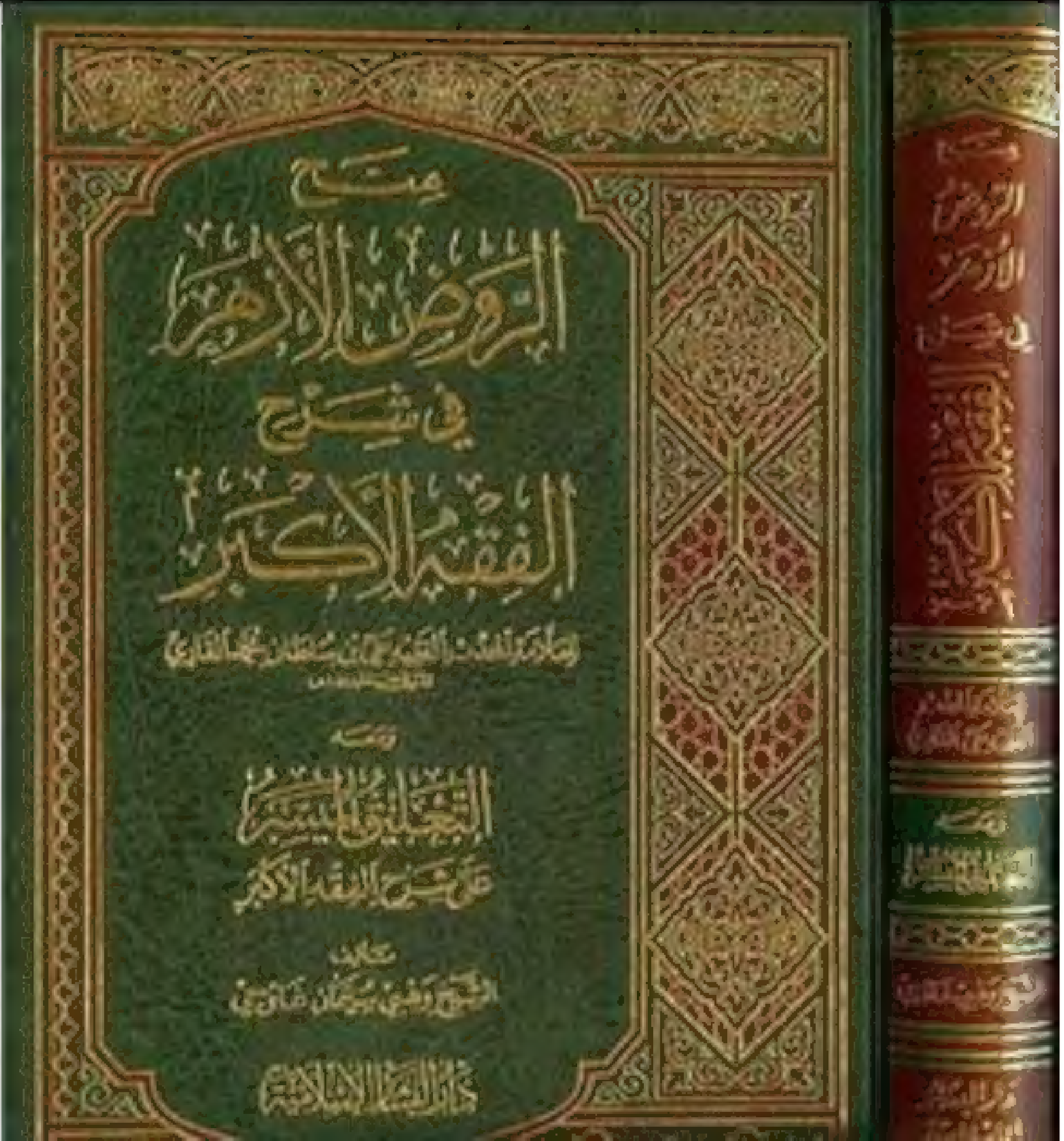

علم غیب لوازم الوہیت میں سے ہے

قارئین کرام اس سے پہلے بھی ہم متکلمین اور فقہاء احناف کے کئی حوالے پیش کر چکے ہیں جس میں انہوں نے مخلوق کیلئے علم غیب کا عقیدہ رکھنے والے کو کافر کہا۔ اب ہم یہاں شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک حوالہ پیش کر رہے ہیں جس میں وہ باطل عقائد کا ذکر کرتے ہیں ہوئے ایک عقیدہ یہ بھی لکھتے ہیں کہ کسی نبی کیلئے لوازم الوہیت ثابت کرنا جیسے علم غیب۔۔۔
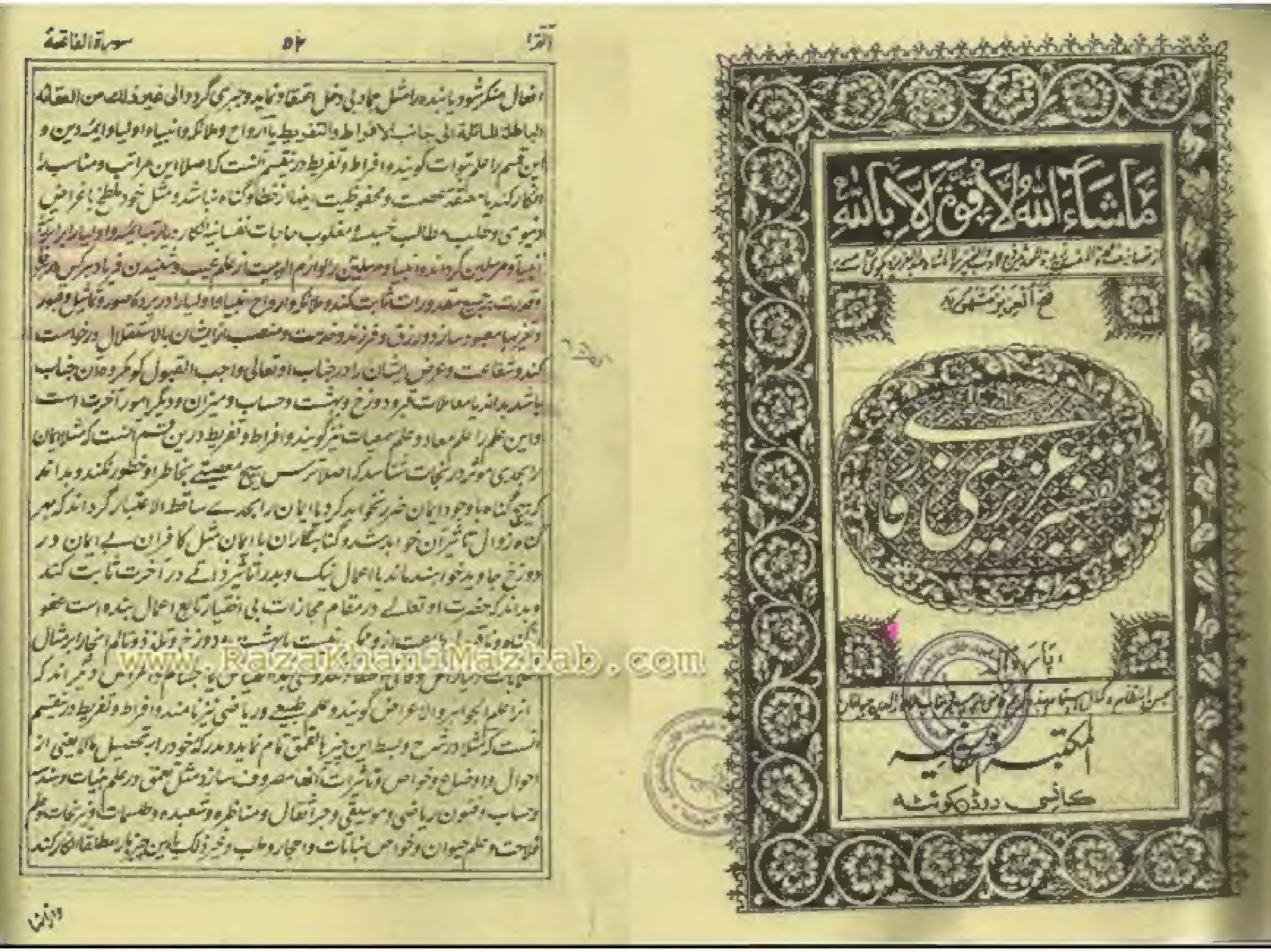
معلوم ہوا کہ اب جو مشرک لوگ انبیاء علیہم السلام کیلئے علم غیب کا عقیدہ رکھتے ہیں وہ ان کیلئے لوازم الوہیت ثابت کر کے ان کو اپنا "الہ" تصور کیے ہوئے ہیں